﴿وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ﴾ (الاسراء:۸۲)

''اور ہم نے قرآنِ مجید کو اتارا جو کہ مؤمنوں کے لیے شفا اور رحمت ہے''

میں سلسلہ وار چھپنے والی

شریر جادوگروں کا قلع قمع کرنے والی تلوار

[الصّارم البتّار فی التصدي للسّحرة الأشرار]

جادو کا علاج قرآن وسنت کی روشنی میں

مؤلف

شیخ وحید عبد السلام بالی حفظہ اللہ

ترجمہ

حافظ محمد اسحٰق زاہد

ناشر

ماهنامه مُحدّث لاهور

مجلس التحقیق الاسلامی، پاکستان

نام کتاب : جادو کا علاج، قرآن وسنت کی روشنی میں!

مؤلف : شیخ وحید عبد السلام بالی، سعودی عرب

ترجمہ : حافظ محمد اسحٰق زاہد، کویت

طبع سوم : ستمبر ۲۰۰۰ء ، پریس ...... شرکت پرنٹنگ پریس

ناشر : ماہنامہ محدث، لاہور ...... مجلس التحقیق الاسلامی

آرٹ/ایڈیٹنگ حافظ حسن مدنی

قیمت : ۶۰ روپے

ملنے کے پتے: ☆ ماہنامہ محدث لاہور: ۹۹ جے، ماڈل ٹاؤن، لاہور
فون: 5866476, 5866396, 5852897

☆ اِدارۂ رفیق تبلیغ، ۱۴/ صلاح الدین سٹریٹ
اسلامیہ پارک، لاہور فون: 7571104

☆ نعمانی کتب خانہ، حق سٹریٹ، اُردو بازار 7321865

☆ مکتبہ دار السلام، ۵۰ لوئر مال، لاہور فون: 7232400

☆ مکتبہ قدوسیہ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور

اُردو بازار، لاہور میں ان مقامات پر بھی دستیاب ہے

سبحانی اکیڈمی، مکتبہ فاروقیہ، اِسلامی اکیڈمی، راوی پبلشرز، فیض اللہ اِکادمی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ مُترجم

الحمد لله ربّ العلمين والعاقبة للمتقين والصلاة والسلام على أشرف الأنبياء والمرسلين وعلى آله وأصحابه أجمعين ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين ...... وبعد

پاکستان میں دو گروہ ایسے ہیں جو سادہ لوح اور ضعیف العقیدہ عوام کو دونوں ہاتھوں سے لوٹ رہے ہیں، پہلا گروہ خانقاہی نظام کے تحت ان ''پیرانِ عظام'' اور ''گدی نشینوں'' کا ہے جنہوں نے کم وبیش ہر شہر میں اپنے 'خلفاء' مقرر کر رکھے ہیں جو مریدین سے نذر ونیاز وصول کرتے ہیں، اپنے ہاں عرس منعقد کرواتے ہیں، رقص وسرود کی محفلیں جمتی ہیں، مراقبے ہوتے ہیں اور کمزور ایمان والے لوگ ان کی 'خدمتِ اَقدس' میں نیاز پیش کرتے ہیں اور یوں اس گروہ کے وارے نیارے ہو جاتے ہیں ...... بہرحال یہ گروہ ہمارا موضوع نہیں، ہمارا موضوع دوسرا گروہ ہے اور وہ عاملوں، روحانی بابوں اور کالے علم کی کاٹ کے ماہروں کا، ٹوٹے ٹونکے اور تعویذ گنڈوں والے 'پروفیسرز' کا اور روحانی طاقت کے ذریعے ہر تمنا پوری کرنے کا دعوی کرنے والوں کا ہے۔ اس گروہ کے اشتہارات ہر چھوٹے بڑے شہر کے درودیوار پر ان الفاظ میں لکھے ہوئے ملتے ہیں :

۱۔تمنا کیسی ہی کیوں نہ ہو، صرف چند گھڑیوں میں پوری ہوگی ۔

۲۔ جو چاہو، پوچھو...... ماہر سفلی اور نوری علم ۔

۳۔وہ تمنا ہی کیا جو پوری نہ ہو سکے ،ہر پریشانی کا حل ، گھریلو اور کاروباری مسائل، محبت بیماری، نافرمان اولاد، کالا جادو ۔

۴۔ ہر جادوٹونے ،جن بھوت پریت سے نجات کا واحد راستہ ،جھوٹے اور سفلی عاملوں

سے ہوشیار۔

ان اِشتہارات سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ اس گروہ کے لوگ ان اختیارات کا دعویٰ کرتے ہیں جو صرف اللہ تعالیٰ کے ہاتھوں میں ہیں کیونکہ تمنائیں پوری کرنے والا، غیب کی خبریں جاننے والا،اور ہر پریشانی اور ہر شر سے بچانے والا اللہ کے سوا کوئی نہیں اور اس بات پر ہر مسلمان کا پختہ یقین ہونا چاہیے کیونکہ اس نے جس ذات کا کلمہ پڑھا ہے وہی ذات ان تمام اختیارات کی مالک ہے لیکن صد افسوس ہے ان مسلمانوں پر جو اپنی سادگی اور ضعیف الاعتقادی کی وجہ سے اس گروہ کے جال میں بآسانی پھنس جاتے ہیں ۔یقینی طور پر یہ ایک بہت بڑا فتنہ ہے جس کی بنیاد محض جھوٹ،فراڈ اور شعبدہ بازی ہے، اوراس کا مقصد مال ودولت جمع کر کے اپنے کاروبار چمکانا ہے۔ ان عاملوں ،صوفیوں اور روحانی بابوں کے ہاتھ میں کچھ بھی نہیں، اور اگر یقین نہیں آتا تو لیجئے درج ذیل خبر پڑھ لیجئے تا کہ آپ کو ان کی بے بسی اور کسمپرسی پر یقین ہو جائے:

''ایک گمشدہ لڑکے کی بازیابی کے لیے لاہور پولیس نے ایک مشہور عامل کی خدمات حاصل کیں، جس نے لڑکے کی بابت اطلاع دی کہ وہ ملتان کے ایک جلے ہوئے مکان میں چھپا ہوا ہے۔ پولیس اس کے بتائے ہوئے علاقے میں پہنچی تو وہاں کوئی جلا ہوا مکان ہی نہ تھا، پولیس پھر اس کے پاس پہنچی تو اس نے بتایا کہ لڑکا ایک کار میں سوار ہے اور اس کا نمبر یہ ہے لیکن پتہ چلا کہ اس نمبر کی کار سرے سے ہی نہیں ، اس کے باوجود بھی پولیس اس عامل سے مایوس نہ ہوئی اور ایک بار پھر اس کے ہاتھ پاؤں پکڑ رہی تھی کہ اچانک لڑکا خود بخود گھر میں واپس پہنچ گیا۔''

(بی بی سی،لندن: ۲۹ر جولائی ۱۹۹۹ء)

دولت لوٹنے والوں کے لیے اس گروہ کے کیا کیا طریقہ ہائے واردات ہوتے ہیں، اس کا اندازہ آپ مندرجہ ذیل واقعے سے کر سکتے ہیں:

''ایک نوجوان لڑکا اچانک غائب ہو گیا۔ اس کے والد نے ایک پیشہ ور صوفی اور عامل سے مدد طلب کی، جس نے ایک بہت بڑی فیس کا مطالبہ کر کے ایک ہفتے

تک مراقبے میں بیٹھنے کا نسخہ تجویز کیا، والد مسکین کیا کرتا، عامل کا مطالبہ پورا کر دیا، ہفتہ بھر کے انتظار کے بعد عامل نے خبر دی کہ لڑکے کو ایک جن کی لڑکی اغوا کر کے لے گئی ہے اور معاملہ بہت سنگین ہے، ذرا بھی سستی ہوئی تو جنوں کی فوج ہم سب کو تباہ کر ڈالے گی۔ اس لیے مزید استخارے اور مراقبے کی ضرورت ہے، اس پر والد نے نذرانے کی دوسری قسط بھی عامل کے حوالے کر دی۔ تین ماہ بعد عامل نے خوشخبری سنائی کہ لڑکا مل گیا ہے، اس سے بات چیت ہو چکی ہے اور وہ گھر آنے کے لیے تیار ہے لیکن وہ خود بھی جن کی لڑکی پر فریفتہ ہو چکا ہے اور اس کے بغیر تنہا آنے کو تیار نہیں، اور جن کی لڑکی بڑی سرکش ہے، اس کی حفاظت کے لیے اس کے باپ نے جنوں کی فوج کا ایک دستہ مقرر کر رکھا ہے چنانچہ جب تمہارا لڑکا گھر واپس آئے گا تو اس کے ساتھ جن کی لڑکی اور اس کی حفاظت پر مامور فوج بھی آئے گی۔ یہ سن کر والد نے ہار مان لی۔ عامل نے اس طوفانی بلا سے بچاؤ کے لئے بھاری رقم طلب کی اور والد اپنا گھر بار بیچ کر وہاں سے بھاگ کھڑا ہوا'' (البلاغ، اگست 99)

قارئین کرام! اگر آپ اس گروہ کی کاروائیوں کا بغور جائزہ لیں تو مندرجہ ذیل خرابیاں آپ کو واضح طور پر نظر آئیں گی:

۱۔ تمنائیں پوری کرنے، تمام مسائل کو حل کرنے اور غیب کی خبریں جاننے کا دعوی کرنا، حلانکہ یہ باتیں اسلام کی بنیادی تعلیمات سے ٹکراتی ہیں۔

۲۔ شریر جنات اور شیاطین کے تعاون کے بغیر یہ عامل، جادوگر اور روحانی بابے کوئی کاروائی پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچا سکتے، اور جنات ان سے تعاون کرنے کے لیے اس وقت تک تیار نہیں ہونے جب تک ان سے کفریہ اور شرکیہ کام نہیں کروالیتے، چنانچہ انہیں جنات کو تابع فرمان بنانے کے لیے اپنے ایمان کا سودا کرنا پڑتا ہے۔

۳۔ یہ لوگ ایسے تعویذات جاری کرتے ہیں جن میں جادو والے منتر لکھے ہوتے ہیں، جبکہ رسول اللہ ﷺ نے ایسے تعویذات کو لٹکانا شرک قرار دیا ہے: (مَنْ تَعَلَّقَ تَمِيْمَةً فَقَدْ اَشْرَكَ)

۴۔ ان کی تمام کاروائیوں کی بنیاد کالے جادو کا علم ہوتا ہے جس کا سیکھنا اور پھر اس کی روشنی میں جادو والے عمل کرنا کفر ہے۔

۵۔ معاشرے میں بغض، حسد، نفرت اور دشمنی جیسی بیماریوں کے پیچھے اس گروہ کے ناپاک عزائم بہت بڑا کردار ادا کرتے ہیں۔

۶۔ ان کی کاروائیوں میں جھوٹ، فراڈ، شعبدہ بازی اور دھوکہ دہی جیسی صفات غالب ہوتی ہیں اور اصل مقصد سادہ لوح عوام کی دولت پر ہاتھ صاف کرنا ہوتا ہے۔

یہ اور دیگر کئی خرابیاں جب ہمارے معاشرے میں عام ہیں تو دعوت الی اللہ کے ہر کارکن کا فریضہ ہے کہ وہ عوام الناس کو ان کے متعلق آگاہ کریں، ان کے عقیدے کے بارے میں بتائیں تاکہ وہ ان کے پاس جانے سے پرہیز کریں۔

اس ضرورت کے پیش نظر میں نے شیخ وحید عبدالسلام بالی حفظہ اللہ کی عربی کتاب "الصارم البتار في التصدی للسحرة الأشرار" کو اُردو زبان میں منتقل کیا ہے، اور اپنے تئیں کوشش کی ہے کہ اس کا ترجمہ آسان اردو میں ہو تاکہ عام لوگ اسے اچھی طرح سے سمجھ سکیں۔ اگر کسی مسلمان کو اس کتاب سے کوئی فائدہ پہنچے تو اس سے میری گذارش ہے کہ وہ صاحبِ کتاب اور اس کے مترجم کے لیے دعاءِ خیر کرے۔ اللہ ربّ العزت مسلمانوں کو ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے...... وھو ولي التوفیق

حافظ محمد اسحٰق زاہد عفی اللہ عنہٗ

ص ب 1496۔ القرین 47365۔ الکویت

ذوالقعدہ ۱۴۲۰ھ ...... فروری ۲۰۰۰ء

تقریظ

[از مولانا عبدالخالق محمد صادق، کویت]

مادّیت کے اس پرفتن دور میں ایک طرف تو انسان چاند پر کمندیں ڈال رہا ہے اور سودائے دنیا اور عارضی دولت وشہرت کی طلب میں مسابقت جاری ہے اور عالم رنگ وبو کی بھول بھلیوں نے انسان کو محوِ تماشا بنا رکھا ہے اور دوسری طرف آسمانی ہدایت اور دین حنیف سے اسی قدر بے اعتنائی اور عدمِ دلچسپی میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے اور لوگوں کی اس بے رغبتی سے فائدہ اٹھا کر مفاہیم تبدیل کئے جا رہے ہیں۔ معروف کو منکر اور منکر کو معروف کا نام دیا جا رہا ہے، شرک کو توحید اور بدعت کو سنت کے روپ میں پیش کیا جا رہا ہے، اطاعت پیغمبر ﷺ کی جگہ تعصب آرائی اور روایات کی جگہ حکایات کا زور ہے جس کا حقیقی سبب وہی ہے جو نبی کریم ﷺ نے بیان فرمایا تھا:

إن الله لا يقبض العلم انتزاعا ينتزعه من الناس ولكن يقبض العلم بقبض العلماء فإذا لم يبق عالما اتخذ الناس رؤوسا جهالا، فسئلوا فأفتوا بغير علم، فضَلّوا وأضلّوا " (سنن ابن ماجہ)

''اللہ تعالیٰ علم کو لوگوں سے یکبارگی چھین نہیں لے گا بلکہ علماء کو فوت کر کے علم کو اٹھائے گا حتیٰ کہ جب حقیقی علماء دنیا میں نہیں رہیں گے تو لوگ جہلا کو اپنا اِمام بنالیں گے جو جہالت کی بنا پر ایسے فتوے صادر کریں گے جن سے وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے'' بقولِ ڈاکٹر اقبال

میراث میں آئی ہے انہیں مسند ارشاد
زاغوں کے تصرف میں عقابوں کے نشیمن!

اور دین کے بارے میں عدمِ توجہ ہی کا نتیجہ ہے کہ منبر ومحراب کے ورثا کی تعیین کے

لیے کوئی خاص معیار اور قابلیت شرط نہیں بلکہ دیندارانہ وضع قطع میں جبہ ودستار تمام علمی وعملی کمزوریاں ڈھانپ لیتے ہیں اور مخصوص وضع قطع ہی مسجد کی امامت پر فائز ہونے کے لیے کافی ہوتی ہے۔ ایسے لوگوں کی قیادت واِمامت میں جو معاشرہ تشکیل پائے گا، صاف ظاہر ہے کہ اس میں ضعیف الاعتقادی، مبادیاتِ اسلام سے ناآشنائی اورتوہم پرستی کے عناصر نمایاں ہوں گے اور دین کے پردہ میں دنیا دار فنکاروں اور شعبدہ بازوں کی نگاہ سادہ لوح عوام کی آخرت کی بجائے ان کے مال ودولت پر ہوگی۔ وہ مختلف روپ دھار کر بندگانِ ربّ کی سادہ دِلی اور ان کے خلوص کا مذاق اڑاتے ہوئے کبھی عامل وتعویذ فروش کی صورت میں، کبھی پامسٹر اور فالباز کی شکل میں اور کبھی کاہن وساحر کے روپ میں لوگوں کا اَمن وسکون بھی غارت کرتے، ایمان بھی لوٹتے، اور دولت بھی صاف کرتے رہیں گے، ارشادِ باری ہے:

﴿يَـا أَيُّهَـا الَّـذِيْـنَ آمَـنُـوْا إِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَأْكُلُوْنَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾ (التوبہ:۳۴)

''اے ایمان والو! بہت سے علم کے دعویدار اور صوفی ودرویش ناجائز طریقے سے لوگوں کا مال کھاتے اور اللہ کی راہ سے روکتے ہیں''

لیکن وہ مسلمان جنہیں اللہ کی کتاب اور رحمتِ کائنات ﷺ کی تعلیمات پر یقین ہے کہ علم غیب اللہ کا خاصہ ہے، نفع ونقصان کا مالک اللہ تعالیٰ ہے، عزت وذلت، سود وزیاں، صحت وبیماری، مال واَولاد سب کچھ وہی عطا کرنے والا ہے، وہ لوگوں کی قسمت کا مالک اور وہی مستقبل کے حالات سے واقف ہے تو وہ تعویذ فروشوں، جادوگروں اور فٹ پاتھوں پہ خاک پھکنے والے عاملوں اور نجومیوں کے دامِ فریب میں گرفتار نہیں ہوتے۔ اسی طرح وہ ہر برہنہ جسم، مخبوط الحواس اور بیچارے ماؤف العقل لوگوں کو اپنے نفع ونقصان اور تقدیر کا مالک نہیں سمجھتے بلکہ ان کا اعتماد، بھروسہ اور توکل اللہ ربّ العلمین کی ذات پر ہوتا ہے۔ سید الانبیاء ﷺ کی نورانی تعلیمات بھی یہی ہیں، ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

ليس منّا من تطير أوتطير له، أو تكهن أوتكهن له، أوتسحر أوتسحر له (صحیح الجامع الصغیر)

''فال نکالنے یا نکلوانے والا، کاہن یا اس کے پاس جانے والا اور جادو کرنے یا کروانے والا ہم میں سے نہیں ہے'' ......اور آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا

'من أتى عرّافا أوكاهنا فصدقه بما يقول فقد كفر بما أنزل على محمد ﷺ (صحیح الجامع الصغیر)

''جو کسی عراف (پوشیدہ چیزوں کی اطلاع دینے والا، مستقبل کی خبریں اور قسمت میں کیا ہے؟ اس سے آگاہ کرنے والا) اور کاہن و نجومی کے پاس گیا اور اس کی باتوں کی تصدیق کی تو اس نے شریعتِ محمدی کا انکار کر دیا''

اور ایک روایت میں ہے کہ چالیس روز تک ایسے شخص کی نماز قبول نہیں ہوتی۔

دورِ حاضر میں جہاں جادوگری کا مکروہ دھندا عروج پر ہے اور معاشرے کے یہ خطرناک دشمن (جادو کرنے اور کروانے والے) اَمن وسکون کو غارت کرنے اور خاندانوں میں فتنہ و فساد بپا کرنے میں مصروفِ کار ہیں وہاں بندگانِ ربّ العٰلمین کے بہی خواہ اور ناصحین بھی انسانیت کو ان خطرات سے آگاہ کرنے اور ان کے عقائد واعمال کے اصلاح کیلئے کوشاں اور سرگرمِ عمل ہیں، انہیں خیر خواہانِ اُمت میں سے فضیلۃ الشیخ وحید عبدالسلام بالی حفظہ اللہ بھی ہیں جنہوں نے الصّارم البتّار فی التصدّی للسّحرة الأشرار جیسی اِنتہائی جامع اور مفید کتاب لکھ کر لوگوں کی صحیح سمت میں راہنمائی فرمائی ہے۔ یہ کتاب آٹھ حصوں پر مشتمل ہے جن میں انہوں نے جادو کی حقیقت، کتاب و سنت کی روشنی میں جادوگری کا حکم، جنات کی حقیقت اور جادو کے سلسلے میں، ان کا عمل دخل، جادو کی مختلف صورتیں اور جادوگروں کے مختلف طریقہ ہائے واردات، جادو کا شرعی علاج اور اس سے بچاؤ کے طریقے، نظر بد کی حقیقت اور اس کا علاج جیسے اہم موضوعات پر سیر حاصل بحث کی ہے۔ اصل کتاب عربی زبان میں ہے، برادرِ مکرم حافظ محمد اسحٰق زاہد فاضل مدینہ یونیورسٹی نے ''جادو کا علاج، قرآن وسنت کی روشنی میں'' کے نام سے بڑے عمدہ پیرائے میں اس کا سلیس اردو ترجمہ پیش کر کے اردو دان حضرات کے لئے استفادہ کرنے کا موقع فراہم کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف و مترجم کی اس سعی جمیل کو قبول فرمائے اور اسے ان کے لئے صدقہ جاریہ بنائے، اور عوامُ الناس کو اس سے راہنمائی حاصل کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین!

فہرست

پانچواں حصہ: شریعت میں جادو کا حکم

آٹھواں حصہ: نظر بد

مقدمہ طبع دہم

ألحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على أشرف الانبياء والمرسلين وعلى آله و صحبه أجمعين ...... أمّا بعد

جب سے میری کتاب "**وقاية الإنسان من الجن والشيطان**" بازار میں آئی ہے اور اس میں، میں نے وعدہ کیا تھا کہ شریر جادوگروں کے تعاقب میں عنقریب ایک کتاب لکھوں گا۔ اس وقت سے بہت سارے اسلامی ملکوں سے مجھے خطوط مل رہے ہیں کہ میں اس کام کو جلد مکمل کروں۔ جبکہ میں اس دوران کئی دوسرے علمی کاموں میں مشغول ہوگیا، جن میں سے ایک فقہ کے مضمون کی تدریس بھی تھی، اس مضمون میں مدرّس کو کافی محنت کرنا پڑتی ہے کیونکہ علماء کے اَقوال و دلائل جمع کرنے اور ان میں مقارنہ کرنے کے بعد صحیح مسلک کو ترجیح دینا ہوتا ہے اور میں سمجھتا تھا کہ اس کام کے لئے وقت فارغ کرنا زیادہ اہم ہے۔ خاص طور پر اسلامی بیداری کے زمانے میں جبکہ نوجوان دینی علم کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں، ایسے میں اگر ان کی طرف توجہ نہ دی جائے اور انہیں علم کے راستے پر نہ ڈالا جائے تو وہ ہلاکت کی گھاٹیوں کی طرف بڑھ سکتے ہیں، اور ایسی دینداری جس کی بنیاد دینی اَحکام کی سمجھ بوجھ پر نہ ہو، گمراہی کے زیادہ قریب ہوتی ہے۔

تاہم متعدد ملکوں سے آنے والے خطوط اور نشرواشاعت کے مراکز کے اصرار پر مجھے کچھ وقت اس کتاب کی ترتیب کے لئے نکالنا پڑا، چنانچہ میں ۱۴۰۸ھ میں حج کرنے کے لئے مکہ مکرمہ پہنچا، یہاں ایک دوست عمر بن عابد مطرفی نے اپنا کتب خانہ موسم گرما کی تعطیلات میں میرے حوالے کردیا اور اس طرح میرے لئے یہ کام آسان ہوگیا۔ اسی دوران میں نے یہ کتاب لکھی اور وقت کی قلت کے پیش نظر مجھے شدید اختصار سے کام لینا پڑا۔ میرے نزدیک یہ کتاب اہم موضوعات کے لئے موٹے موٹے عناصر اور فروعات کے لئے اُصول کی مانند ہے، کیونکہ میں نے مناسب نہیں سمجھا کہ اپنے اور طالب علموں کے

وقت میں سے اس کتاب کے لئے اس سے زیادہ وقت نکالوں۔

بہرحال اس کتاب کا چھپنا تھا کہ ابتدائی مہینوں میں اس کے تیس ہزار نسخے تقسیم ہوگئے اور میں نے سمجھ لیا کہ جو کام میرے ذمے تھا اسے میں نے انجام دے دیا ہے، لیکن مصر، سعودی عرب، خلیجی ممالک، شام، لیبیا، تیونس، الجزائر اور المغرب وغیرہ سے مجھے بہت سارے خطوط موصول ہوئے، جن میں گلے شکوؤں کے علاوہ جادو کے کئی کیسوں کے عجیب و غریب قصے بھی تھے، اور ان میں لکھا گیا تھا کہ کتاب میں مذکورہ جادو کے علاج کے شرعی طریقوں پر عمل کرنے سے اللہ تعالیٰ نے بہت سارے مریضوں کو شفا نصیب کی ہے، اس پر میں اللہ تعالیٰ کا ہی شکر گزار ہوں۔

مجھے مراکش سے آیا ہوا وہ خط نہیں بھولے گا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک نوجوان اور اس کی ماں باریک تانت کے چھلے بنایا کرتے تھے، جب نوجوان نے اس کتاب کا کچھ حصہ پڑھا تو اسے معلوم ہوا کہ وہ گمراہی کا کام کرتے ہیں۔ اس نے اپنی ماں کو بتایا لیکن چونکہ لوگوں میں ان کا یہ مشغلہ مشہور تھا، اس لئے وہ ان میں رہتے ہوئے اس کام کو نہیں چھوڑ سکتے تھے، چنانچہ وہ دوسرے شہر میں منتقل ہوگئے اور اس کام کو چھوڑ کر سچی توبہ کر لی۔

کچھ خطوط ایسے بھی آئے جن میں لکھا گیا کہ اس کتاب نے جادوگروں کو ننگا کر دیا ہے۔ خاص طور پر وہ جادوگر جو یہ دعویٰ کیا کرتے تھے کہ وہ قرآن کے ذریعے علاج کرتے ہیں، جبکہ حقیقت میں وہ جادوگر اور شعبدہ باز تھے، لوگوں نے اس کتاب میں مذکور جادوگروں کی علامات کو پڑھا تو وہ انہیں فوراً پہچاننے لگ گئے، اس پر بھی میں اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں۔

اور چند خطوط ایسے بھی ملے جن میں اس کتاب میں مذکور کچھ باتوں پر تنقید کی گئی تھی، اور حقیقت یہ ہے کہ ان خطوط کو پڑھ کر مجھے بہت خوشی ہوئی اور لکھنے والوں کے لئے میں نے دعا کی، اور کافی باتوں میں ان کی نصیحت کو میں نے قبول کیا ہے، اور میں اب بھی ایسے خطوط کی انتظار میں ہوں کیونکہ یہ نیکی اور تقویٰ کے سلسلے میں ایک دوسرے سے تعاون ہے۔ انسان کا کوئی بھی کام غلطی اور کوتاہی سے پاک نہیں ہوتا۔

چند ضروری باتیں

(۱) اس ایڈیشن میں، میں نے جو کچھ حذف کر دیا ہے اور وہ پہلے ایڈیشنوں میں موجود تھا، اس سے میں نے رجوع کر لیا ہے۔

(۲) سابقہ ایڈیشنوں میں اُذکار وغیرہ کے جو عدد میں نے اپنے طور پر لکھے تھے، انہیں میں نے حذف کر دیا ہے اور ان سے میں رجوع کر چکا ہوں۔

(۳) جادو کے موضوع پر چند دیگر رسالے اور کتب ابھی کچھ عرصہ پہلے مارکیٹ میں آئی ہیں، جن میں ہر چھوٹی بڑی اور صحیح او رغلط چیز کو جمع کیا گیا ہے۔ بلکہ کچھ کتابیں ایسی بھی آئی ہیں جن میں زہر قاتل پایا جاتا ہے، مثال کے طور پر ایک کتاب میں بندشِ جماع کا علاج یوں لکھا گیا ہے کہ فلاں آیات کو ناف کے نیچے لکھ لیں، پھر جماع کریں، اس سے بندش جماع کا جادو ٹوٹ جائے گا، پھر حمام میں جانے سے پہلے ان آیات کو مٹا ڈالیں۔ کیا اس کتاب کے مؤلف کو معلوم نہیں کہ اس طرح قرآن کی توہین ہوتی ہے؟ میں نے اپنے ایک طالب علم کی ڈیوٹی لگائی کہ وہ اس کتاب کے مؤلف کو خبردار کردے کہ ایسا کرنا ہرگز درست نہیں ہے۔ چنانچہ طالب علم نے اسے اس کے بارے میں آگاہ کیا تو اس نے اگلے ایڈیشن میں اسے حذف کردینے کا وعدہ کیا، لیکن ایک سال سے زیادہ عرصہ گزرنے کے باوجود ابھی تک اس بارے میں اس نے کچھ نہیں کیا۔ اس لئے ایسی کتب سے بچنا ہر مسلمان کے لئے لازم ہے اگرچہ ان کے مؤلفین یہ دعویٰ بھی کریں کہ انہوں نے کتاب وسنت کو چھوڑ کر کوئی چیز نہیں لکھی، جبکہ انہوں نے ایسا نہ کیا ہو۔ اگر مجھے وقت ملا تو شاید میں ان کتابوں کو جمع کر کے ان کی علمی انداز میں تردید کروں گا، ان شاء اللہ تعالیٰ

(۴) مجھے بتایا گیا ہے کہ کئی معالجین عورتوں کے علاج کے سلسلے میں لاپرواہی کرتے ہیں اور جب وہ بے پردہ اور بغیر محرم کے ان کے پاس آتی ہیں تو وہ ان کا علاج کرتے ہیں...... ایسے معالجین کو اللہ سے ڈرنا چاہئے اور اپنی حفاظت کرنی چاہئے۔

(۵) مجھے یہ بھی بتایا گیا ہے کہ کئی معالجین نے جادو کے علاج کو پیشہ بنا رکھا ہے او روہ

ایک خاص رقم کی ادائیگی کی شرط پر ہی علاج کرتے ہیں او راس سلسلے میں حضرت ابوسعیدؓ کی حدیث بطورِ دلیل ذکر کرتے ہیں جسے میں نے اس کتاب میں بیان کیا ہے، حالانکہ اس حدیث میں ایسی کوئی دلیل نہیں۔ اس میں تو محض اتنی بات ہے کہ ایک قبیلے نے جب چند صحابہ کرامؓ کی مہمان نوازی کرنے سے انکار کردیا اور پھر ان کا سردار بیمار پڑ گیا تو حضرت ابوسعیدؓ نے حق محنت کی شرط پر اسے دم کیا، اورانہوں نے اس وقت تک ابوسعیدؓ کو کچھ نہیں دیا جب تک وہ تندرست نہیں ہوا، (۱) سو حضرت ابوسعیدؓ کا مطالبہ مہمان نوازی سے ان کے انکار کی وجہ سے تھا، نہ کہ پیشے کے طور پر۔

(۶) مریض کو چاہئے کہ وہ پرہیز گار معالج سے ہی علاج کروائے جو قرآن کے ذریعے علاج کرتا ہو، اور اسے ظاہری اعلانات اور کھوکھلے نعروں کے دھوکے میں نہیں آنا چاہئے۔

(۷) جادو اور جنات وغیرہ کا علاج کرنے والوں کے لئے میری نصیحت یہ ہے کہ وہ صرف شرعی طریقۂ علاج اختیار کریں اور اس میں اتنا آگے نہ بڑھیں کہ حرام کے مرتکب ہوجائیں۔

(۸) عورت کے محرم کے لئے ضروری ہے کہ وہ اسے معالج کے پاس اکیلا نہ بھیجے، چاہے معالج کتنا بڑا نیک انسان کیوں نہ ہو، کیوں ایسا کرنا حرام ہے اور رسول اکرم ﷺ نے غیر محرم عورت کے ساتھ علیحدگیسے منع کیا ہے۔

اور آخر میں، میں بتانا چاہتا ہوں کہ ہمارا مقصد بیانِ حق ہے، اور ہماری امید رضائے الٰہی ہے، اور ہمارا راستہ سلف صالحین (صحابہ کرام وتابعین) کے طریقے کے مطابق قرآن وسنت کو اپنانا ہے۔ سو اس کتاب میں جسے بھی کوئی خلافِ کتاب وسنت بات معلوم ہو اسے چاہئے کہ وہ مجھے نصیحت کرے، اور حدیث میں ہے کہ "اللہ تعالیٰ بندے کی اس وقت تک مدد کرتا رہتا ہے جب تک وہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے"

وصلی اللہ وسلم و بارک علی محمد وآلہ وأصحابہ أجمعین

وحید بن عبدالسلام بالی منشأۃ عباس ، شعبان ۱۴۱۷ھ

مقدمہ طبع اوّل

اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور رسولِ اکرم ﷺ پر درود وسلام کے بعد:

جادو کا موضوع ان اہم موضوعات میں سے ہے جن کا بحث وتحقیق اور تصنیف وتالیف کے ذریعے تعاقب کرنا علماء کے لئے ضروری ہے، کیونکہ جادو عملی طور پر ہمارے معاشروں میں بھرپور انداز سے موجود ہے، اور جادوگر چند روپوں کے بدلے دن رات فساد پھیلانے پر تلے ہوئے ہیں، جنہیں وہ کمزور ایمان والے اور ان کینہ پرور لوگوں سے وصول کرتے ہیں جو اپنے مسلمان بھائیوں سے بغض رکھتے ہیں اور انہیں جادو کے عذاب میں مبتلا دیکھ کر خوش محسوس کرتے ہیں۔

علماء کے لئے ضروری ہے کہ وہ جادو کے خطرے اور اس کے نقصانات کے متعلق لوگوں کو خبردار کریں، اور جادو کا شرعی طریقے سے علاج کریں تاکہ لوگ اس کے توڑ اور علاج کے لئے جادوگروں کا رخ نہ کریں، ایسی ضرورت کے پیش نظر میں اپنے قارئین کی خدمت میں یہ کتاب پیش کر رہا ہوں جس کا میں نے ان سے چار سال قبل اپنی کتاب "وقاية الإنسان من الجن والشيطان" میں وعدہ کیا تھا۔ یہ کتاب ایک کم علم آدمی کی سادہ سی کوشش ہے اور اس کا اہم مقصد یہ ہے کہ مسلمان جادو اور اس کی تاثیر سے بیمار پڑ جانے والے لوگوں کا اور اسی طرح حسد اور نظر بد کا شرعی طریقوں سے علاج کرسکیں تاکہ لوگ ان جادوگروں اور شعبدہ بازوں کے پاس جانے سے پرہیز کریں جو ان کے عقائد کو تباہ اور ان کی عبادت کو خراب کر دیتے ہیں۔

اس کتاب کو میں نے آٹھ حصوں میں تقسیم کیا ہے:

پہلا حصہ: جادو کی تعریف، شیطان کا تقرب حاصل کرنے کے لئے جادوگروں کے بعض وسائل

دوسرا حصہ: جادو قرآن وسنت کی روشنی میں، اس میں جادو اور جنات کے وجود کو قرآن وسنت سے ثابت کیا گیا ہے۔

تیسرا حصہ: جادو کی اقسام

چوتھا حصہ: جنات کو حاضر کرنے کے لئے جادوگروں کے آٹھ طریقے، ہر طریقہ مکمل طور پر ذکر نہیں کیا گیا تاکہ اس کتاب کو پڑھ کر کوئی شخص اس طریقے پر عمل نہ کر سکے۔

پانچواں حصہ: شریعت میں جادو کا حکم

چھٹا حصہ: جادو کا توڑ: اس میں جادو کی مختلف اَقسام، علامات، علاج اور علاج کے عملی نمونے ذکر کئے گئے ہیں۔

ساتواں حصہ: بندشِ جماع کا جادو اور اس کا علاج، اس میں جادو کے اثر سے بچنے کے لئے چند ضروری اِحتیاطی تدابیر بھی ذکر کی گئی ہیں۔

آٹھواں حصہ: نظر بد کی تاثیر اور اس کا علاج

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب سے اس کے لکھنے والے، پڑھنے والے اور اسے نشر کرنے والے کو فائدہ پہنچائے، اور میں ہر ایسے شخص سے دعا کا طلب گار ہوں جسے میری اس کتاب سے فائدہ پہنچا۔

یہاں ایک تنبیہ کرنا ضروری ہے اور وہ یہ کہ اس کتاب میں جو بات بھی آپ کو خلافِ کتاب وسنت معلوم ہو اسے دیوار پر دے ماریں اور کتاب وسنت پر عمل کریں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر ایسے انسان پر رحمت فرمائے جو مجھے میری غلطی کے متعلق آگاہ کرے، اور اگر میں زندہ نہ ہوں تو میری کتاب میں اِصلاح کر دے۔ میں ہر ایسی بات سے بری ہوں جو خلافِ قرآن وسنت ہو، میں نے اپنی حد تک اصلاح کی کوشش کی ہے جس کی توفیق صرف اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے، میں اسی پر بھروسہ کرتا ہوں۔

وحید بن عبدالسلام بالی

روضۂ مبارک، مسجدِ نبوی ...... ۱۴ رمضان المبارک ۱۴۱۱ھ

پہلا حصہ

سحر کی تعریف

سحر ...... لغوی اعتبار سے

جادو کے لئے عربی زبان میں سِحُر کا لفظ استعمال ہوا ہے جس کی تعریف علماء نے یوں کی ہے:

اللیث کہتے ہیں: ''سحر وہ عمل ہے جس میں پہلے شیطان کا قرب حاصل کیا جاتا ہے اور پھر اس سے مدد لی جاتی ہے۔''

الأزھری کہتے ہیں: ''سحر دراصل کسی چیز کو اس کی حقیقت سے پھیر دینے کا نام ہے (۲)

اور ابن منظور اس کی توجیہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ''ساحر (جادوگر) جب باطل کو حق بنا کر پیش کرتا ہے اور کسی چیز کو اس کی حقیقت سے ہٹ کر سامنے لاتا ہے تو گویا وہ اسے دینی حقیقت سے پھیر دیتا ہے''۔ (۳)

ابن عائشہ سے مروی ہے کہ ''عربوں نے جادو کا نام سحر اس لئے رکھا ہے کہ یہ تندرستی کو بیماری میں بدل دیتا ہے''۔ (۴)

ابن فارس سحر کے متعلق کہتے ہیں: ''ایک قوم کا خیال یہ ہے کہ 'سحر' باطل کو حق کی شکل میں پیش کرنا ہے''۔ (۵)

المعجم الوسیط میں 'سحر' کی تعریف یوں ہے: ''سحر' وہ ہوتا ہے جس کی بنیاد لطیف اور انتہائی باریک ہو''۔ (۶)

صاحبِ محیط المحیط کہتے ہیں: ''سحر یہ ہے کہ کسی چیز کو بہت خوبصورت بنا کر پیش کیا جائے تا کہ لوگ اس سے حیران ہو کر رہ جائیں۔ (۷)

سحر...... شریعت کی اصطلاح میں

شرعی اصطلاح میں 'سحر' کی تعریف کچھ اس طرح سے کی گئی ہے:

امام فخر الدین الرازی کہتے ہیں:

''شریعت کے عرف میں 'سحر' (جادو) ہر اس کام کے ساتھ مخصوص ہے جس کا سبب مخفی ہو۔ اسے اس کی اصل حقیقت سے ہٹ کر پیش کیا جائے اور دھوکہ دہی اس میں نمایاں ہو''۔ (۸)

امام ابن قدامہ المقدسی کہتے ہیں:

''جادو'' ایسی گرہوں اور ایسے دَم درود اور الفاظ کا نام ہے جنہیں بولا یا لکھا جائے، یا یہ کہ جادوگر ایسا عمل کرے جس سے اس شخص کا بدن یا دل یا عقل متاثر ہوجائے جس پر جادو کرنا مقصود ہو۔''

اور جادو واقعتہً اثر رکھتا ہے، چنانچہ جادو سے کوئی شخص قتل بھی ہوسکتا ہے، بیمار بھی ہوسکتا ہے اور اپنی بیوی کے قرب سے عاجز بھی آ سکتا ہے، بلکہ جادو خاوند بیوی کے درمیان جدائی بھی ڈال سکتا ہے اور ایک دوسرے کے دل میں نفرت بھی پیدا کرسکتا ہے اور محبت بھی۔ (۹)

امام ابن قیمؒ کہتے ہیں :

''جادوٗ اَرواحِ خبیثہ کے اثر ونفوذ سے مرکب ہوتا ہے جس سے بشری طبائع متاثر ہوجاتی ہیں۔''(۱۰)

غرض سحر جادوگر اور شیطان کے درمیان ہونے والے ایک معاہدے کا نام ہے جس کی بنا پر جادوگر کچھ حرام اور شرکیہ امور کا ارتکاب کرتا ہے اور شیطان اس کے بدلے میں جادوگر کی مدد کرتا ہے اور اس کے مطالبات کو پورا کرتا ہے۔

شیطان کا قرب حاصل کرنے کے لئے جادوگروں کے بعض طریقے

شیطان کو راضی کرنے اور اس کا تقرب حاصل کرنے کے لئے جادوگروں کے مختلف وسائل ہیں، چنانچہ بعض جادوگر اس مقصد کے لئے قرآن مجید کو اپنے پاؤں سے باندھ کر بیت الخلا میں جاتے ہیں اور بعض قرآن مجید کی آیات کو گندگی سے لکھتے ہیں، بعض

انہیں حیض کے خون سے لکھتے ہیں ، بعض قرآنی آیات کو اپنے پاؤں کے نچلے حصوں پر لکھتے ہیں ، کچھ جادوگر سورۃ فاتحہ کو الٹا لکھتے ہیں اور کچھ بغیر وضو کے نماز پڑھتے ہیں اور کچھ ہمیشہ حالتِ جنابت میں رہتے ہیں اور کچھ جادوگروں کو شیطان کے لئے جانور ذبح کرنا پڑتے ہیں اور وہ بھی بسم اللہ پڑھے بغیر، اور ذبح شدہ جانور کو ایسی جگہ پر پھینکنا پڑتا ہے جس کو خود شیطان طے کرتا ہے۔

بعض جادوگر ستاروں کو سجدہ کرتے اور ان سے مخاطب ہوتے ہیں اور بعض کو اپنی ماں یا بیٹی سے زنا کرنا پڑتا ہے اور کچھ کو عربی کے علاوہ کسی دوسری زبان میں ایسے الفاظ لکھنا پڑتے ہیں جن میں کفریہ معانی پائے جاتے ہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ شیطان جادوگر سے پہلے کوئی حرام کرواتا ہے پھر اس کی مدد اور خدمت کرتا ہے۔ چنانچہ جادوگر جتنا بڑا کفریہ کام کرے گا، شیطان اتنا زیادہ اس کا فرمانبردار ہوگا اور اس کے مطالبات کو پورا کرنے میں جلدی کرے گا، اور جب جادوگر شیطان کے بتائے ہوئے کفریہ کاموں کو بجا لانے میں کوتاہی کرے گا، شیطان بھی اس کی خدمت کرنے سے رک جائے گا اور اس کا نافرمان بن جائے گا۔ سو جادوگر اور شیطان ایسے ساتھی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے پر ہی آپس میں ملتے ہیں، اور آپ جب کسی جادوگر کے چہرے کی طرف دیکھیں گے تو آپ کو میری یہ باتیں یقیناً درست معلوم ہوں گی کیونکہ اس کے چہرے پر کفر کا اندھیرا یوں چھایا ہوا ہوتا ہے گویا وہ سیاہ بادل ہو۔

اگر آپ کسی جادوگر کو قریب سے جانتے ہوں تو یقیناً اسے زبوں حالی کا شکار پائیں گے۔ وہ اپنی بیوی، اپنی اولاد حتیٰ کہ اپنے آپ سے تنگ آ چکا ہوتا ہے۔ اسے سکون کی نیند نصیب نہیں ہوتی اور اس پر مستزاد یہ کہ شیطان خود اس کے بیوی بچوں کو اکثر و بیشتر ایذا دیتے رہتے ہیں اور ان کے درمیان شدید اختلافات پیدا کر دیتے ہیں۔

سچ فرمایا ہے اللہ ربّ العزت نے کہ

﴿ وَمَنۡ اَعۡرَضَ عَنۡ ذِكۡرِیۡ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيۡشَةً ضَنۡكًا﴾ (۱۱)

" اور جس نے میرے دین سے منہ موڑ لیا (دنیا میں) اس کی زندگی تنگ گزرے گی"

دوسرا حصہ

جادو قرآن وسنت کی روشنی میں

(۱) جنوں اور شیطانوں کے وجود پر دلائل

جن، شیطان اور جادو کے درمیان بہت گہرا تعلق ہوتا ہے، بلکہ جادو کی بنیاد ہی جنات اور شیاطین ہیں، بعض لوگ جنات کے وجود کا انکار کرتے ہیں اور اسی بنیاد پر جادو کی تاثیر کے قائل نہیں، اس لئے پہلے جنات وشیاطین کے وجود پر دلائل پیش کئے جاتے ہیں:

قرآنی دلائل

(۱) ﴿ وَاِذْ صَرَّفْنَا اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْآنَ﴾ (۱۲)

''اور یاد کیجئے جب ہم کئی جنوں کو تیرے پاس پھیر کر لائے''

(۲) ﴿يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالإِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ آيَاتِيْ وَ يُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا﴾ (۱۳)

'' جنو اور آدمیو! کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے پیغمبر نہیں آئے جو میری آیتیں تم کو پڑھ کر سناتے اور اس دن کے سامنے آنے سے تم کو ڈراتے''

(۳) ﴿ قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا﴾ (۱۴)

''کہہ دیجئے، مجھے یہ وحی آئی ہے کہ جنات میں سے چند شخصوں نے (مجھ سے قرآن) سنا، پھر کہنے لگے ہم نے ایک عجیب قرآن سنا''

(۴) ﴿وَاَنَّهُ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الإِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا﴾ (۱۵)

''اور (ہوا یہ کہ) بعض آدم زاد لوگ کچھ جنوں کی پناہ لیتے تھے جس سے ان کا

دماغ اور چڑھ گیا"

(۵) ﴿اِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ اَنْ يُّوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَ يَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلاَةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ﴾ (۱۶)

"شیطان یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے سے تم میں آپس میں دشمنی اور کینہ پیدا کردے، اورتم کو اللہ کی یاد اور نماز سے باز رکھے، تو اب بھی تم باز آتے ہو یا نہیں؟"

(۶) ﴿يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لاَتَتَّبِعُوْا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُبِالْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ﴾ (۱۷)

" اے ایمان والو! شیطان کے قدم بقدم مت چلو، اور جو کوئی اس کی پیروی کرے گا (وہ گمراہ ہوگا اس لئے کہ) وہ تو بے حیائی اور برے ہی کام کرنے کو کہے گا"

اس کے علاوہ بھی قرآن مجید کی بہت ساری آیات اس بارے میں موجود ہیں، بلکہ جنات کے متعلق ایک مکمل سورت قرآن مجید میں موجود ہے۔لفظ جــنّ قرآن مجید میں۲۲ مرتبہ آیاہے، لفظ الجَانّ سات مرتبہ اور لفظ شیطان ۶۸ مرتبہ اور لفظ شیاطین ۱۷ مرتبہ ذکر کیا گیا ہے جس سے اس موضوع کے متعلقہ قرآنی دلائل کی کثرت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

حدیث میں سے چند دلائل

(۱) حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ

"رسول اللہ ﷺ ایک رات کو ہم سے اچانک غائب ہوگئے، چنانچہ ہم انہیں وادیوں اور گھاٹیوں میں تلاش کرنے لگے، اور آپس میں ہم نے کہا کہ شاید آپ کو اغوا کرلیا گیا ہے یا قتل کردیا گیا ہے۔ ہماری وہ رات انتہائی پریشانی کے عالم میں گزری، صبح ہوئی تو ہم نے آپ ﷺ کو غارِ حرا کی جانب سے آتے ہوئے دیکھا، ہم نے آپ ﷺ کو بتایا کہ رات آپ ﷺ اچانک ہم سے غائب ہوگئے تھے، ہم نے آپ ﷺ کو بہت تلاش کیا لیکن آپ ﷺ کے نہ ملنے پر رات بھر پریشان رہے، تو آپ نے فرمایا:

''میرے پاس جنات کا ایک نمائندہ آیا تھا تو میں اس کے ساتھ چل پڑا، اور جا کر انہیں قرآن مجید پڑھ کر سنایا''......پھر آپ ﷺ ہمیں لے کر اس جگہ پر گئے اور ہمیں ان کے نشانات اور ان کی آتشیں علامات دکھائیں، اور آپؐ نے یہ بھی بتایا کہ جنوں نے آپؐ سے کچھ مانگا تو آپؐ نے فرمایا: ''ہر ایسی ہڈی تمہاری غذا ہے جس پر بسم اللّٰہ کو پڑھا گیا ہو، اور ہر گوبر تمہارے جانوروں کا کھانا ہے'' پھر آپؐ ہمیں کہنے لگے ''لہٰذا تم ہڈی اور گوبر کے ساتھ استنجاء مت کیا کرو کیونکہ وہ تمہارے جن بھائیوں کا کھانا ہے'' (۱۸)

(۲) حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ

''رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''میرا خیال ہے کہ تمہیں بکریاں اور دیہاتی ماحول بہت پسند ہے، سو جب تم اپنی بکریاں اور اپنے دیہات میں ہو اور اذان کہو تو اپنی آواز بلند کر لیا کرو کیونکہ مؤذن کی آواز کو جو جن، جو انسان اور جو چیز بھی سنتی ہے وہ قیامت والے دن اس کے حق میں گواہی دے گی'' (۱۹)

(۳) حضرت عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ

''رسولِ اکرم ﷺ اپنے چند ساتھیوں کو لے کر نکلے اور ان کا ارادہ عکاظ کے بازار جانے کا تھا، اور ادھر شیاطین اور آسمان سے آنے والے خبروں کے درمیان رکاوٹیں پیدا کر دی گئی تھیں اور ان (شیطانوں) پر ستارے ٹوٹنے لگ گئے تھے، چنانچہ وہ جب اپنی قوم کے پاس خالی واپس آئے تو اسے آکر بتاتے کہ ہمیں کئی رکاوٹوں کا سامنا ہے اور ہم پر شہابِ ثاقب کی مار پڑنے لگ گئی ہے، تو وہ آپس میں کہتے کہ ایسا کسی بڑے واقعے کی وجہ سے ہو رہا ہے لہٰذا مشرق و مغرب میں جاؤ اور دیکھو کہ یہ رکاوٹیں کیوں پیدا ہو رہی ہیں؟

چنانچہ تہامہ کا رخ کرنے والے شیاطین (جنات) آپؐ کی طرف آ نکلے، آپؐ اس وقت نخلہ میں تھے اور عکاظ میں جانے کا ارادہ فرما رہے تھے۔ آپؐ نے فجر کی نماز پڑھائی، ان جنات کے کانوں میں قرآن کی آواز پڑی تو وہ اسے غور سے سننے لگ گئے اور کہنے لگے: اللہ کی قسم! یہی وہ چیز ہے جو ہمیں آسمان کی خبریں

سننے سے روک رہی ہے، سو یہ اپنی قوم کے پاس واپس گئے اور ان سے کہنے لگے:

''ہم نے عجیب وغریب قرآن سنا ہے، جو کہ بھلائی کا راستہ دکھاتا ہے، سو ہم تو اس پر ایمان لے آئے ہیں اور اپنے پروردگار کے ساتھ کبھی شرک نہیں کریں گے۔''

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر ﴿قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ﴾ کو اتار دیا اور آپ ﷺ کی طرف جنوں کی بات کو وحی کر دیا گیا۔''(۲۰)

(۴) حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''فرشتوں کو نور سے، جنوں کو آگ کے شعلے سے اور آدمؑ کو اس چیز سے پیدا کیا گیا جو تمہارے لئے بیان کر دی گئی ہے''(۲۱)

(۵) حضرت صفیہ بن حییؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

''بیشک شیطان انسان میں خون کی طرح گردش کرتا ہے''(۲۲)

(۶) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تم میں سے کوئی ایک جب کھانا کھائے تو دائیں ہاتھ سے کھائے اور جب پانی پئے تو دائیں ہاتھ سے پئے، کیونکہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتا، پیتا ہے''(۲۳)

(۷) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

'' جو بچہ بھی پیدا ہوتا ہے، شیطان اس کے پہلو میں نوک دار چیز چبھوتا ہے جس سے بچہ چیخ اٹھتا ہے، سوائے حضرت عیسیٰؑ اور ان کی ماں کے''(۲۴)

(۸) رسولِ اکرم ﷺ کے سامنے ایک ایسے شخص کا ذکر کیا گیا جو صبح ہونے تک سویا رہا ہو، تو آپؐ نے فرمایا: ''یہ وہ شخص ہے جس کے کانوں میں شیطان پیشاب کر جاتا ہے''(۲۵)

(۹) ابوقتادہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہوتا ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے، سو جو شخص خواب میں ناپسندیدہ چیز دیکھے وہ اپنی بائیں طرف تین بار آہستہ سے تھوک دے اور شیطان سے اللہ کی پناہ طلب کرے، ایسا کرنے سے برا خواب اس کے لئے نقصان دہ نہیں ہوگا''(۲۶)

(۱۰) ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''تم میں سے کوئی ایک جب جمائی لے تو اپنے ہاتھ کے ساتھ منہ بند کرلے، کیونکہ (ایسا نہ کرنے کی وجہ سے) شیطان منہ میں داخل ہوجاتا ہے''(۲۷)

اس موضوع کی دیگر احادیث بھی کثیر تعداد میں موجود ہیں۔طلبِ حق کے لئے یہی کافی ہیں جو ذکر کردی گئی ہیں، اوران سے واضح طور پر معلوم ہورہا ہے کہ جنات اور شیاطین کوئی وہم نہیں، حقیقت ہیں اور اس حقیقت کو وہم وہی شخص قرار دے سکتا ہے جو ضدی اور متکبر ہو۔

(۲) جادو کے وجود پر دلائل

قرآنی دلائل

(۱) فرمانِ الٰہی ہے:

﴿وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوْا الشَّيَاطِيْنُ عَلىٰ مُلْكِ سُلَيْمَانَ...... لَوْكَانُوْا يَعْلَمُوْنَ﴾(۲۸)

''اور سلیمانؑ کی بادشاہت میں شیطان جو پڑھا کرتے تھے، وہ لوگ اس کی پیروی کرنے لگے حالانکہ سلیمانؑ کافر نہ تھے، البتہ یہ شیطان کافر تھے جو لوگوں کو جادو سکھلاتے تھے، اور وہ باتیں جو شہر بابل میں دو فرشتوں ہاروت و ماروت پر اتاری گئی تھیں، اور وہ دونوں (ہاروت و ماروت) کسی کو جادو نہیں سکھلاتے تھے جب تک یہ نہیں کہہ لیتے کہ ہم آزمائش ہیں پس تو کافر نہ ہو۔اس پر بھی وہ ان سے ایسی باتیں سیکھ لیتے ہیں جن کی وجہ سے وہ خاوند بیوی کے درمیان جدائی کرا دیں حالانکہ وہ اللہ کے حکم کے بغیر کسی کا جادو سے کچھ بگاڑ نہیں سکتے، اور ایسی باتیں سیکھ لیتے ہیں جن میں فائدہ کچھ نہیں، نقصان ہی نقصان ہے، اور یہودیوں کو یہ معلوم ہے کہ جو کوئی (ایمان دے کر) جادو خریدے وہ آخرت میں بدنصیب ہے، اگر وہ سمجھتے ہوتے تو جس کے عوض انہوں نے اپنی جانوں کو بیچ ڈالا، اس کا برا بدلہ ہے''

(۲) ﴿قَالَ مُوْسَى اَتَقُوْلُوْنَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَاءَكُمْ اَسِحْرٌ هٰذَا وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُوْنَ﴾(۲۹)

''موسیٰ ؑ نے کہا:تم سچ بات کو جب وہ تمہارے پاس آئی (جادو کہتے ہو) بھلا یہ کوئی جادو ہے؟ اور جادوگر تو کبھی کامیاب نہیں ہوتے''

(۳) ﴿فَلَمَّا اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ﴾ (۳۰)

''جب انہوں نے (اپنی لاٹھیاں اور رسیاں) ڈالیں تو موسیٰ ؑ نے کہا: یہ جو تم لے کر آئے ہو وہ تو جادو ہے، بے شک اللہ تعالیٰ اس کو باطل کردے گا، کیونکہ اللہ شریرلوگوں کا کام بننے نہیں دیتا، اور اپنی باتوں سے اللہ حق کو حق کر دکھائے گا اگرچہ نافرمان لوگ برا مانیں''

(۴) ﴿فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سَاحِرٍ وَّلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ اَتٰى﴾ (۳۱)

''موسیٰ ؑ اپنے دل ہی دل میں سہم گیا، ہم نے کہا: مت ڈر، بے شک تو ہی غالب رہے گا، اور جو عصا تیرے داہنے ہاتھ میں ہے، اس کو (میدان میں) ڈال دے، انہوں نے جو ڈھونگ رچایا ہے اسکو ہڑپ کرجائے گا، انہوں نے جو کچھ کیاہے اس کی حقیقت کچھ نہیں جادو کا تماشا ہے، اور جادوگر جہاں جائے کامیاب نہیں ہوتا''

(۵) ﴿وَاَوْحَيْنَا اِلٰى مُوْسٰى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ قَالُوْا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ رَبِّ مُوْسٰى وَ هَارُوْنَ﴾ (۳۲)

''اور ہم نے موسیٰ ؑ کو وحی بھیجی تو بھی اپنا عصا ڈال دے، سوعصا کا ڈالنا تھا کہ اس نے ان کے سارے بنے بنائے کھیل کو نگلنا شروع کیا، پس حق ظاہر ہوگیا اور انہوں نے جو کچھ بنایا تھا سب جاتا رہا، پس وہ لوگ اس موقع پر ہار گئے اور خوب ذلیل ہوکر پھرے، اور وہ جو جادوگر تھے سجدہ میں گر گئے، کہنے لگے: ہم ایمان

لائے رب العالمین پر جو موسیٰ و ہارون کا بھی رب ہے“

(۶) ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَاخَلَقَ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِيْ الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ﴾ (۳۳)

”آپ کہہ دیجئے کہ میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے، اور اندھیری رات کی تاریکی کے شر سے جب اس کا اندھیرا پھیل جائے، اور گرہ (لگا کر ان) میں پھونکنے والیوں کے شر سے بھی، اور حسد کرنے والے کی برائی سے بھی جب وہ حسد کرے“

امام قرطبیؒ ﴿وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِيْ الْعُقَدِ﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے کہتے ہیں: (۳۴)

”وہ جادوگر عورتیں جو دھاگوں کی گرہیں بنا کر ان پر دم کرتی اور پھونکتی ہیں“

اور حافظ ابن کثیرؒ اسی کی تفسیر میں کہتے ہیں: ”مجاہدؒ، عکرمہؒ، حسنؒ، قتادہؒ اور ضحاکؒ نے "النَّفّٰثٰتِ فِيْ الْعُقَدِ" سے جادوگر عورتیں مراد لی ہیں“ (۳۵)

اور یہی بات ابن جریر طبریؒ نے بھی کہی ہے، اور قاسمیؒ کہتے ہیں کہ مفسرین نے اسی موقف کو اختیار کیا ہے۔ (۳۶)

جادو اور جادوگروں کے متعلق دیگر بہت سی آیات موجود و مشہور ہیں اور اسلام کی تھوڑی بہت معلومات رکھنے والا شخص بھی ان سے واقف ہے۔

حدیثِ نبویؐ سے چند دلائل

(۱) حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ قبیلہ بنو زُریق سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے (جسے لبید بن الاعصم کہا جاتا تھا) رسولِ اکرم ﷺ پر جادو کر دیا، جس سے آپ ﷺ متاثر ہوئے۔ چنانچہ آپؐ کا خیال ہوتا کہ آپؐ نے فلاں کام کر لیا ہے حالانکہ آپؐ نے نہیں کیا ہوتا تھا۔ یہ معاملہ ایسے چلتا رہا یہاں تک کہ آپؐ ایک دن (یا ایک رات) میرے پاس تھے اور بار بار اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے تھے، اس کے بعد مجھ سے فرمانے لگے: ”اے عائشہؓ! کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول کر لی ہے، میرے پاس دو آدمی آئے تھے، جن میں سے ایک میرے سر اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس بیٹھ گیا اور ایک نے دوسرے

سے پوچھا:

اس شخص کو کیا ہوا ہے؟

اس پر جادو کیا گیا ہے۔

کس نے کیا ہے؟

لبید بن الاعصم نے......

کس چیز میں کیا ہے؟

کنگھی، بالوں اور کھجور کے خوشے کے غلاف میں۔

جس چیز میں اس نے جادو کیا ہے، وہ کہاں ہے؟

بئر ذَروان میں......

چنانچہ رسول اللہ ﷺ اپنے کچھ صحابہ کرامؓ کے ساتھ اس کنویں کو آئے (اسے نکالا اور پھر) واپس آ گئے اور فرمانے لگے:

''اے عائشہؓ! اس کا پانی انتہائی سرخ رنگ کا ہو چکا تھا اور اس کی کھجوروں کے سر ایسے تھے جیسے شیطان کے سر ہوں'' (یعنی وہ انتہائی بدشکل تھیں)

میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپؐ نے جادو کنویں سے نکالا نہیں؟

آپؐ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھے عافیت دی ہے اور میں نہیں چاہتا کہ لوگ کسی شر اور فتنہ میں مبتلا ہو جائیں''

اس کے بعد آپؐ نے اسے نکالنے کا حکم دیا اور پھر اسے زمین میں دبا دیا گیا۔ (۳۷)

شرحِ حدیث: یہودیوں نے لبید بن الاعصم (جو ان میں سب سے بڑا جادوگر تھا) کے ساتھ یہ بات طے کر لی تھی کہ وہ رسول اکرم ﷺ پر جادو کرے گا اور وہ اسے اس کے بدلے میں تین دینار دیں گے، چنانچہ اس بدبخت نے یہ کام اس طرح کر ڈالا کہ ایک چھوٹی سی لڑکی کے ذریعے جو آپؐ کے گھر میں آتی جاتی تھی، آپ کے چند بال منگوا لئے اور ان پر جادو کر کے انہیں بئر ذروان میں رکھ دیا۔

اس حدیث کی مختلف روایات کو جمع کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ جادو آپ ؐ کو اپنی بیویوں کے قریب جانے سے روکنے کے لئے تھا، چنانچہ آپ ؐ کو خیال ہوتا کہ آپ ؐ اپنی کسی بیوی سے جماع کر سکتے ہیں، پھر جب قریب ہوتے تو نہ کر پاتے، بس اس کا آپ ؐ پر یہی اثر تھا، اس کے علاوہ آپ کی عقل اور آپ کے تصرفات جادو کے اثر سے محفوظ تھے۔

اس جادو کی مدت میں علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے، بعض نے چالیس دن اور بعض نے کوئی اور مدت بیان کی ہے۔ اللہ کو ہی معلوم ہے کہ اس کی مدت کتنی تھی، پھر نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے بار بار دعا کی اور اللہ نے آپ ؐ کی دعا قبول کر لی اور دو فرشتوں کو آپ ؐ کی طرف اتار دیا۔ جن کے درمیان ایک مکالمہ ہوا (جو گذشتہ سطروں میں بیان کیا گیا ہے) اس سے آپ ؐ کو معلوم ہو گیا کہ جادو کس نے کیا ہے اور کس چیز میں کیا ہے اور وہ اس وقت کہاں ہے۔

آپ ؐ پر کیا گیا یہ جادو انتہائی شدید تھا، اور اس سے یہودیوں کا مقصد آپ ؐ کو قتل کرنا تھا، لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں بچا لیا اور اس کا اثر صرف اتنا ہو سکا جو کہ ذکر کر دیا گیا ہے۔

اعتراض اور اس کا جواب

المازریؒ کہتے ہیں: مبتدعین نے اس حدیث کا انکار کیا ہے کیونکہ ان کے خیال کے مطابق یہ حدیث منصبِ نبوت کی توہین اور اس میں شکوک وشبہات پیدا کرتی ہے اور اسے درست ماننے سے شریعت پر اعتماد اٹھ جاتا ہے، ہوسکتا ہے کہ آپ ؐ کو خیال آتا ہو کہ جبریلؑ آئے حالانکہ وہ نہ آئے ہوں اور یہ کہ آپ ؐ کی طرف وحی کی گئی ہے حالانکہ وحی نہ کی گئی ہو!!

پھر کہتے ہیں کہ مبتدعین کا یہ کہنا بالکل غلط ہے کیونکہ معجزاتِ نبوت اس بات کی خبر دیتے ہیں کہ آپ ؐ تبلیغ وحی کے سلسلے میں معصوم اور سچے تھے۔ آپ ﷺ کی عصمت جب معجزات جیسے قوی دلائل سے ثابت شدہ حقیقت ہے تو اس کے خلاف جو بات بھی ہوگی وہ بے جا تصور کی جائے گی۔ (۳۸)

ابوالجکنیی الیوسفیؒ کا کہنا ہے:

''جہاں تک جادو سے نبی کریم ﷺ کے متاثر ہونے کا تعلق ہے، تو اس سے منصبِ نبوت پر کوئی حرف نہیں آتا، کیونکہ دنیا میں انبیا پر بیماری آسکتی ہے جو آخرت میں ان کے درجات کی بلندی کا باعث بنتی ہے، لہٰذا جادو کی بیماری کی وجہ سے اگر آپؐ کو خیال ہوتا تھا کہ آپؐ نے دنیاوی امور میں سے کوئی کام کر لیا ہے حالانکہ آپ ﷺ نے اسے نہیں کیا ہوتا تھا، اور پھر جب اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو اطلاع دے دی کہ آپؐ پر جادو کیا گیا ہے اور وہ فلاں جگہ پر ہے، اور آپؐ نے اسے وہاں سے نکال کر دفن بھی کروا دیا تھا تو اس سبب سے رسالت میں کوئی نقص نہیں آتا، کیونکہ یہ دوسری بیماریوں کی طرح ایک بیماری ہی تھی، جس سے آپؐ کی عقل متاثر نہیں ہوئی۔ صرف اتنی بات تھی کہ آپؐ کا خیال ہوتا کہ شاید آپؐ اپنی کسی بیوی کے قریب گئے ہیں جبکہ آپؐ نے ایسا نہیں کیا ہوتا تھا، سو اتنا اثر بیماری کی حالت میں کسی بھی انسان پر ہوسکتا ہے'' ...... پھر کہتے ہیں:

''اور حیرت اس شخص پر ہوتی ہے کہ جو جادو کی وجہ سے آپؐ کے بیمار ہونے کو رسالت میں ایک عیب تصور کرتا ہے حالانکہ قرآنِ مجید ہی فرعون کے جادوگروں کے ساتھ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا جو قصہ بیان کیا گیا ہے، اس میں یہ بات واضح طور پر موجود ہے کہ جناب موسیٰ کو بھی ان کے جادو کی وجہ سے یہ خیال ہونے لگا تھا کہ ان کے پھینکے ہوئے ڈنڈے دوڑ رہے ہیں...... لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں ثابت قدم رکھا اور نہ ڈرنے کی تلقین کی''(۳۹)

مگر حضرت موسیٰؑ کے متعلق کسی نے یہ نہیں کہ جادوگروں کے جادو کی وجہ سے انہیں جو خیال آرہا تھا وہ ان کے منصبِ نبوت کے لئے عیب تھا، (سو اگر وہ عیب نہیں تھا تو جو کچھ آپؐ کے ساتھ پیش آیا وہ بھی عیب نہیں ہوسکتا کیونکہ) اس طرح کی بیماری انبیاءؑ پر آسکتی ہے جس سے ان کی ایمانی قوت میں اضافہ ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ انہیں ان کے دشمنوں پر فتح نصیب کرتا ہے۔ خلافِ عادت معجزات عطا کرتا ہے، جادوگروں اور کافروں کو ذلیل و رسوا کرتا ہے اور بہترین انجام متقی لوگوں کے لئے خاص کر دیتا ہے''(۴۰)

(۲) حضرت ابوہریرہؓ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: ''سات ہلاک کرنے والے کاموں سے بچ جاؤ''

صحابہ کرامؓ نے کہا: اے اللہ کے رسولؐ! وہ سات کام کون سے ہیں؟
آپؐ نے فرمایا: ''اللہ کے ساتھ شرک کرنا، جادو کرنا، کسی شخص کو بغیر حق کے قتل کرنا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، جنگ کے دن پیٹھ پھیر لینا اور پاک دامن مؤمنہ اور بھولی بھالی عورتوں پر تہمت لگانا''[۴۱]

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے جادو سے بچنے کا حکم دیا ہے اور اسے ہلاک کردینے والے کبیرہ گناہوں میں شمار کیا ہے، اور یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ جادو ایک حقیقت ہے، محض خام خیالی نہیں۔

(۳) حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
''جس نے ستاروں کا علم سیکھا گویا اس نے جادو کا ایک حصہ سیکھ لیا، پھر وہ ستاروں کے علم میں جتنا آگے جائے گا، اتنا اسکے جادو کے علم میں اضافہ ہوگا''[۴۲]

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے جادو سیکھنے کا ایک راستہ بتایا ہے تاکہ مسلمان اس راستے سے بچ سکیں، اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جادو ایک حقیقی علم ہے جسے باقاعدہ طور پر حاصل کیا جاتا ہے اور یہی بات اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے بھی معلوم ہوتی ہے:

﴿فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ﴾

''پھر وہ ان دونوں سے اس چیز کا علم حاصل کرتے ہیں جس سے وہ خاوند بیوی کے درمیان جدائی ڈال دیتے ہیں''

مذکورہ حدیث اور آیت دونوں جادو کا علم حاصل کرنے کی مذمت کے ضمن میں آئی ہیں، جس سے یہ بات کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ جادو دوسرے علوم کی طرح ایک علم ہے اور اس کے چند اصول ہیں جن پر اس کی بنیاد ہے۔

(۴) عمران بن حصینؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:
''وہ شخص ہم میں سے نہیں جس نے فال نکالی یا اس کے لئے فال نکالی

گئی، اور جس نے غیب کو جاننے کا دعویٰ کیا یا وہ غیب کو جاننے کا دعویٰ کرنے والے کے پاس گیا، اور جس نے جادو کیا یا اس کے لئے جادو کیا گیا"

اور جو شخص نجومی کے پاس آیا اور وہ جو کچھ کہتا ہے اس نے اس کی تصدیق کردی تو اس نے نبی محمد ﷺ کی شریعت سے کفر کیا"۔(۴۳)

اس حدیث میں آپ ﷺ نے جادو سے اور جادوگر کے پاس جانے سے منع فرمایا ہے اور نبیؐ کسی ایسی چیز سے ہی منع کرتا ہے جو حقیقتاً موجود ہو۔

(۵) ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا:

"جنت میں داخل نہیں ہوگا: شراب پینے والا، جادو پر یقین رکھنے والا، اور قطع رحمی کرنے والا"۔(۴۴)

اس حدیث میں نبی کریم ﷺ نے یہ عقیدہ رکھنے سے منع فرمایا ہے کہ جادو بذات خود اثر انداز ہوتا ہے، سو ہر مؤمن پر یہ عقیدہ رکھنا لازم ہے کہ جادو یا کوئی اور چیز سوائے اللہ کی مرضی کے کچھ نہیں کرسکتی، فرمانِ الٰہی ہے:

﴿وَمَا هُمْ بِضَارِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ﴾

"اور وہ (جادوگر) کسی کو جادو کے ذریعے نقصان نہیں پہنچا سکتے، سوائے اس کے کہ اللہ کا حکم ہو"

(۶) حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ جو شخص علم غیب کا دعویٰ کرنے والے کے پاس یا جادوگر کے پاس یا نجومی کے پاس آیا اور اس نے کچھ پوچھا اور پھر اس نے جو کچھ کہا اس نے اس کی تصدیق کردی، تو اس نے نبی کریم ﷺ پر اتارے گئے دین سے کفر کیا"۔(۴۵)

علماء کے اقوال

(۱) امام خطابیؒ کہتے ہیں:

"کچھ لوگوں نے جادو کا انکار کیا ہے اور اس کی حقیقت کو باطل قرار دیا ہے، اور اس کا جواب یہ ہے کہ جادو ثابت اور حقیقتاً موجود ہے، اس کے ثبوت پر

عرب، فارس، ہند اور کچھ روم کی اکثر قوموں کا اتفاق ہے، اور یہی قومیں صفحۂ ہستی پر بسنے والے لوگوں میں افضل ہیں اور انہیں میں علم وحکمت زیادہ ہے۔ اور فرمانِ الٰہی ہے: ﴿يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ﴾ ''وہ لوگوں کو جادو سکھاتے ہیں''

اور اس سے پناہ طلب کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے: ﴿وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ﴾ اور جادو کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی احادیث ثابت ہیں جن کا انکار وہی شخص کرسکتا ہے جو دیکھی ہوئی چیزوں اور بدیہی باتوں کو نہ مانتا ہو...... سو جادو کی نفی کرنا جہالت اور منفی کرنے والے پر رد کرنا بے ہودگی اور فضول کام ہے۔ (۴۶)

(۲) امام قرطبیؒ کا کہنا ہے:

''اہل السنہ کا مذہب یہ ہے کہ جادو ثابت اور فی الواقع موجود ہے، جبکہ معتزلہ اور امام شافعیؒ کے شاگردوں میں سے ابواسحٰق الاسترا بادی کا مذہب یہ ہے کہ جادو حقیقتاً موجود نہیں ہے اور یہ محض ایک ملمع سازی، حقیقت پر پردہ پوشی اور وہم وگمان ہے اور شعبدہ بازی کی قسموں میں سے ایک ہے، اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے بھی اس کے متعلق یہ الفاظ استعمال کئے ہیں کہ ﴿يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى﴾ یعنی کہ حضرت موسیٰؑ کو ایسے خیال آیا کہ جادوگروں کے پھینکے ہوئے ڈنڈے دوڑ رہے ہیں اور یوں نہیں فرمایا کہ وہ فی الواقع دوڑ رہے تھے، اور اسی طرح سے فرمایا ﴿سَحَرُوْا اَعْيُنَ النَّاسِ﴾ یعنی انہوں نے لوگوں کی آنکھوں پر جادو کردیا۔

پھر امام قرطبیؒ کہتے ہیں:

''ان آیات میں معتزلہ وغیرہ کے لئے کوئی دلیل نہیں ہے کیونکہ ہمیں اس بات سے انکار نہیں کہ خود تخیل یعنی کسی کو وہم وگمان میں مبتلا کردینا بھی جادو کا ایک حصہ ہے، اور اس کے علاوہ دیگر عقلی ونقلی دلائل سے بھی جادو کا فی الواقع موجود ہونا ثابت ہے، ان میں سے چند ایک یہ ہیں:

(i) آیت ﴿وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيَاطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمَانَ......﴾ میں اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے کہ وہ جادو کا علم سکھاتے تھے، چنانچہ آلہ جادو حقیقت میں

موجود نہ ہوتا تو اس کی تعلیم ممکن نہ ہوتی اور نہ ہی اللہ تعالیٰ اس بات کی خبر دیتے کہ وہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے۔

(ii)فرعون کے بلائے ہوئے جادوگروں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿وَجَاءُوْا بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ﴾ یعنی وہ عظیم جادو لے کر آئے۔

(iii)سورۂ فلق کے سببِ نزول پر مفسرین کا اتفاق ہے کہ یہ لبید بن اعصم کے جادو کی وجہ سے نازل ہوئی۔

(iv) صحیحین (بخاری و مسلم) میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ یہودیوں کے قبیلے بنو زُریق سے تعلق رکھنے والے لبید بن اعصم نے آپ ﷺ پر جادو کردیا تھا...... اور اس میں یہ بات بھی موجود ہے کہ جب آپؐ پر کئے گئے جادو کا اثر ختم ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا تھا: "إن اللـــه شـفانی" اور شفا اسی وقت ہوتی ہے جب بیماری ختم ہوجائے، سو اس سے ثابت ہوا کہ واقعتاً جادو کا اثر آپؐ پر ہوا تھا۔

مذکورہ آیات و احادیث جادو کے فی الواقع موجود ہونے کی یقینی اور قطعی دلیلیں ہیں اور اسی پر ان علماء کا اتفاق ہے جن کے اتفاق کو اِجماع کہتے ہیں، رہے معتزلہ وغیرہ کو ان کی مخالفت نا قابل اعتبار ہے۔''

امام قرطبیؒ مزید کہتے ہیں :

''جادو کا علم مختلف زمانوں میں منتشر رہا ہے اور لوگ اس کے بارے میں گفتگو کرتے رہے ہیں، سو یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے اور صحابہ و تابعین کرام میں سے کسی ایک سے اس کا انکار ثابت نہیں'' (تفسیر قرطبی:۴۶/۲)

(۳) امام مازریؒ کا کہنا ہے:

''جادو ثابت اور فی الواقع موجود ہے، اور جس پر جادو کیا جاتا ہے اس پر اس کا اثر ہوتا ہے، اور کچھ لوگوں کا یہ دعویٰ بالکل غلط ہے کہ جادو حقیقتاً موجود نہیں ہے اور محض وہم و گمان ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں ذکر فرمایا ہے کہ جادو ان چیزوں میں سے ہے جن کا علم باقاعدہ طور پر سیکھا جاتا ہے اور یہ کہ جادو کی وجہ سے جادوگر کافر ہوجاتا ہے اور یہ کہ جادو کرکے میاں بیوی کے درمیان جدائی ڈالی جاسکتی

ہے، چنانچہ یہ ساری باتیں کسی ایسی چیز کے متعلق ہی ہوسکتی ہیں جو فی الواقع موجود ہو، اور آپ ﷺ پر جادو والی حدیث میں ذکر کیا گیا ہے کہ چند چیزوں کو دفن کیا گیا تھا اور پھر انہیں نکال دیا گیا، تو کیا یہ سب کچھ جادو کی حقیقت کی دلیل نہیں ہے؟ اور یہ بات عقلاً بعید نہیں ہے کہ باطل سے مزین کئے ہوئے کلام کو بولتے وقت یا چند چیزوں کو آپس میں ملاتے وقت یا کچھ طاقتوں کو اکٹھا کرتے وقت جس کا طریقۂ کار جادوگر کو ہی معلوم ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کسی خلافِ عادت کام کو واقع کردے۔

اور یہ بات تو ہر شخص کے مشاہدے میں موجود ہے کہ کچھ چیزیں انسان کی موت کا سبب بن جاتی ہیں مثلاً زہر وغیرہ اور کچھ چیزیں انسان کو بیمار کردیتی ہیں، مثلاً گرم دوائیاں، اور کچھ چیزیں انسان کو تندرست بنا دیتی ہیں مثلاً وہ دوائیاں جو بیماری کے الٹ ہوتی ہیں، سو اس طرح کا مشاہدہ کرنے والا آدمی اس بات کو بھی عقلاً بعید نہیں سمجھتا کہ جادوگر کو چند ایسی چیزوں کا علم ہو جو موت کا سبب بنتی ہوں یا اسے ایسا کلام معلوم ہو جو تباہ کن ثابت ہو یا میاں بیوی کے درمیان جدائی ڈال دیتا ہو''۔(۴۷)

(۴) امام نوویؒ کہتے ہیں:

''اور صحیح یہ ہے کہ جادو حقیقتاً موجود ہے اور اسی موقف کو اکثر و بیشتر علماء نے اختیار کیا ہے اور کتاب وسنت سے بھی یہی بات ثابت ہوتی ہے''۔(۴۸)

(۵) امام ابن قدامہؒ فرماتے ہیں:

''اور جادو فی الواقع موجود ہے اور اس کی کئی اَقسام ہیں، وہ جو کہ مار دیتا ہے، اور وہ جو کہ بیمار کردیتا ہے، اور وہ جو کہ خاوند کو بیوی کے قریب جانے سے روک دیتا ہے، اور وہ جو کہ میاں بیوی کے درمیان جدائی ڈال دیتا ہے، اور یہ بات تو لوگوں کے ہاں بہت مشہور ہے کہ جادو کی وجہ سے شوہر اپنی بیوی سے جماع کرنے پر قادر نہیں ہوتا، پھر جب اس سے جادو کا اثر ختم ہوجاتا ہے تو وہ جماع کرنے کے قابل ہوجاتا ہے، اور یہ بات تواتر کی حد تک پہنچ چکی ہے جس کا انکار کرنا ناممکن ہوتا ہے، اور اس سلسلے میں جادوگروں کے قصے اتنی کثرت سے موجود ہیں کہ ان سب کو جھوٹا قرار دینا ناممکن ہے''۔(۴۹) ......مزید کہتے ہیں:

''جادو جھاڑ پھونک اور گرہیں لگانے کا نام ہے، جس سے دل و جان پر اثر ہوتا ہے، بیماری کی شکل میں، یا موت کی شکل میں، یا میاں بیوی کے درمیان جدائی کی شکل میں، فرمانِ الٰہی ہے: ﴿فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ﴾ ''وہ لوگ ان دونوں فرشتوں سے میاں بیوی کے درمیان جدائی ڈالنے والا علم سیکھنے لگے''

اور فرمایا: ﴿وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ﴾ یعنی وہ جادوگر عورتیں جو اپنے جادو پر گرہیں لگاتی اور ان پر پھونک مارتی ہیں، ان سے تیری پناہ مانگتا ہوں، سو جادو کی اگر کچھ حقیقت نہ ہوتی تو اس سے پناہ طلب کرنے کا حکم نہ دیا جاتا''(۵۰)

(۶) علامہ ابن قیمؒ فرماتے ہیں:

''فرمانِ الٰہی ﴿وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ﴾ اور حدیثِ عائشہؓ اس بات کے دلائل ہیں کہ جادو اثر انداز ہوتا ہے اور واقعتاً موجود ہے''(۵۱)

(۷) امام ابن ابی العز حنفیؒ فرماتے ہیں:

''علماء نے حقیقتِ جادو اور اس کی اقسام میں اختلاف کیا ہے، ان میں سے اکثر یہ کہتے ہیں کہ جادو کبھی جادو کئے گئے آدمی کی موت کا سبب بنتا ہے اور کبھی اسکی بیماری کا''(۵۲)

تیسرا حصہ

جادو کی اَقسام

☆ امام رازیؒ کے نزدیک جادو کی اقسام

☆ امام راغبؒ کے نزدیک جادو کی اقسام

☆ اقسامِ جادو کی وضاحت

امام رازیؒ کے نزدیک جادو کی اقسام

امام عبداللہ رازیؒ کہتے ہیں کہ جادو کی آٹھ قسمیں ہیں:

(۱) ان لوگوں کا جادو جو سات ستاروں کی پوجا کرتے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہی ستارے کائنات کے امور کی تدبیر کرتے ہیں اور خیر وشر کے مالک ہیں، اور یہی وہ لوگ تھے جن کی طرف اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو نبی بنا کر بھیجا۔

(۲) اصحابِ اوہام اور نفوسِ قویہ کا جادو: الرازی نے اس بات کی دلیل کہ وہم کی تاثیر ہوتی ہے، یہ پیش کی ہے کہ ایک درخت کا تنا جب زمین پر پڑا ہو تو انسان اس پر چل سکتا ہے، لیکن اگر اسی تنے کو کسی نہر پر پل بنا کر گاڑ دیا جائے تو وہ اس پر نہیں چل سکتا، اسی طرح ڈاکٹروں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جس شخص کے ناک سے خون بہہ رہا ہو وہ سرخ رنگ کی چیزوں کی طرف نہ دیکھے، اور جس شخص کو مرگی کا دورہ پڑ گیا ہو وہ چمکیلی اور گھومنے والی چیزوں کی طرف نہ دیکھے، اور یہ سب تصورات صرف اس لئے اختیار کئے گئے ہیں کہ انسانی نفس فطری طور پر ان وہموں کو قبول کر لیتا ہے۔

(۳) جادو کی تیسری قسم یہ ہے کہ گھٹیا اَرواح یعنی شیطان قسم کے جنوں سے مدد حاصل کر کے جادو کا عمل کیا جائے، اور جنات کو قابو میں لانا چند آسان کاموں کی مدد ممکن

ہے جن میں کفر وشرک پایا جاتا ہو۔

(۴) شعبدہ بازی اور چند کام برق رفتاری سے کر کے لوگوں کی آنکھوں پر جادو کرنا، چنانچہ ایک ماہر شعبدہ باز ایک عمل کر کے لوگوں کو اپنی کی طرف متوجہ کردیتا ہے، اور جب لوگ مکمل طور پر اپنی نظریں اس عمل پر ٹکائے ہوئے ہوتے ہیں، اچانک اور انتہائی تیز رفتاری کے ساتھ وہ ایک اور عمل کرتا ہے جس کی لوگوں کو ہرگز توقع نہیں ہوتی، سو وہ حیران رہ جاتے ہیں، اور لوگوں کی ایسی حیرانی میں وہ اپنی کام کرجاتا ہے۔

(۵) وہ عجیب وغریب چیزیں جو بعض آلات کی فٹنگ سے سامنے آتی ہیں، مثلاً وہ بگل جو ایک گھڑسوار کے ہاتھ میں ہوتا ہے اور وقفے وقفے سے خود بخود بجتا رہتا ہے، اور ایسی طرح ٹائم پیس وغیرہ ہیں جو وقتِ مقررہ پر خود بخود بجنے لگ جاتے ہیں۔ امام رازی لکھتے ہیں کہ اس کو درحقیقت جادو میں شمار نہیں کرنا چاہیئے، کیونکہ اس کا ایک خاص طریقۂ کار ہوتا ہے اور جو بھی اسے معلوم کر لیتا ہے اس کے بعد وہ ایسی چیزوں کو ایجاد کرسکتا ہے۔ اور ہمارا خیال بھی یہی ہے کہ سائنسی ترقی کے بعد اس زمانے میں تو یہ چیزیں عام ہوگئی ہیں، لہٰذا اسے جادو کا حصہ قرار نہیں دیا جاسکتا۔

(۶) بعض دوائیوں کے خواص سے مددلیکر عجیب وغریب بیماریوں کے علاج دریافت کرنا.

(۷) دل کی کمزوری، اور یہ اس وقت ہوتی ہے جب کوئی جادوگر یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اسے ''اسم اعظم'' معلوم ہے، جن اس کی اطاعت کرتے ہیں اور اس کی ہر بات پر عمل کرتے ہیں۔ اس کا یہ دعویٰ جب کمزور دل والا انسان سنتا ہے تو اسے درست تسلیم کرلیتا ہے اور خواہ مخواہ اس سے ڈرنے لگ جاتا ہے، اسی حالت میں جادوگر جو چاہتا ہے، اسے کرگزرنے کی پوزیشن میں آجاتا ہے۔

(۸) چغل خوری کر کے لوگوں میں نفرت کے جذبات بھڑکا دینا اور ان میں سے کچھ کو اپنے قریب کر لینا اور ان سے اپنے مطلب کا کام نکالنا۔

حافظ ابن کثیرؒ ان آٹھ اقسام کو ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

''ان اقسام میں سے بہت ساری قسموں کو امام رازیؒ نے فن جادو میں اس لئے شامل کردیا ہے کہ ان کو سمجھنے کے لئے انتہائی باریک بین عقل درکار ہوتی ہے، اور 'سحر' عربی زبان میں ہر ایسی چیز کو کہا جاتا ہے جو باریک ہو اور اس کا سبب مخفی ہو'' (۵۳)

امام راغبؒ کے نزدیک اقسامِ جادو

امام راغب کہتے ہیں: 'سحر' کا اطلاق کئی معنوں پر ہوتا ہے:

(۱) جو لطیف اور انتہائی باریک ہو اور لطافت اور باریکی کی وجہ سے اس میں دھوکہ دہی کا عنصر نمایاں ہوتا ہے۔

(۲) جو بے حقیقت توہمات سے واقع ہو۔

(۳) جو شیطانوں کی مدد و معاونت سے حاصل ہو۔

(۴) جو ستاروں کو مخاطب کرنے سے ہو۔ (۵۴)

اقسامِ جادو کے متعلق ایک وضاحت

امام رازی اور راغب کی تقسیماتِ جادو میں غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے فن جادو میں وہ چیزیں داخل کردیں ہیں جن کا جادو سے کوئی تعلق نہیں ہے، اور اس کا سبب یہ ہے کہ انہوں نے لفظ 'سحر' کے عربی زبان میں معنی کو سامنے رکھا ہے اور سحر عربی میں ہر اس بے پردہ چیز پر بولتے ہیں جو لطیف ہو اور اس کا سبب مخفی ہو۔ چنانچہ انہوں نے نئی نئی ایجادات اور ہاتھ کی صفائی سے برآمد ہونے والے اُمور کو بھی جادو میں شامل کردیا ہے، اور اسی طرح چغل خوری کرکے کام نکالنے کو بھی انہوں نے جادو قرار دیا ہے کیونکہ ان سب کے اسباب مخفی ہوتے ہیں، اور ان سب چیزوں کا ہماری بحث سے کوئی تعلق نہیں ہے، ہماری گفتگو کا دارومدار صرف حقیقی جادو پر ہے جس میں جادوگر جنات اور شیاطین کا سہارا لیتا ہے

پھر ایک اور حقیقت کا بیان بھی ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ رازیؒ او رراغبؒ نے ستاروں کے ذریعے جادو کا عمل کرنے کا ذکر کیا ہے، جبکہ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ ستارے اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں سے ایک مخلوق ہیں اور اللہ ہی کے اَحکامات کے پابند ہیں اور نہ ان کی کوئی روحانیت ہے اور نہ تاثیر ہے۔

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ کئی جادوگر ستاروں کے نام لے کر ان سے مخاطب ہوتے ہوئے نظر آتے ہیں اور اس کے بعد ان کا جادو مکمل ہوتا ہے۔تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ چیز جادو کی تاثیر کی وجہ سے نہیں شیطانوں کی تاثیر کی وجہ سے ہوتی ہے کیونکہ خود شیطانوں نے جادوگروں کو یہ تعلیمات دے رکھی ہوتی ہیں کہ وہ ستاروں کو پکارا کریں، چنانچہ وہ جب ایسا کرتے ہیں تو خود شیطان جادو کے سلسلے میں ان سے تعاون کرتے ہیں، لیکن اس کا پتہ جادوگروں کو نہیں لگنے دیتے، جیسا کہ کافر پتھر سے بنے ہوئے بتوں کو جب پکارتے تھے تو شیطان بتوں کے اندر سے ان کو جواب دیتے تھے، اور کافروں کو یقین ہوجاتا تھا کہ یہی بت ان کے معبود ہیں، حالانکہ حقیقت میں ایسا نہ تھا، یہ تو صرف شیطانوں کی طرف سے ان کافروں کو گمراہ کرنے کا ایک طریقہ تھا۔

چوتھا حصہ

جادوگر جنوں کو کیسے حاضر کرتا ہے؟

جادوگر اور شیطانوں کے درمیان طے پانے والا معاہدہ

جادوگر اور شیطان کے درمیان اکثر و بیشتر ایک معاہدہ طے پاتا ہے، جس کے مطابق جادوگر کو کچھ شرکیہ یا کفریہ کام چھپ کر یا علیٰ الاعلان کرنا ہوتے ہیں اور اس کے بدلے شیطان کو جادوگر کی خدمت کرنا ہوتی ہے یا اس کے لئے خدمت گار مہیا کرنے ہوتے ہیں، کیونکہ جس شیطان کے ساتھ جادوگر معاہدہ کرتا ہے وہ جنوں اور شیطانوں کے کسی ایک قبیلے کا سردار ہوتا ہے، چنانچہ وہ اپنے قبیلے کے کسی بے وقوف کو احکامات جاری کرتا ہے کہ وہ اس جادوگر کا ساتھ دے اور اس کی ہر بات تسلیم کرے چاہے وہ واقعات کی خبریں لانے کا کہے، یا دو آدمیوں کے درمیان جدائی ڈالنے یا ان میں محبت پیدا کردینے کا حکم دے یا خاوند کو اس کی بیوی سے الگ کردینے کا آرڈر جاری کرے [۵۵] ......اس طرح جادوگر اس جن کو اپنی پسند کے برے کاموں کے لئے استعمال کرتا ہے، اگر جن اس کی نافرمانی کرے تو جادوگر اس کے قبیلے کے سردار سے رابطہ کرتا ہے اور مختلف تحائف پیش کرکے اس کو یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ اس سردار کی تعظیم کرتا ہے اور اسی کو اپنا مددگار تصور کرتا ہے، چنانچہ وہ سردار اس جن کو سزا دیتا ہے اور اسے جادوگر کی خدمت کرنے یا اس کے لئے خدمت گار مہیا کرنے کا حکم صادر کرتا ہے، یہی وجہ ہے کہ جادوگر اور اس کی خدمت کے لئے مقرر کئے گئے اس جن کے درمیان نفرت ہوتی ہے اور یہ جن خود جادوگر کو یا اس کے گھر والوں کو پریشان کئے رکھتا ہے، چنانچہ جادوگر ہمیشہ سردرد اور بے خوابی کا شکار رہتا ہے اور رات کے وقت اس پر گھبراہٹ طاری رہتی ہے، بلکہ گھٹیا قسم کے جادوگر تو اولاد سے بھی محروم ہوجاتے ہیں کیونکہ ان کے خدمت گار جن ان کی اولاد کو ماں کے پیٹ میں ہی مار دیتے ہیں اور یہ بات خود جادوگر اچھی طرح سے جانتے ہیں اور کئی جادوگر تو صرف اس لئے جادو کا پیشہ چھوڑ دیتے

ہیں کہ ان کو اولاد کی نعمت عطا ہو۔

اور مجھے یاد ہے کہ میں نے ایک خاتون کا علاج کیا جس پر جادو کیا گیا تھا، میں نے اس پر جب قرآنِ مجید کو پڑھا تو جن خاتون کی زبان سے بولا: میں اس سے نہیں نکل سکتا۔

کیوں؟...... کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ جادوگر مجھے قتل کردے گا۔

تم کسی ایسی جگہ پر چلے جانا جہاں جادوگر تمہارا پتہ نہ چلا سکے!

وہ میرے پیچھے دوسرے جنوں کو بھیج کر مجھے پکڑوالے گا۔

اگر تم اسلام قبول کرلو اور سچے دل سے توبہ کرلو تو میں تمہیں ایسی قرآنی آیات سکھلادوں گا جو تمہیں کافر جنوں کے شر سے بچالیں گی۔

نہیں، میں ہرگز اسلام قبول نہیں کروں گا اور عیسائی ہی رہوں گا۔

چلو خیر، دین میں جبر نہیں ہے، البتہ اس عورت سے تمہارا نکل جانا ضروری ہے!

میں ہرگز نہیں نکلوں گا۔

میں تمہیں نکال دینے کی طاقت رکھتا ہوں (اللہ کی مدد کے ساتھ) ابھی میں قرآن پڑھوں گا اور تم جل جاؤ گے۔

پھر میں نے اسے شدید مارا، اور آخر کار کہنے لگا: میں نکل جاؤں گا !!

اوراس طرح وہ الحمدللہ اس خاتون سے نکل کر چلا گیا۔ اور یہ بات یقینی ہے کہ جادوگر جس قدر زیادہ کفریہ کام کرے گا جن اتنا زیادہ اس کے اُحکامات کو مانیں گے اور بڑی تیزی کے ساتھ ان پر عمل کریں گے اور وہ جتنا کم کفریہ کاموں کے قریب جائے گا، جنات اس کی باتوں پر اتنا کم عمل کریں گے۔

جادوگر جنوں کو کیسے حاضر کرتا ہے

اس کے بہت سارے طریقے ہیں اور ہر ایک میں شرک یا واضح کفر موجود ہوتا ہے، میں یہاں آٹھ طریقے ذکر کروں گا اور رہر طریقے میں جس طرح سے کفر وشرک موجود ہوتا ہے، اس کی وضاحت کروں گا، البتہ اس ضمن میں شدید اختصار کروں گا اور رہر طریقے کی

پوری تفصیلات ہرگز ذکر نہیں کروں گا تا کہ کوئی شخص اسے آزما نہ سکے:

ہر طریقے میں موجود کفر وشرک کی وضاحت کرنے کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ کئی لوگ قرآنی علاج اور جادو میں فرق نہیں کر پاتے، حالانکہ پہلا ایمانی اور دوسرا شیطانی طریقۂ علاج ہے، اور اس سلسلے میں مزید اِبہام اس وقت پیدا ہوجاتا ہے جب کئی جادوگر اپنے کفریہ تعویذات آہستہ آواز میں اور قرآن آیات اونچی آواز میں پڑھتے ہیں چنانچہ مریض سمجھتا ہے کہ اس کا علاج قرآن کے ذریعہ ہو رہا ہے حالانکہ حقیقتاً ایسا نہیں ہوتا...... الغرض میرا مندرجہ ذیل طریقے ذکر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ میرے مسلمان بھائی گمراہی اور شر کے راستوں سے بچ جائیں اور مجرم پیشہ لوگوں کا راستہ کھل کر سامنے آجائے۔

پہلا طریقہ

جادوگر ناپاکی کی حالت میں ایک تاریک کمرے میں بیٹھ جاتا ہے، پھر اس میں آگ جلاتا ہے اور اس پر ایک دھونی کو رکھ دیتا ہے، اگر اس کا مقصد نفرت پیدا کرنا یا میاں بیوی میں جدائی ڈالنا ہو تو بدبودار دھونی آگ پر رکھ دیتا ہے اور اگر اس کا مقصد محبت پیدا کرنا یا جن میاں بیوی پر جادو کیا گیا تھا اور وہ ایک دوسرے کے قریب نہیں جاسکتے تھے، ان سے جادو کے اثر کو ختم کرنا ہو تو وہ آگ پر خوشبودار دھونی رکھتا ہے، پھر شرکیہ تعویذات جو جادوگر کے خاص طلسم ہوتے ہیں کو پڑھنا شروع کرتا ہے اور جنوں کو ان کے سردار کی قسم دیتا ہے اور اس کا واسطہ دے کر ان سے مختلف مطالبات کرتا ہے...... اسی دوران اسے کتے کی شکل میں یا اژدھے یا کسی اور شکل میں ایک خیالی تصویر نظر آتی ہے جسے وہ اپنا مقصد پورا کرنے کے لئے اُحکامات جاری کرتا ہے، اور کبھی یوں بھی ہوتا ہے کہ اسے کوئی چیز نظر نہیں آتی بلکہ اس کے کانوں میں ایک مخصوص قسم کی آواز پڑتی ہے اور کبھی کبھار یوں بھی ہوتا ہے کہ اسے کوئی آواز بھی سنائی نہیں دیتی اور اسے جس شخص پر جادو کرنا ہوتا ہے، اس کے بال یا اس کا کوئی کپڑا منگوا لیتا ہے جس سے اس شخص کے پسینے کی بو آرہی ہوتی ہے...... اور پھر اسے جو کچھ کرنا ہوتا ہے اس کے متعلق وہ جنوں کو حکم جاری کر دیتا ہے۔

اس طریقے میں درج ذیل باتیں نمایاں ہیں:

(۱) جن تاریک کمروں کو پسند کرتے ہیں۔

(۲) جنوں کو ایسی دھونی کی بو سے غذا ملتی ہے جس پر بسم اللہ نہ پڑھی گئی ہو۔

(۳) جن ناپاکی کو پسند کرتے ہیں او رشیطان ناپاک لوگوں کے بالکل قریب ہوتے ہیں۔

دوسرا طریقہ

جادوگر کوئی پرندہ (فاختہ وغیرہ) یا کوئی جانور (مرغی وغیرہ) جنوں کی بتائی گئی خاص شکل وصورت کے مطابق منگواتا ہے جس کا رنگ غالبا سیاہ ہوتا ہے کیونکہ جن سیاہ رنگ کو دوسرے رنگوں پر فوقیت دیتے ہیں۔ پھر وہ اسے 'بسم اللہ' پڑھے بغیر ذبح کر دیتا ہے اور اس کا خون مریض کے جسم پر ملتا ہے، پھر اسے کھنڈرات میں یا کنوؤں میں یا غیر آباد جگہوں میں پھینک دیتا ہے جو کہ عموماً جنوں کے گھر ہوتے ہیں، اور اسے ان میں پھینکتے ہوئے بھی 'بسم اللہ' نہیں پڑھتا، پھر اپنے گھر چلا جاتا ہے اور شرکیہ تعویذات پڑھنے کے بعد جو چاہتا ہے اس کا جنوں کو حکم جاری کر دیتا ہے۔

مندرجہ طریقے میں دو طرح سے شرک پایا جاتا ہے:

(۱) تمام علماء کا اتفاق ہے کہ جنوں کے لئے جانور کو ذبح کرنا حرام بلکہ شرک ہے کیونکہ یہ ذبح لغیر اللہ ہے، چنانچہ ایسے جانور کا گوشت کھانا بھی کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے چہ جائیکہ اسے غیر اللہ کے لئے ذبح کیا جائے، جبکہ جاہل لوگ ایسا ناپاک فعل پر زمانے میں اور ہر جگہ پر کرتے رہتے ہیں، یحیٰ بن یحیٰ کہتے ہیں کہ مجھے وہب نے بیان کیا ہے کہ کسی خلیفۂ وقت کے دور میں ایک چشمہ دریافت ہوا، اس نے اسے عام لوگوں کے لئے کھول دینے کا ارادہ کیا اور اس پر جنوں کے لئے جانور ذبح کیا تاکہ جن اس کا پانی گہرائی تک نہ پہنچا دیں، پھر اس کا گوشت لوگوں کو کھلا دیا، یہ بات امام ابن شہاب زہری تک پہنچی تو وہ فرمانے لگے:

''خبردار! ذبح شدہ جاندار حرام ہے اور خلیفۂ وقت نے لوگوں کو حرام کھلایا ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ایسے جانور کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے جسے جنوں کے لئے ذبح کیا گیا ہو''(۵۶)

اور صحیح مسلم میں حضرت علی بن ابی طالبؓ سے مروی ایک حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ کی لعنت ہو اس شخص پر جس نے غیر اللہ کے لئے کوئی جانور ذبح کیا''

(۲) شرکیہ تعویذات جنہیں جادوگر جنوں کو حاضر کرنے کے لئے پڑھتا ہے، ان میں واضح طور پر شرک موجود ہوتا ہے اور اس کی وضاحت شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے اپنی کئی کتابوں میں کی ہے۔

تیسرا طریقہ

یہ طریقہ جادوگروں میں انتہائی گھٹیا طریقے کے طور پر مشہور ہے اور اس طریقے کو اپنانے والے جادوگر کی خدمت کے لئے اور اس کے اَحکامات پر عمل کرنے کے لئے شیطانوں کا بہت بڑا گروہ اس کے پاس موجود رہتا ہے، کیونکہ ایسا جادوگر کفر والحاد کے اعتبار بہت بڑا جادوگر تصور کیا جاتا ہے، اس پر اللہ کی لعنت ہو۔

یہ طریقہ مختصر طور پر کچھ یوں ہے:

جادوگر...... اس پر اللہ کی ڈھیروں لعنتیں ہوں۔ قرآن مجید کو جوتا بنا کر اپنے قدموں میں پہن لیتا ہے، پھر بیت الخلاء میں جا کر کفریہ طلسموں کو پڑھتا ہے، پھر باہر آ کر اپنے کمرے میں بیٹھ جاتا ہے اور جنوں کو اَحکامات جاری کرتا ہے، چنانچہ جن بہت جلدی اس کی فرمانبرداری کرتے ہیں اور اس کے اَحکامات نافذ کرتے ہیں، کیونکہ وہ مندرجہ بالا طریقے پر عمل کر کے کافر اور شیطانوں کا بھائی بن چکا ہوتا ہے، سو اس پر اللہ کی لعنت ہو۔

یاد رہے کہ ایسا جادوگر مندرجہ بالا کفریہ کام کے علاوہ دوسرے بڑے بڑے گناہوں کا اِرتکاب بھی کرتا ہے، مثلاً محرم عورتوں سے زنا کرنا، لواطت کرنا اور دین اسلام کو گالیاں بکنا وغیرہ اور یہ سب اس لئے کرتا ہے کہ تا کہ شیطان اس پر راضی ہو جائیں۔

چوتھا طریقہ

ملعون جادوگر قرآنِ مجید کی کوئی سورت حیض کے خون سے یا کسی اور ناپاک چیز سے لکھتا ہے پھر شرکیہ طلسم پڑھتا ہے اور اس طرح جنوں کو اپنی فرمانبرداری کے لئے حاضر کر لیتا ہے اور جو چاہتا ہے اس کا انہیں حکم دے دیتا ہے۔

اس طریقے میں بھی کفر صریح موجود ہے کیونکہ قرآنِ مجید کی ایک آیت کے ساتھ استہزاء کرنا بھی کفر ہے، چہ جائیکہ اسے ناپاک چیز کے ساتھ لکھا جائے۔

پانچواں طریقہ

ملعون جادوگر قرآن مجید کی کوئی سورت اُلٹے حروف میں لکھتا ہے، پھر شرکیہ تعویذ پڑھ کر جنوں کو حاضر کر لیتا ہے۔

یہ طریقہ بھی حرام ہے ، کیونکہ قرآن مجید کو الٹے حروف میں لکھنا کفر اور شرکیہ تعویذات کو پڑھنا شرک ہے۔

چھٹا طریقہ

جادوگر ایک خاص ستارے کے طلوع ہونے کا انتظار کرتا ہے، اور جب طلوع ہوجاتا ہے تو جادوگر اس سے مخاطب ہوتا ہے۔ پھر جادو والے وِرد پڑھتا ہے جن میں کفر اور شرک موجود ہوتا ہے، پھر چند ایسی حرکتیں کرتا ہے کہ اس کے خیال کے مطابق ان حرکتوں سے اس ستارے کی برکات اس پر نازل ہوتی ہیں، حالانکہ حقیقت میں وہ اپنی ان حرکات سے اس ستارے کی پوجا کر رہا ہوتا ہے، اور جب وہ غیر اللہ کی پوجا شروع کرتا ہے تو شیطان اس ملعون کے اُحکامات پر لبیک کہتے ہیں، جبکہ جادوگر یہ سمجھتا ہے کہ اس ستارے نے اس کی مدد کی ہے، حالانکہ ستارے کو تو اس کی کسی حرکت کا علم ہی نہیں ہوتا ہے۔

اور جادوگر یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ مندرجہ بالا طریقے سے کیا گیا جادو اس وقت تک ختم نہیں ہوسکتا جب تک یہ ستارہ دوبارہ طلوع نہ ہو اور ایسے ستارے بھی ہیں جو سال میں صرف ایک مرتبہ طلوع ہوتے ہیں، چنانچہ وہ سال بھر اس ستارے کے طلوع ہونے کا انتظار

کرتے ہیں، پھر ایسے وِرد پڑھتے ہیں جن میں اس ستارے کو مدد کے لئے پکارا جاتا ہے تا کہ جادو کا اثر ختم ہوجائے، بہرحال یہ تو جادوگروں کا خیال ہے جبکہ قرآنی علاج کرنے والے لوگ اس ستارے کا انتظار کئے بغیر کسی بھی وقت اس جادو کو توڑ سکتے ہیں۔

اس طریقے میں بھی شرک واضح طور پر موجود ہے کیونکہ اس میں غیر اللہ کی تعظیم اور غیر اللہ کو مدد کے لئے پکارنا جیسے قبیح فعل موجود ہیں۔

ساتواں طریقہ

جادوگر ایک نابالغ بچے کو جو بے وضو ہوتا ہے اپنے سامنے بیٹھا لیتا ہے، پھر اس کی بائیں ہتھیلی پر ایک مربعہ بناتا ہے، اور اس کے ارد گرد چاروں طرف جادو والے طلسم لکھتا ہے، پھر اس کے بالکل درمیان میں تیل اور نیلگوں پتے یا تیل اور روشنائی رکھ دیتا ہے، پھر ایک لمبے کاغذ پر مفرد حروف کے ساتھ جادو والے چند طلسم لکھتا ہے اور اسے بچے کے چہرے پر رکھ کر اس کے سر پر ٹوپی پہنا دیتا ہے تا کہ وہ ورقہ گرنے نہ پائے، اور پھر بچے کو ایک بھاری چادر کے ساتھ ڈھانپ دیتا ہے۔

اس کے بعد وہ اپنے کفریہ وِرد پڑھنا شروع کردیتا ہے، جبکہ بچے کو اپنی ہتھیلی پر دیکھنا ہوتا ہے حالانکہ اندھیرے کی وجہ سے اسے کچھ نظر نہیں آرہا ہوتا ہے، اچانک بچہ محسوس کرتا ہے کہ روشنی پھیل گئی ہے اور اس کی ہتھیلی میں کچھ شکلیں حرکت کرتی ہوئی نظر آتی ہیں، چنانچہ جادوگر بچے سے پوچھتا ہے: تم کیا دیکھ رہے ہو؟

بچہ جواباً کہتا ہے: میں اپنے سامنے ایک آدمی کی شکل دیکھ رہا ہوں۔

جادوگر بچے سے کہتا ہے کہ جس آدمی کی شکل تم دیکھ رہے ہو اسے کہو کہ جادوگر تم سے یہ یہ مطالبہ کر رہا ہے، سو اس طرح وہ شکلیں جادوگر کے احکامات کے مطابق حرکت میں آجاتی ہیں۔

یہ طریقہ عموماً گم شدہ چیزوں کی تلاش کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اور اس میں جو کفر وشرک پایا جاتا ہے، وہ بالکل واضح ہے۔

آٹھواں طریقہ

جادوگر مریض کے کپڑوں میں سے کوئی ایک کپڑا مثلاً رومال، پگڑی، قمیص وغیرہ جس سے مریض کے پسینے کی بو آ رہی ہو، منگوا لیتا ہے، پھر اس کپڑے کے ایک کونے کو گرہ لگاتا ہے اور اس کے ساتھ ہی چار انگلیوں کے برابر کپڑا مضبوطی سے پکڑ لیتا ہے، پھر اونچی آواز کے ساتھ سورۂ کوثر یا کوئی اور چھوٹی سورت پڑھتا ہے، اس کے بعد آہستہ آواز میں اپنے شرکیہ وِرد پڑھتا ہے اور پھر جنوں سے مخاطب ہوتے ہوئے کہتا ہے:

''اگر اس مریض کے مرض کا سبب جن ہیں تو کپڑے کو چھوٹا کردو، اور اگر اسے نظر لگ گئی ہے تو اسے لمبا کردو، اور اگر اسے کوئی دوسری بیماری ہے تو اس کپڑے کو اتنا رہنے دو جتنا اس وقت ہے''

پھر وہ اس چار انگلیوں کے برابر کپڑے کو دوبارہ ناپتا ہے، اگر وہ چار انگلیوں سے بڑا ہو چکا ہو تو مریض سے کہتا ہے کہ تمہیں نظر لگ گئی ہے، اور اگر وہ کپڑا چار انگلیوں سے چھوٹا ہو چکا ہو تو مریض سے کہتا ہے کہ تم آسیب زدہ ہو، اور اگر وہ کپڑا چار انگلیوں کے برابر ہی ہو تو اسے کہتا ہے کہ تمہیں کوئی بیماری ہے لہٰذا تم ڈاکٹر کے پاس جاؤ۔

اس طریقہ کار میں تین باتیں قابل ملاحظہ ہیں:

(۱) مریض کو دھوکہ دیا جاتا ہے، چنانچہ وہ سمجھتا ہے کہ اس کا علاج قرآن کے ذریعے ہو رہا ہے۔ جبکہ حقیقت میں ایسا نہیں ہوتا بلکہ اس کے علاج کا اصل راز ان شرکیہ وِردوں میں ہوتا ہے جنہیں جادوگر آہستہ آواز میں پڑھتا ہے۔

(۲) اس طریقے میں جنوں کو مدد کے لئے پکارا جاتا ہے جو کہ شرک ہے۔

(۳) جن اکثر و بیشتر جھوٹ بولتے ہیں اور خود جادوگر کو معلوم نہیں ہوتا کہ یہ جن سچا ہے یا جھوٹا، سو اس کی بات پر کس طرح اعتماد کیا جاسکتا ہے؟ اور ہم نے خود کئی جادوگروں کا تجربہ کیا ہے، ان میں سچے کم اور جھوٹے زیادہ تھے، اور کئی مریض ہمارے پاس آ کر بتاتے ہیں کہ جادوگر کے کہنے کے مطابق انہیں نظر لگ گئی ہے، پھر ہم جب ان پر

قرآنِ مجید پڑھتے تو معلوم ہوتا کہ ان پر جنوں کا اثر ہے، نظر نہیں لگی۔ سو اس طرح سے ان کا جھوٹ ثابت ہو جاتا ہے۔

مندرجہ بالا آٹھ طریقوں کے علاوہ دوسرے طریقے بھی ہو سکتے ہیں جو کہ مجھے معلوم نہیں ہیں۔

جادوگر کو پہچاننے کی نشانیاں

مندرجہ ذیل علامات میں سے کوئی ایک علامت اگر کسی علاج کرنے والے شخص کے اندر پائی جاتی ہو تو یقین کر لینا چاہئے کہ یہ جادوگر ہے۔

(۱) جادوگر مریض سے اس کا اور اس کی ماں کا نام پوچھتا ہے۔

(۲) جادوگر مریض کے کپڑوں میں سے کوئی کپڑا مثلاً قمیص، ٹوپی، رومال وغیرہ منگواتا ہے

(۳) جادوگر کبھی کوئی جانور بھی طلب کر لیتا ہے جسے وہ 'بسم اللہ' پڑھے بغیر ذبح کرتا ہے، پھر اس کا خون مریض کے جسم پر ملتا ہے اور پھر اسے غیر آباد جگہ پر پھینک دیتا ہے۔

(۴) جادو والے طلسم کو لکھنا۔

(۵) جادو والے طلسم کو پڑھنا جو کہ کسی عام آدمی کو سمجھ بوجھ سے بالاتر ہوتا ہے۔

(٦) مریض کو ایسا حجاب دینا جس میں مربعات (ڈبے) بنے ہوئے ہوں اور ان کے اندر چند حروف یا نمبر لکھے ہوئے ہوں۔

(۷) مریض کو یہ حکم دینا کہ وہ لوگوں سے الگ تھلگ ہو کر ایک معینہ مدت کے لئے کسی ایسے کمرے میں چلا جائے جہاں سورج کی روشنی نہ پہنچتی ہو۔

(۸) مریض سے کبھی اس بات کا مطالبہ کرنا کہ وہ ایک معینہ مدت کے لئے جو کہ عموماً چالیس دن ہوتی ہے، پانی کو ہاتھ نہ لگائے۔ اور یہ علامت اس بات کی دلیل ہوتی ہے کہ یہ جادوگر جس جن سے خدمت لیتا ہے، وہ عیسائی ہے۔

(۹) مریض کو کچھ ایسی چیزیں دینا جنہیں زمین میں دفن کرنا ہوتا ہے۔

(۱۰) مریض کو کچھ ایسے کاغذ دینا جنہیں جلا کر ان کے دھوئیں سے دھونی لینی ہوتی ہے۔

(۱۱) ایسے کلام کے ساتھ بڑبڑانا جیسے سمجھا نہ جا سکے۔

(۱۲) جادوگر کبھی مریض کو اس کا نام، اس کے شہر کا نام اور جس وجہ سے وہ اس کے پاس آتا ہے، اس کے متعلق آتے ہی اسے بتا دیتا ہے۔

(۱۳) جادوگر مریض کو ایک کاغذ میں یا پکی ہوئی مٹی کی پلیٹ میں چند حروف لکھ کر دیتا ہے جنہیں پانی میں ملا کر مریض کو پینا ہوتا ہے۔

آپ کو اگر ان علامات میں سے کوئی ایک علامت کسی شخص میں موجود نظر آئے اور یقین ہو جائے کہ یہ جادوگر ہے تو اس کے پاس مت جائیں ورنہ آپ پر آپ ﷺ کا یہ فرمان صادق آ جائے گا:

''جو آدمی کسی نجومی کے پاس آیا، پھر اس کی باتوں کی تصدیق کی تو اس نے محمد ﷺ پر نازل کئے گئے دین سے کفر کیا''۔[۵۷]

پانچواں حصہ

شریعتِ اسلامیہ میں جادو کا حکم

جادو سیکھنے کا شرعی حکم
جادوگر کے متعلق شرعی فیصلہ
اہل کتاب کے جادوگر کے متعلق شرعی حکم
کیا جادوگر کو جادو سے توڑا جاسکتا ہے؟
جادو، کرامت اور معجزے میں فرق

شریعت میں جادوگر کے متعلق فیصلہ

(۱) امام مالکؒ فرماتے ہیں:

''جادوگر جو جادو کا عمل کرتا ہو اور کسی نے اس پر جادو کا عمل نہ کیا ہو، اس کی مثال اس شخص کی ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے:

﴿وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ﴾

''سو میری رائے یہ ہے کہ وہ جب جادو کا عمل کرے تو اسے قتل کردیا جائے''(۵۸)

(۲) امام ابن قدامہؒ فرماتے ہیں:

''جادوگر کی حد قتل ہے، اور یہ حضرت عمر، عثمان، ابن عمر، حفصہ، جندب بن عبداللہ، جندب بن کعب، قیس بن سعد، عمر بن عبداللہ رضوان اللہ علیہم سے مروی ہے اور یہی مذہب امام ابوحنیفہؒ اور امام مالکؒ کا ہے''

(۳) امام قرطبیؒ فرماتے ہیں:

''مسلم جادوگر اور ذمی جادوگر کے متعلق فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے،

چنانچہ امام مالک کا مذہب یہ ہے کہ مسلم جادوگر جب از خود ایسے کلام سے جادو کرے، جس میں کفر پایا جاتا ہو اسے توبہ کا موقع دیئے بغیر قتل کردیا جائے اور اس کی توبہ قبول نہ کی جائے، کیونکہ جادو کا عمل ایسا ہے جسے وہ خفیہ طور پر سرانجام دیتا ہے، جیسا کہ زندیق اور زانی اپنا کام خفیہ طور پر کرتے ہیں، اور اسلئے بھی کہ اللہ نے جادو کو کفر کہا ہے ﴿وَمَا یُعَلِّمَانِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰی یَقُوْلَا اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَکْفُرْ﴾

اور یہی مذہب امام احمد بن حنبل، ابوثور، اسحاق اور امام شافعی (۵۹) اور امام ابوحنیفہ کا ہے''(۶۰)

(۴) امام ابن منذرؒ فرماتے ہیں:

''کوئی شخص جب اس بات کا اعتراف کر لے کہ اس نے ایسے کلام کے ساتھ جادو کیا ہے جس میں کفر پایا جاتا ہے اور وہ اس سے توبہ نہیں کرتا تو اسے قتل کردینا واجب ہوگا اور اسی طرح اگر دلیل سے یہ بات ثابت ہوجائے کہ اس نے واقعتاً کفریہ کلام کے ساتھ جادو کا عمل کیا ہے تو اسے قتل کردینا ضروری ہوگا۔

اور اگر اس نے ایسے کلام کے ساتھ جادو کیا ہو جس میں کفر نہیں پایا جاتا تو اسے قتل کرنا جائز نہیں ہوگا، ہاں اگر جادوگر نے جادو کا عمل کر کے جان بوجھ کر دوسرے شخص کو ایسا نقصان پہنچایا جس سے قصاص واجب ہوجاتا ہے تو اس سے قصاص لیا جائے گا اور اگر اس نقصان سے قصاص لازم نہیں آتا تو اس سے دیت وصول کی جائے گی''(۶۱)

(۵) اِمام ابن کثیرؒ فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿وَلَوْ اَنَّهُمْ آمَنُوْا وَاتَّقَوْا......﴾ سے ان علماء نے دلیل لی ہے جو جادوگر کو کافر کہتے ہیں، اور وہ ہیں امام احمد بن حنبل اور سلف صالحین کا ایک گروہ جبکہ امام شافعی اور امام احمد (دوسری روایت کے مطابق) کہتے ہیں کہ جادوگر کافر تو نہیں ہوتا البتہ واجبُ القتل ہوتا ہے، بَجالة بن عَبدة سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے اپنے عاملین کو خط لکھا تھا کہ ہر جادوگر مرد و عورت کو قتل کردو، چنانچہ ہم نے تین جادوگروں کو قتل کیا، یہ اثر صحیح بخاری میں مروی

ہے۔[۶۲] اور اسی طرح حضرت حفصہ اُمّ المومنین کے متعلق بھی یہ مروی ہے کہ ایک لونڈی نے ان پر جادو کر دیا تو انہوں نے اسے قتل کر دینے کا حکم دیا اور امام احمدؒ کہتے ہیں کہ جادوگر کو قتل کر دینا تین صحابہ کرامؓ سے صحیح ثابت ہے"۔[۶۳]

(۶) حافظ ابن حجرؒ کہتے ہیں:

"امام مالکؒ کا مسلک یہ ہے کہ جادوگر کا حکم زندیق کے حکم جیسا ہے، لہٰذا اگر اس کا جادو کرنا ثابت ہوجائے تو اس کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی اور اسے قتل کر دیا جائے گا، اور یہی مذہب امام احمدؒ کا بھی ہے، جبکہ امام شافعیؒ کہتے ہیں: صرف ثبوت سے اسے قتل نہیں کیا جائے گا، ہاں اگر وہ اعتراف کر لے کہ اس نے جادو کر کے کسی کو قتل کیا ہے، اسے بھی قتل کر دیا جائے گا"۔[۶۴]

خلاصۂ کلام

مندرجہ بالا اَقوالِ علماء وائمہ سے معلوم ہوا کہ اکثر علماء جادوگر کو قتل کر دینے کا حکم دیتے ہیں جبکہ امام شافعیؒ صرف اس شکل میں اس کے قتل کے قائل ہیں جب وہ جادو گر کے کسی عزیز کو قتل کر دے، تو اس کو بھی قصاصاً قتل کر دیا جائے گا۔

اہل کتاب کے جادوگر کا حکم

امام ابوحنیفہؒ کہتے ہیں کہ ساحرِ اہل کتاب بھی واجب ُالقتل ہے، کیونکہ ایک تو اس سلسلے میں وارد احادیث تمام جادوگروں کو شامل ہیں جن میں اہل کتاب کے جادوگر بھی آ جاتے ہیں اور دوسرا اس لئے کہ جادو ایک ایسا جرم ہے جس سے قتل مسلم لازم آتا ہے اور جس طرح قتل مسلم کے بدلے میں ذمی کو قتل کر دیا جاتا ہے، اسی طرح جادو کے بدلے میں بھی اسے قتل کر دیا جائے گا۔[۶۵]

امام مالکؒ کہتے ہیں کہ ساحرِ اہل کتاب واجب ُالقتل نہیں ہے، اِلا یہ کہ وہ جادو کے عمل سے کسی کو قتل کر دے تو اسے بھی قتل کر دیا جائے گا۔[۶۶]

امام شافعیؒ کا مسلک بھی وہی ہے جو امام مالکؒ کا ہے۔[۶۷]

امام ابن قدامہؒ نے بھی امام مالکؒ و امام شافعیؒ کے مذہب کی تائید کی ہے، نیز کہتے

ہیں کہ آنحضور ﷺ نے لبید بن اعصم کو قتل نہیں کیا تھا حالانکہ اس نے آپ ؐ پر جادو کیا تھا، سو ساحر اہل کتاب واجب القتل نہیں، لیکن اگر جادو کے عمل سے کوئی آدمی قتل ہو جاتا ہے تو اسے قصاص کے طور پر قتل کردیا جائے گا اور اس بات کی دوسری دلیل یہ ہے کہ اہل کتاب کو شرک کی وجہ سے قتل نہیں کیا جاتا حالانکہ شرک جادو سے بڑا جرم ہے تو جادو کے جرم پر بھی ساحر اہل کتاب واجب القتل نہیں ہوگا۔(۶۸)

کیا جادو کا علاج جادو سے کیا جاسکتا ہے؟

(۱) امام ابن قدامہؒ کہتے ہیں :

"جادو کا توڑ اگر قرآن سے کیا جائے یا ذکر اذکار سے یا ایسے کلام سے کیا جائے جس میں شرعاً کوئی قباحت نہ ہو تو ایسا کرنے میں کوحرج نہیں ہے اور اگر جادو کا علاج جادو سے کیا جائے تو اس بارے میں احمد بن حنبلؒ نے توقف کیا ہے۔"(۶۹)

(۲) حافظ ابن حجرؒ کہتے ہیں:

"رسولِ اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ﴿النَّشْرَةَ من عمَل الشيطان﴾(۷۰)

"جادو کا توڑ شیطانی عمل ہے"......اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ جادو کا علاج اگر خیر کی نیت سے ہوتا تو درست ہوگا ورنہ درست نہیں ہوگا۔"

ہم سمجھتے ہیں کہ جادو کے علاج کی دو قسمیں ہیں:

(۱) جائز علاج جو کہ قرآنِ مجید اور مسنون اذکار اور دعاؤں سے ہوتا ہے۔

(۲) ناجائز علاج جو کہ شیطانوں کا تقرب حاصل کرکے اور انہیں مدد کے لئے پکار کر کے جادو ہی کے ذریعے ہوتا ہے، اور یہی علاج آپ ﷺ کی مذکورہ حدیث سے مراد ہے، اور ایسا علاج کس طرح سے درست ہوسکتا ہے جبکہ آپ ﷺ نے جادوگروں کے پاس جانے سے روکا ہے اور ان کی باتوں کی تصدیق کرنے کو کفر قرار دیا ہے!!

امام ابن قیمؒ نے بھی جادو کے علاج کی یہی دو قسمیں ذکر کی ہیں اور ان میں سے پہلی کو جائز اور دوسری کو ناجائز قرار دیا ہے۔

کیا جادو کا علم سیکھنا درست ہے؟

(۱) حافظ ابن حجرؒ کہتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ﴾ میں اس بات کی دلیل ہے کہ جادو کا علم سیکھنا کفر ہے''۔ (۷۱)

(۲) ابن قدامہؒ کا کہنا ہے کہ:

''جادو سیکھنا اور سکھانا حرام ہے، اور اس میں اہل علم کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے، سواسے سیکھنے اور اس پر عمل کرنے سے آدمی کافر ہوجاتا ہے خواہ وہ اس کی تحریم کا عقیدہ رکھے یا اِباحت کا''۔ (۷۲)

(۳) ابوعبداللہ رازیؒ کہتے ہیں:

''جادو کا علم برا ہے نہ ممنوع ہے، اور اس پر محقق علماء کا اتفاق ہے، کیونکہ ایک تو علم بذات خود معزز ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ﴿قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾ (کہہ دیجئے: کیا عالم اور جاہل برابر ہوتے ہیں؟) اور دوسرا اس لئے کہ اگر جادو کا علم حاصل کرنا درست نہ ہوگا تو اس میں اور معجزہ میں فرق کرنا ناممکن ہوتا، سو ان دونوں میں فرق کرنے کے لئے جادو کا علم سیکھنا واجب ہے، اور جو چیز واجب ہوتی ہے وہ حرام اور بری کیسے ہوسکتی ہے؟ (۷۳)

(۴) حافظ ابن کثیرؒ امام رازی کے مسلکِ مذکور کی تردید میں لکھتے ہیں:

''رازی کا کلام درج ذیل کئی اعتبارات سے قابل مؤاخذہ ہے:

(۱) ان کا یہ کہنا کہ جادو کا علم حاصل کرنا برا نہیں، تو اس سے ان کی مراد اگر یہ ہے کہ جادو کا علم حاصل کرنا عقلاً برا نہیں، تو ان کے مخالف معتزلہ اس بات سے انکار کرتے ہیں، اور اگر ان کی مراد یہ ہے کہ جادو سیکھنا شرعاً برا نہیں، تو اس آیت ﴿وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوْا الشَّيَاطِيْنُ......﴾ میں جادو سیکھنے کو برا قرار دیا گیا ہے، نیز صحیح مسلم میں رسول اکرم ﷺ کا فرمان یوں مروی ہے:

''جو بھی کسی جادوگر یا نجومی کے پاس آیا اس نے شریعتِ محمدیہ سے کفر کیا''

اور سنن اربعہ میں آپ ﷺ کا دوسرا فرمان یوں آتا ہے:

''جس نے گرہ باندھی اور پھر اس میں جھاڑ پھونک کی تو گویا اس نے جادو کیا''

(۲) ان کا یہ کہنا کہ جادو سیکھنا ممنوع بھی نہیں اور اس پر محقق علماء کا اتفاق ہے تو مذکورہ آیت اور حدیث کی موجودگی میں یہ ممنوع کیسے نہیں ہوگا؟ اور محقق علماء کا اتفاق تو تب ہو جب اس سلسلے میں ان کی عبارات موجود ہوں، کہاں ہیں وہ عبارات؟

(۳) آیت ﴿قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾ میں جادو کے علم کو داخل کرنا بھی درست نہیں ہے، کیونکہ اس میں صرف علم شرعی رکھنے والے علماء کی تعریف کی گئی ہے۔

(۴) یہ کہنا کہ ''جادو اور معجزہ کے درمیان فرق کرنے کے لئے علم جادو حاصل کرنا واجب ہے، کیسے درست ہوسکتا ہے جبکہ صحابہ کرامؓ، تابعین اور ائمہ کرام جادو کا علم نہ رکھنے کے باوجود معجزات کو جانتے تھے اور ان میں اور جادو میں فرق کر لیتے تھے۔''(۷۴)

(۵) ابوحیان البحر المحیط میں کہتے ہیں:

''جادو کا علم اگر ایسا ہو کہ اس میں ستارے اور شیاطین جیسے غیر اللہ کی تعظیم ہو اور ان کی طرف ایسے کام منسوب کئے جائیں جنہیں صرف اللہ ہی کرسکتا ہے، تو ایسا علم حاصل کرنا بالا جماع کفر ہے، اور اسی طرح اگر اس علم کے ذریعے قتل کرنا اور خاوند بیوی اور دوستوں کے درمیان جدائی ڈالنا مقصود ہو تو تب بھی اسے حاصل کرنا قطعاً درست نہیں ہوگا، اور اگر جادو کا علم وہم، فریب اور شعبدہ بازی کی قسم سے ہو تو بھی اسے نہیں سیکھنا چاہئے کیونکہ یہ باطل کا ایک حصہ ہے اور اس کے ذریعے کھیل تماشہ اور لوگوں کا دل بہلانا مقصود ہو تو تب بھی اسے سیکھنا مکروہ ہے''(۷۵)

جادو، کرامت اور معجزہ میں فرق

امام المازریؒ اس فرق کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''جادو کرنے کے لئے جادوگر کو چند اَقوال و اَفعال سرانجام دینا پڑتے ہیں،

جبکہ کرامت میں اس کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ وہ اتفاقاً واقع ہوجاتی ہے اور رہا معجزہ تو اس میں باقاعدہ چیلنج ہوتا ہے جوکہ کرامت میں نہیں ہوتا۔"(۷۶)

حافظ ابن حجرؒ کہتے ہیں:

"امام الحرمین نے اس بات پر اتفاق نقل کیا ہے کہ جادو فاسق و فاجر آدمی کرتا ہے اور کرامت فاسق سے ظاہر نہیں ہوتی، سو جس آدمی سے کوئی خلافِ عادت کام واقع ہو اس کی حالت کو دیکھنا چاہئے، اگر وہ دین کا پابند اور کبیرہ گناہوں سے پرہیز کرنے والا ہو تو اس کے ہاتھوں خلافِ عادت واقع ہونے والا کام کرامت سمجھنا چاہئے، اور اگر وہ ایسا نہیں ہے تو اسے جادو تصور کرنا چاہئے کیونکہ وہ یقیناً شیطانوں کی مدد سے وقوع پذیر ہوا ہے۔"(۷۷)

تنبیہ

بعض اوقات یوں بھی ہوتا ہے کہ ایک آدمی جادوگر نہیں ہوتا اور نہ اسے جادو کے متعلق کچھ معلوم ہوتا ہے، اور وہ بعض کبیرہ گناہوں کا ارتکاب بھی کرتا ہے لیکن اس کے باوجود اس کے ہاتھوں بھی کئی خلافِ عادت کام ہوجاتے ہیں، اور ایسا شخص یا تو اہل بدعت میں سے ہوتا ہے یا قبروں کے پجاریوں میں سے، سو اس کے بارے میں بھی یہی کہا جائے گا کہ شیطانوں نے اس کی مدد کی ہے تاکہ لوگ اس کی بدعات کی پیروی کریں اور سنتِ نبویہ کو چھوڑ دیں، اور یہ بات خاص طور پر صوفیا میں پائی جاتی ہے۔

حصہ ششم

جادو کا توڑ

اس حصے میں ہم جادو کی اقسام کے بارے میں گفتگو کریں گے اور یہ واضح کریں گے کہ جادو کس طرح اثر انداز ہوتا ہے اور قرآن وسنت سے اس کا علاج کیا ہے؟ لیکن اس سے پہلے ایک تنبیہ کرنا ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ آپ کو اس کتاب میں جادو کے علاج سے متعلق کچھ ایسی چیزیں نظر آئیں گی جو آنحضور ﷺ سے نصاً تو ثابت نہیں ہیں، لیکن ان عمومی قواعد کے تحت آجاتی ہیں، جو قرآن وسنت سے ثابت ہیں۔ مثلاً آپ پائیں گے کہ قرآنِ مجید کی ایک آیت یا مختلف سورتوں کی کئی آیات کو علاج میں ذکر کیا گیا ہے، تو یہ چیز اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے تحت آجاتی ہے:

﴿وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ﴾ (۷۸)

''اور ہم نے قرآن مجید کو اتارا جو کہ مؤمنوں کے لئے شفاء اور رحمت ہے''

چند علماء کا کہنا ہے کہ اس شفاء سے مراد معنوی شفاء یعنی شک، شرک اور فسق و فجور سے شفا ہے، اور اکثر علماء کہتے ہیں کہ اس شفاء سے مراد معنوی اور حسی دونوں ہیں، اور اس سلسلے میں سب سے اہم دلیل حضرت عائشہؓ کی حدیث ہے جس میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ آنحضور ﷺ ان کے پاس آئے تو وہ ایک عورت پر دَم کر رہی تھیں، تو آپ نے فرمایا:

عَالِجِيْهَا بكتابِ الله یعنی ''اس کا علاج قرآن مجید سے کرو'' (۷۹)

اور اگر آپ اس حدیث میں غور کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ آپ ﷺ نے پوری کتاب اللہ (قرآنِ مجید) کو علاج قرار دیا ہے اور اس کی کسی آیت یا سورت کی تخصیص نہیں فرمائی۔ سو پورا قرآن شفا ہے، اور ہم نے خود کئی بار تجربہ کیا ہے کہ قرآنِ مجید نہ صرف جادو، حسد اور آسیب زدہ کا علاج ہے بلکہ اس میں جسمانی بیماریوں کا علاج بھی ہے۔

اگر کوئی شخص اعتراض کرے اور کہے کہ ہر آیت کے لئے خاص دلیل کا ہونا ضروری

ہے، جس سے یہ ثابت ہو کہ آپ ﷺ نے فلاں مرض کا علاج، فلاں آیت کے ساتھ کیا تھا، تو اس شخص سے ہم گزارش کریں گے کہ آپ ﷺ نے اس سلسلے میں ایک عام قاعدہ وضع کردیا ہے جو صحیح مسلم کی ایک حدیث میں مذکور ہے۔ اس میں آتا ہے کہ چند لوگوں نے آپ ﷺ سے گزارش کی کہ ہم جاہلیت کے دور میں دَم وغیرہ کیا کرتے تھے، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"اَعۡرِضوا علیَّ رُقاكم ، لا بأس بالرقية مالم تكن شِركًا" (٨٠)

''اپنے دَم وغیرہ مجھ پر پیش کرو اور ہر ایسا دَم درست ہے جس میں شرک نہ پایا جاتا ہو''

سو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن، سنت، دعاؤں اور اذکار سے اور حتیٰ کہ جاہلیت والے دم وغیرہ سے علاج ہوسکتا ہے بشرطیکہ اس میں شرک نہ پایا جاتا ہو۔ اب ہم اصل موضوع کی طرف آتے ہیں اور جادو کی ہر قسم کا ذکر کرکے اس کا توڑ اور شرعی علاج بتاتے ہیں۔

سحر تفریق ...... جدائی ڈالنے والے جادو

یعنی ایسا جادو جو خاوند بیوی کے درمیان جدائی ڈال دے یا دو دوستوں یا دو شریکوں میں بغض اور نفرت پیدا کردے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿...... فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنۡهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيۡنَ الۡمَرۡءِ وَ زَوۡجِهٖ﴾ (٨١)

''پس وہ ان دونوں سے خاوند بیوی کے درمیان جدائی ڈالنے والا علم سیکھتے ہیں''

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا:

''ابلیس اپنا عرش پانی پر رکھتا ہے، پھر اپنی فوجیں اِدھر اُدھر بھیج دیتا ہے اور ان میں سے سب سے زیادہ معزز اس کے لئے وہ ہوتا ہے جو سب سے بڑا فتنہ برپا کرتا ہے، چنانچہ ایک آتا ہے اور آکر اسے بتاتا ہے کہ میں نے فلاں فلاں کام کیا ہے، تو ابلیس اسے کہتا ہے: تم نے کچھ بھی نہیں کیا، پھر ایک اور آتا ہے اور کہتا ہے، میں نے آج فلاں آدمی کو اس وقت تک نہیں چھوڑا جب تک اس کے اور اس کی بیوی کے

درمیان جدائی نہیں ڈال دی، تو ابلیس اسے اپنے قریب کر لیتا ہے (اور ایک روایت کے مطابق اسے اپنے گلے سے لگا لیتا ہے) اور پھر اسے مخاطب ہو کر کہتا ہے، تم بہت اچھے ہو'،(۸۲)

(۱) سحر تفریق (جدائی ڈالنا) کی کئی شکلیں ہیں:

☆ ماں اور بیٹے کے درمیان جدائی ڈالنا۔

☆ باپ اور بیٹے کے درمیان جدائی ڈالنا۔

☆ دو بھائیوں کے درمیان جدائی ڈالنا۔

☆ دو دوستوں کے درمیان جدائی ڈالنا۔

☆ دو شریکوں میں جدائی ڈالنا۔

☆ خاوند بیوی کے درمیان جدائی ڈالنا،

اور یہ آخری شکل زیادہ منتشر اور عام ہے، اور سب سے زیادہ خطرناک ہے۔

سحر تفریق کی علامت

(۱) محبت اچانک بغض ونفرت میں تبدیل ہوجائے۔

(۲) دونوں کے درمیان بہت زیادہ شکوک وشبہات پیدا ہوجائیں۔

(۳) دونوں میں سے کوئی ایک دوسرے کا کوئی عذر نہ مانے۔

(۴) حقیر سے سببِ اختلاف کو پہاڑ تصور کر لیا جائے۔

(۵) بیوی خاوند کو بدشکل اور خاوند بیوی کو بدصورت تصور کرے جبکہ وہ دونوں خوبصورت ہوں، اور حقیقت یہ ہے کہ شیطان جسے جادوگر اپنی خدمت کے لئے استعمال کرتا ہے، وہی عورت کے چہرے پر بدشکل بن کر آجاتا ہے جس سے وہ اپنے خاوند کو نہیں بھاتی، اور اسی طرح خاوند کے چہرے پر بھی بری اور خوفناک شکل میں بن کر آجاتا ہے جس سے وہ اپنی بیوی کو بدصورت معلوم ہوتا ہے۔

(۶) جس پر جادو کیا جاتا ہے، وہ اپنے ساتھی کے ہر کام کو ناپسند کرتا ہے۔

(۷) جس پر جادو کیا جاتا ہے وہ اس جگہ کو پسند نہیں کرتا جہاں اس کا ساتھی بیٹھا ہو، چنانچہ آپ دیکھیں گے کہ خاوند گھر سے باہر بہت اچھی حالت میں ہوتا ہے جبکہ گھر میں داخل ہوتے ہی اسے شدید گھٹن اور تنگی محسوس ہوتی ہے۔

سحر تفریق کیسے واقع ہوجاتا ہے؟

ایک شخص جادوگر کے پاس جاتا ہے اور اس سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ فلاں خاوند بیوی کے درمیان جدائی ڈال دے، تو جادوگر اس سے اس خاوند کا نام اور اس کی ماں کا نام پوچھتا ہے، اور پھر اسے اس کا کوئی کپڑا لانے کا حکم دیتا ہے، اگر وہ شخص اس کا کپڑا نہیں لاسکتا تو وہ پانی پر جادو کا عمل کر کے اسے اس کے راستے پر بہانے کا حکم دیتا ہے، چنانچہ وہ جب وہاں سے گزرتا ہے اور مسنون اَذکار صبح وشام نہیں پڑھ رکھے ہوتے تو اس پر جادو ہوجاتا ہے، یا پھر وہ اس کے کھانے پینے کی چیزوں میں جادو کر دیتا ہے، جنہیں کھا پی کر اس پر جادو کا اثر ہوجاتا ہے۔

سحر تفریق کا علاج

اس کے علاج کے تین مراحل ہیں:

پہلا مرحلہ......علاج سے پہلے

(۱) مریض کے گھر کی فضا دینی بنائی جائے، اور اس میں موجود تصویریں باہر نکال دی جائیں تاکہ اس میں فرشتے داخل ہوسکیں۔

(۲) مریض کے پاس جو تعویذات اور کڑے وغیرہ ہوں، انہیں نکال کر جلا دیا جائے۔

(۳) جہاں مریض کا علاج کرنا ہو، وہاں سے گانے والی کیسٹوں کو نکال دیا جائے۔

(۴) اور وہاں کوئی شرعی خلاف ورزی ہو رہی ہو تو اسے ختم کردیا جائے۔ مثلاً مرد کا سونا پہننا یا عورت کا بے پردہ ہونا یا ان میں سے کسی ایک کا سگریٹ نوشی کرنا وغیرہ۔

(۵) مریض اور اس کے گھر والوں کو اسلامی عقیدے کے متعلق درس دیا جائے تاکہ غیر اللہ سے ان کا تعلق ختم ہوجائے اور اللہ سے سچی محبت پیدا ہوجائے۔

(۶) مریض کی تشخیص مندرجہ ذیل سوالوں سے کی جائے:

☆ کیا آپ اپنی بیوی کو بدصورت منظر میں دیکھتے ہیں؟

☆ کیا آپ گھر سے باہر راحت اور گھر کے اندر تنگی محسوس کرتے ہیں؟

☆ کیا تم دونوں کے درمیان حقیر سی باتوں پر بھی اختلاف بھڑک اٹھتا ہے؟

☆ کیا تم دونوں میں سے کوئی ایک دورانِ جماع بددلی اور تنگی محسوس کرتا ہے؟

☆ کیا تمہیں خوفناک خواب آتے ہیں؟

اسی طرح کے دیگر سوالات بھی مریض سے کئے جاسکتے ہیں، اگر سحر تفریق کی ایک یا دو علامات مریض کے اندر پائی جاتی ہوں تو اس کا علاج شروع کردیں۔

(۷) آپ خود وضو کرلیں اور جو آپ کے ساتھ ہے اسے بھی وضو کروالیں۔

(۸) اگر مریض عورت ہو تو اس کا علاج اس وقت تک شروع نہ کریں جب تک وہ مکمل پردہ نہ کرلے اور اپنے لباس کو خوب اچھی طرح سے کس لے تاکہ دورانِ علاج بے پردہ نہ ہو۔

(۹) اگر عورت کسی شرعی خلاف ورزی کا ارتکاب کئے ہو، مثلاً چہرہ ننگا ہو، یا خوشبو لگائے ہوئے ہو، یا کافر عورتوں کی مشابہت کرتے ہوئے اپنے ناخنوں پر کچھ لگائے ہوئے ہو تو ایسی حالت میں اس کا علاج نہ کریں۔

(۱۰) عورت کا علاج، اس کے محرم کی موجودگی میں کریں۔

(۱۱) اور محرم کے علاوہ کسی اور مرد کو جائے علاج میں نہ آنے دیں۔

(۱۲) لَا حَـوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ پڑھتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرتے ہوئے اب اس کا علاج شروع کردیں۔

دوسرا مرحلہ...... علاج

اپنا ہاتھ مریض کے سر پر رکھ لیں اور ترتیل کے ساتھ اس کے کانوں میں ان آیات کی تلاوت کریں:

(١) سورۃ الفاتحہ (مکمل)

(٢) سورۃ البقرۃ کی ابتدائی پانچ آیات

(٣) سورۃ البقرہ آیت١٠٢ بار بار پڑھیں

(۴) سورۃ البقرۃ کی آیات١٦٣ تا١٦۴

(۵) آیت الکرسی

(٦) سورۃ البقرۃ کی آخری دو آیات

(٧) سورۃ آلِ عمران کی آیات ١٨ تا ١٩

(٨) سورۃ الاعراف کی آیات۵۴ تا۵٦

(٩) سورۃ الاعراف کی آیت ١١٧ تا ١٢٢......ان آیات کو بار بار پڑھیں، خاص طور پر یہ آیت ﴿وَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سَاجِدِيْنَ﴾

(١٠) سورۂ یونس کی آیات ٨١،٨٢ انہیں بھی بار بار پڑھیں، خاص کر اللہ کا یہ فرمان ﴿إِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ﴾

(١١) سورۂ طٰہٰ کی آیت ٦٩، اسے بھی بار بار پڑھیں۔

(١٢) سورۃ المومنون کی آخری چار آیات

(١٣) سورۃ الصافات کی ابتدائی دس آیات

(١۴) سورۃ الاحقاف کی آیات٢٩ تا ٣٢

(١۵) سورۃ الرحمٰن کی آیات٣٣ تا ٣٦

(١٦) سورۃالحشر کی آخری چار آیات

(١٧) سورۃ الجن کی ابتدائی ٩ آیات

(١٨) سورۂ اِخلاص (مکمل)

(١٩) سورۃ الفلق (مکمل)

(٢٠) سورۃ الناس (مکمل)

یادرہے کہ مذکورہ آیات اورسورتوں سے پہلے اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ اور ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ﴾ضرور پڑھیں۔

مریض کے کانوں میں آپ جب مذکورہ آیات وسورتوں کی تلاوت اونچی آواز اور ترتیل سے کریں گے تو اس پر تین حالتوں میں سے ایک حالت طاری ہوسکتی ہے:

<u>پہلی حالت:</u> یا تو اسے مرگی کا دورہ پڑ جائے گا (یعنی وہ اچانک زمین پر گرکر بے ہوش ہوجائے گا، ہاتھ پیر ٹیڑھے ہوجائیں گے اور منہ سے جھاگ نکلنا شروع ہوجائے) اور جادوگر نے جس جن کی اس پر جادو کرنے کی ڈیوٹی لگائی تھی وہ اس مریض کی زبان سے بولنا شروع کردے گا، اگر یہ حالت اس پر طاری ہوتو اس جن کے ساتھ بالکل اسی طرح نمٹیں جس طرح عام جن والے مریض کے ساتھ نمٹنا چاہئے۔ اور اس کا طریقہ ہم نے اپنی دوسری کتاب الوقاية میں ذکر کردیا ہے، طوالت کے خوف سے ہم اسے یہاں تفصیلاً ذکر نہیں کر رہے البتہ اتنا بتا دیں کہ آپ اس جن سے درج ذیل سوالات کریں:

تمہارا نام کیا ہے؟ اور تمہارا دین کون سا ہے؟ اگر وہ غیر مسلم ہوتو اسے اسلام قبول کرنے کی دعوت دیں، اور اگر وہ مسلمان ہے تو اسے بتائیں کہ وہ جو کام کر رہا ہے، اسلام اسے درست قرار نہیں دیتا، اور جادوگر کی باتوں پر عمل کرنا شریعت کی خلاف ورزی ہے۔

اس سے جادو کی جگہ کے متعلق سوال کریں کہ اس نے کہاں جادو کر رکھا ہے؟ اگر وہ کوئی جگہ بتا دے تو فوراً کسی کو بھیج کر اسے وہاں سے نکلوا دیں۔ اور یہ بات یاد رکھیں کہ جن اکثر و بیشتر جھوٹ بولتے ہیں، ان میں سچ بولنے والے کم ہی ہوتے ہیں۔

اس سے پوچھیں کہ وہ اس مریض پر جادو کرنے والا اکیلا ہے یا اس کے ساتھ کچھ اور جن بھی ہیں؟ اگر کوئی اور جن بھی اس کا شریک ہوتو اس جن سے مطالبہ کریں کہ وہ اپنے شریک کو بھی لے کر آئے، اگر وہ اسے لے آئے تو آپ اسے بھی سمجھائیں۔

اگر جن یہ کہے کہ فلاں آدمی جادوگر کے پاس گیا تھا اور اس نے اس سے مطالبہ کیا تھا کہ وہ اس مریض پر جادو کردے، تو اس بات کو مت تسلیم کریں کیونکہ اس کا مقصد

صرف یہ ہوتا ہے کہ وہ لوگوں کے درمیان دشمنی پیدا کردے، اور اس لئے بھی کہ اس کی گواہی مردود اور ناقابل قبول ہے کیونکہ وہ فاسق و فاجر ہے اور جادوگر کا خدمت گار ہے،فرمانِ الٰہی ہے:

﴿يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْا﴾ (٨٣)

''اے ایمان والو! اگر تمہارے پاس کوئی فاسق کوئی خبر لے کر آئے تو اسکے متعلق تحقیق کرلیا کرو''

اگر جن جادو کی جگہ کے بارے میں بتا دے اور آپ نے وہاں سے اس چیز کو منگوا لیا ہو جس میں جادوگر نے جادو کر رکھا ہے تو اب آپ ایک برتن میں پانی لے لیں اور اسے اپنے منہ سے قریب کر کے اس پر یہ آیات پڑھیں:

☆ سورۃ الاعراف کی آیات ۱۱۷ تا ۱۲۲

☆ سورۂ یونس کی آیات ۸۱ تا ۸۲

☆ سورۂ طٰہٰ کی آیت نمبر ٦٩

پھر اس جادو کو چاہے وہ کاغذ پر ہو یا مٹی پر ہو یا کسی اور چیز پر ہو، اس پانی میں پگھلا دیں اور اس کے بعد اسے لوگوں کے عام راستوں سے ہٹ کر کہیں دور اُنڈیل دیں اور اگر جن یہ کہے کہ مریض کو جادو پلا دیا گیا تھا تو آپ مریض سے سوال کریں کہ کیا اسے معدے میں درد محسوس ہوتا رہا ہے؟ اگر اس کا جواب ہاں میں ہو تو جان لیں کہ جن سچا ہے ورنہ یقین کرلیں کہ وہ جھوٹا ہے؟ اگر اس کی بات سچی ہو تو آپ جن سے کہیں کہ وہ اس مریض کو چھوڑ کر چلا جائے اور یہ کہ آپ اس پر کئے گئے جادو کو اللہ کے حکم سے توڑ کر رہیں گے، پھر آپ پانی منگوا لیں اور اس پر مذکورہ آیات کے علاوہ سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۱۰۲ پڑھیں، پھر یہ پانی مریض کو دے دیں جسے وہ چند دنوں تک پیتا رہے اور اس سے غسل کرتا رہے۔

اور اگر جن یہ کہے کہ مریض جادو کے اوپر سے گزرا تھا، یا اس کا کوئی کپڑا لے کر اس پر جادو کیا گیا ہے تو اس حالت میں بھی پانی پر مذکورہ آیات کو پڑھیں، پھر مریض کو اس سے پینے اور چند دنوں تک حمام سے باہر غسل کرنے کا حکم دیں، اس کے بعد سڑک پر اس

پانی کو انڈیل دیں۔ پھر آپ جن کو مریض سے نکل جانے کا حکم دیں اور اس سے پختہ وعدہ لیں کہ وہ دوبارہ اس مریض کو نہ چھیڑے۔

ایک ہفتے کے بعد مریض دوبارہ آپ کے پاس آئے، آپ دوبارہ اس پر دم کریں۔ اگر اس کو کچھ بھی نہ ہو تو جان لیں کہ اس پر کیا گیا جادو اللہ کے فضل سے ٹوٹ چکا ہے، اور اگر مریض کو دوبارہ مرگی کا دورہ پڑ جائے تو یقین کر لیں کہ جن جس نے دوبارہ نہ آنے کا وعدہ کیا تھا وہ جھوٹا ہے اور ابھی تک اس نے اس مریض کی جان نہیں چھوڑی۔ تب آپ اس سے سوال کریں کہ وہ ابھی تک کیوں نہیں نکلا ہے؟ اور اس کے ساتھ نرمی سے نمٹیں، اگر وہ آپ کی بات مان لیتا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ اس پر قرآنِ مجید زیادہ سے زیادہ پڑھیں اور اسے ماریں، یہاں تک کہ وہ اس سے نکل جائے اور اگر مریض پر مرگی کا دورہ تو نہیں پڑتا البتہ اسے سردرد محسوس ہوتا ہے تو اسے ایک گھنٹے کی ایک کیسٹ دیں جس میں آیت الکرسی کو بار بار پڑھا گیا ہو، تا کہ وہ اسے ایک ماہ تک روزانہ تین مرتبہ اپنے کانوں سے لگا کر سنے، ایک ماہ کے بعد وہ پھر آپ کے پاس آئے، آپ اس پر پھر دم کریں، امید ہے کہ اسے شفا ہوجائے گی، ورنہ قرآن مجید کی سورتیں (الصافات، یٰسین، الدخان اور الجن) ایک کیسٹ میں ریکارڈ کردیں، جسے مریض تین ہفتے تک روزانہ تین مرتبہ سنے، ان شاء اللہ اس طرح اسے شفا نصیب ہوگی، اگر پھر بھی اسے شفا نہ ہو تو کیسٹ سننے کی مدت میں اضافہ کردیں۔

<u>دوسری حالت</u>: مریض پر دم کے دوران مرگی کا دورہ تو نہیں پڑتا البتہ وہ محسوس کرتا ہے کہ اس کو چکر آرہے ہیں۔ جسم پر کپکپاہٹ طاری ہوجاتی ہے اور شدید سردرد شروع ہوجاتا ہے، ایسی صورت میں آپ مریض پر مذکورہ آیات والا دم تین بار کریں، اگر اسے مرگی کا دورہ شروع ہوجائے تو پہلی حالت والا علاج شروع کردیں، اور اگر ایسا نہیں ہوتا اور سردرد وغیرہ میں کمی شروع ہوجاتی ہے تو چند ایام تک اسے ایسے ہی دم کرتے رہیں، ان شاء اللہ اسے شفا نصیب ہوگی، اور اگر مریض کو افاقہ نہیں ہوتا تو:

(۱) ایک کیسٹ میں سورۃ الصافات ایک مرتبہ اور آیت الکرسی کئی مرتبہ ریکارڈ کردیں اور مریض کو اسے روزانہ تین مرتبہ سننے کا حکم دیں۔

(۲) مریض سے کہیں کہ وہ نماز باجماعت پڑھنے کی پابندی کرے۔

(۳) فجر کی نماز کے بعد لَآ إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰـهُ وَحْـدَهٗ لَاشَـرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ کو ایک ماہ تک روزانہ سو مرتبہ پڑھا کرے۔

یاد رہے کہ پہلے دس یا پندرہ دنوں میں سردرد وغیرہ میں اضافہ ہوجائے گا، لیکن اس کے بعد آہستہ آہستہ کم ہونا شروع ہوجائے گی اور مہینے کے آخر تک کوئی تکلیف باقی نہیں رہے گی، مریض ایک ماہ بعد آپ کے پاس آئے تو اس پر پھر دم کریں، ان شاء اللہ اس کی ساری پریشانی جاتی رہے گی اور اس پر کیا گیا جادو ٹوٹ جائے گا۔ اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ پورا مہینہ اس کے دردوں میں اضافہ ہوتا رہے اور اسے کچھ بھی اِفاقہ محسوس نہ ہو، اگر ایسا ہو تو آپ اس پر پہلی حالت میں مذکورہ آیات والا دم کئی بار کریں، یقینی طور پر اسے مرگی کا دورہ شروع ہوجائے گا اور اس کی زبان سے جن بولنے لگ جائے گا، سو آپ اس کے سوا نمٹ سکتے ہیں جس طرح کہ پہلی حالت میں ذکر کردیا گیا ہے۔

<u>تیسری حالت</u>: مریض کو دَم کے دوران کچھ بھی محسوس نہیں ہوتا، اگر ایسا ہو تو آپ اس سے اس کی بیماری کی علامات دوبارہ پوچھیں، اگر جادو کی بیشتر علامات اس میں موجود نہ ہوں تو یقین کرلیں کہ اس پر نہ جادو کیا گیا ہے اور نہ یہ مریض ہے، البتہ مزید تاکید کے لئے آپ اس پر تین بار دم کرلیں۔

اور اگر جادو کی بیشتر علامات اس میں موجود ہیں اور آپ نے بار بار دم بھی کیا ہے، لیکن اس کے باوجود بھی اسے کچھ محسوس نہیں ہو رہا، اور ایسا بہت کم ہوتا ہے، تو آپ:

(۱) اسے ایک کیسٹ میں (سورۂ یٰسین، الدخان اور الجن) ریکارڈ کردیں اور روزانہ تین مرتبہ اسے سننے کا مریض کو حکم دیں۔

(۲) مریض سے کہیں کہ وہ روزانہ سو بار استغفار کرے۔

(۳) لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ کا وِرد بھی کم از کم سو مرتبہ روزانہ کرے، ایک ماہ گزرنے

کے بعد آپ اس پر پھر دم کریں، اور اس کے بعد وہی طریقہ اپنائیں جو پہلی دونوں حالتوں میں ذکر کردیا گیا ہے۔

تیسرا مرحلہ......علاج کے بعد

اگر مریض کو اللہ تعالیٰ آپ کے ذریعے شفا دے دے تو آپ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ جس کی توفیق سے ایسا ہوا، اس کامیابی پر آپ کی عاجزی وانکساری میں اضافہ ہونا چاہئے، نہ یہ کہ آپ تکبر کا شکار ہوجائیں، فرمانِ الٰہی ہے:

﴿......لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ﴾

''اگر تم شکر کرو گے تو میں تمہیں ضرور بالضرور اور زیادہ عطا کروں گا اور اگر تم نے ناشکری کی تو جان لو کہ میرا عذاب سخت ہے''

شفایابی کے بعد اس بات کا اندیشہ ہوتا ہے کہ مریض پر دوبارہ جادو کردیا جائے، کیونکہ جادو کے پیشہ ور لوگوں کو جب معلوم ہوتا ہے کہ مریض کسی معالج کے پاس علاج کروا رہا ہے تو وہ جادوگروں سے اس پر دوبارہ جادو کر دینے کا مطالبہ کرتے ہیں، اس لئے مریض کو چاہئے کہ وہ علاج کے متعلق کسی کو کچھ خبر نہ ہونے دے اور درج ذیل کاموں کی پابندی کرے۔

(۱) نماز باجماعت پڑھنے کی پابندی کرے۔

(۲) گانے اور موسیقی وغیرہ سننا چھوڑ دے۔

(۳) ہر کام کرتے وقت ''بسم اللہ'' پڑھے۔

(۴) نمازِ فجر کے بعد لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ کا وِرد روزانہ سو مرتبہ کیا کرے۔

(۵) روزانہ قرآن کی تلاوت پابندی کے ساتھ کرے، اگر نہ پڑھ سکتا ہو تو تلاوت سنتا رہے۔

(۶) نیک لوگوں کے ساتھ اپنا اُٹھنا بیٹھنا رکھے۔

(۷) سونے سے پہلے وضو کرلیا کرے اور آیت الکرسی پڑھ کر سوئے۔

(۸) اَذکارِ صبح وشام کو پابندی کے ساتھ پڑھا کرے۔

سحرتفریق کے علاج کے عملی نمونے

پہلا نمونہ:ایک خاتون اپنے خاوند کو سخت ناپسند کرتی تھی اور اس سے اور اس کے گھر سے بد دل ہوچکی تھی اور جب بھی اسے دیکھتی تھی اس کے سامنے ایک خوفناک منظر سامنے آجاتا تھا اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ وہ ایک بھیڑیا ہے انسان نہیں۔ اس کا خاوند اسے ایک قرآنی علاج کرنے والے شخص کے پاس لے گیا، چنانچہ اس نے جب عورت پر قرآن مجید کو پڑھا تو اس کی زبان سے جن بولنے لگا اور اس نے بتایا کہ وہ جادوگر کے ذریعے اس عورت پر مسلط ہوا ہے اور اس کا مشن یہ ہے کہ وہ اس عورت اور اس کے خاوند میں جدائی ڈال دے، سو معالج نے اسے مارا بھی، لیکن جن اس کی جان چھوڑنے پر تیار نہ ہوا، ایک ماہ تک اس کا خاوند اسے اس معالج کے پاس بار بار لے کر آتا رہا، بالآخر جن نے خاوند سے مطالبہ کیا کہ وہ اس عورت کو طلاق دے دے گو ایک طلاق ہی کیوں نہ ہو۔ خاوند نے اس کا مطالبہ مان لیا اور اپنی بیوی کو ایک طلاق دے دی، اور ایک ہفتے بعد اس سے رجوع کر لیا، اور وہی ایک ہفتہ تھا جب عورت جن کے شر سے بچی رہی، لیکن اس کے بعد وہ پھر لوٹ آیا، تو خاوند اپنی بیوی کو لے کر میرے پاس آ گیا، میں نے اس پر قرآن مجید کو پڑھا تو اس پر مرگی کا دورہ پڑ گیا اور میرے اور جن کے درمیان مندرجہ ذیل مکالمہ ہوا:

☆ تمہارا کیا نام ہے؟

جن: ''شتوان''

☆ اور تمہارا دین کیا ہے؟

جن: ''نصرانی''

☆ تم اس عورت میں کیوں آئے؟

جن: اس میں اور اس کے خاوند میں جدائی ڈالنے کے لئے

☆ میں ایک پیش کش کرتا ہوں، اگر تم نے قبول کر لی تو ٹھیک ہے، ورنہ تجھے اختیار ہے!

جن: آپ خواہ مخواہ تکلف کر رہے ہیں، میں اس عورت سے ہرگز نہیں نکلوں گا، اس کا خاوند اسے لے کر فلاں فلاں شخص کے پاس جا چکا ہے۔

☆ میں نے تم سے یہ مطالبہ ہی نہیں کیا کہ تم اس سے نکل جاؤ۔

جن: تو آپ کیا چاہتے ہیں؟

☆ میں تجھے اسلام قبول کرنے کی دعوت دیتا ہوں، اگر تو نے قبول کرلیا تو اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کروں گا، ورنہ دین میں کوئی زبردستی نہیں، پھر میں نے اسے اسلام لانے کی پیش کش کی تو لمبے سوال و جواب کے بعد بالآخر اس نے اسلام قبول کرلیا، پھر میں نے اس سے کہا: تم نے واقعتاً اسلام قبول کرلیا ہے یا ہمیں دھوکا دے رہے ہو؟

اس نے کہا: آپ مجھے کسی کام کے لئے مجبور نہیں کرسکتے، میں تو دل سے مسلمان ہوچکا ہوں، لیکن......

☆ میں نے پوچھا: کیا؟

اس نے بتایا کہ میں اپنے سامنے نصرانی جنوں کو دیکھ رہا ہوں جو مجھے قتل کی دھمکی دے رہے ہیں۔

☆ میں نے کہا: یہ پریشانی کی بات نہیں ہے، اگر ہمیں معلوم ہوجائے کہ تم دل سے مسلمان ہوچکے ہو تو ہم تمہیں طاقتور اسلحہ مہیا کریں گے، جس کی وجہ سے ان نصرانی جنوں میں سے کوئی بھی تمہارے قریب نہیں آسکے گا۔

جن: آپ مجھے ابھی دیں۔

☆ نہیں، جب تک ہماری یہ مجلس ختم نہیں ہوتی، تب تک تمہیں وہ اسلحہ نہیں دیا جائے گا

جن: اس کے بعد آپ اور کیا چاہتے ہیں؟

☆ اگر تم واقعی مسلمان ہوچکے ہو تو کفر سے تمہاری توبہ اس وقت تک مکمل نہیں ہوگی جب تک تم ظلم کرنا نہیں چھوڑتے اور اس عورت سے نکل نہیں جاتے۔

جن: ہاں میں مسلمان ہوچکا ہوں، لیکن جادوگر سے کس طرح میری جان چھوٹے گی۔

☆ یہ بھی پریشانی کی بات نہیں ہے، لیکن تب جبکہ تم ہماری بات مان لوگے۔

جن: جی، میں آپ کی بات مانتا ہوں۔

☆ تو بتاؤ جادو کہاں رکھا ہے؟

جن: عورت کے گھر کے صحن میں، البتہ میں یہ نہیں بتا سکتا کہ صحن میں کس جگہ پر ہے، کیونکہ اس کی حفاظت کے لئے ایک جن کی ڈیوٹی لگی ہوئی ہے، اگر اسے معلوم ہو جاتا ہے کہ میں نے اس کے متعلق بتا دیا ہے تو وہ اسے کسی اور جگہ پر منتقل کر دے گا۔

☆ کتنے سال سے تم جادوگر کے ساتھ کام کر رہے ہو؟

جن: گذشتہ دس یا بیس سال سے (یہ شک مجھے ہے) اور اس دوران میں تین عورتوں میں داخل ہو چکا ہوں، جبکہ یہ چوتھی عورت ہے، پھر اس نے پہلی تین عورتوں کے قصے بھی سنا دیئے۔

☆ اب جب مجھے اس کی سچائی کا یقین ہو گیا تو میں نے اسے کہا: لو، یہ اسلحہ پکڑ لو جس کا ہم نے تم سے وعدہ کیا تھا۔

جن: وہ کیا ہے؟

☆ وہ اسلحہ آیت الکرسی ہے، جب بھی کوئی جن تمہارے قریب ہو، اسے پڑھ لینا۔ وہ جن بھاگ جائے گا...... کیا تمہیں آیت الکرسی یاد ہے؟

جن: جی ہاں! مجھے یاد ہو گئی ہے، کیونکہ میں اس عورت سے کئی بار سن چکا ہوں، پھر اس نے پوچھا کہ میں جادوگر سے کیسے نجات پاؤں گا۔

☆ تم اس عورت کو چھوڑ کر مکہ مکرمہ میں چلے جاؤ جہاں تم مؤمن جنوں کے ساتھ رہ سکو گے۔

جن: لیکن کیا اللہ تعالیٰ مجھے ان تمام گناہوں کے باوجود قبول کر لے گا۔ میں نے اس عورت کو اور اس سے پہلے دوسری عورتوں کو بہت تنگ کیا ہے؟

☆ ہاں! اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ

اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا اِنَّہٗ ھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ﴾

''کہہ دیجئے! اے میرے وہ بندو! جنہوں نے اپنے آپ پر زیادتی کی ہے! تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہوجاؤ، یقیناً اللہ تعالیٰ سارے گناہوں کو بخش دیتا ہے، واقعی وہ بڑی بخشش اور بڑی رحمت والا ہے''

جن یہ سن کر رونے لگا، اور کہا: میں جب چلا جاؤں تو اس عورت سے میری طرف سے گزارش کرنا کہ وہ مجھے معاف کردے، پھر وہ واپس نہ آنے کا وعدہ کرکے نکل گیا، اس کے بعد میں نے پانی منگوایا، اس پر قرآنی آیات کو پڑھا اور خاوند کو یہ کہہ کر دے دیا کہ اسے گھر کے صحن میں انڈیل دینا، اس طرح اس عورت کو شفا نصیب ہوئی۔ اور کچھ مدت کے بعد خاوند نے مجھے خبر دی کہ اب اس کی بیوی ٹھیک ہے...... ایسا یقیناً اللہ کے فضل سے ہوا، اس میں میرا کوئی کمال نہیں۔

دوسرا نمونہ: میرے پاس ایک شخص آیا اور اس نے بتایا:

جب سے میری شادی ہوئی ہے، میری بیوی سے میرے شدید اختلافات ہیں، وہ مجھے انتہائی ناپسند کرتی ہے، میرا ایک لفظ برداشت نہیں کرتی اور چاہتی ہے کہ مجھ سے الگ ہوجائے، میں جب تک گھر میں نہیں رہتا وہ راحت محسوس کرتی ہے، لیکن جونہی گھر میں داخل ہوتا ہوں تو اس کا جسم گویا غضب کی آگ میں بھڑک اٹھتا ہے۔

میں نے اس کی بیوی پر دم کیا، دم کے دوران اس کے ہاتھ پاؤں سن ہوگئے، اسے گھٹن اور سردرد محسوس ہونے لگا، البتہ اس پر مرگی کا دورہ نہ پڑا، میں نے اسے چند سورتیں کیسٹوں میں ریکارڈ کرکے دے دیں اور ۴۵ دن تک انہیں روزانہ سننے کا اسے حکم دیا اور یہ کہ اس کے بعد وہ دوبارہ میرے پاس آئیں۔

اس مدت کے گزرنے کے بعد اس کا خاوند دوبارہ آیا، اور آتے ہی کہنے لگا۔ ایک عجیب وغریب واقعہ رونما ہوا ہے۔

میں نے کہا: خیر تو ہے...... کیا ہوا؟

اس نے بتایا: جب ۴۵ دن کی مدت گزر گئی اور ہم دونوں نے آپ کے پاس آنے کا پختہ ارادہ کرلیا، تو میری بیوی پر مرگی کا دورہ پڑ گیا اور اس کی زبان سے جن بولنے لگا، اور اس نے بتایا کہ میں تمہیں ہر بات بتانے کے لئے تیار ہوں بشرطیکہ مجھے شیخ (صاحبِ کتاب) کے پاس نہ لے جاؤ، میں جادو کے ذریعے اس عورت میں داخل ہوا تھا اور اگر آپ کو میری بات پر یقین نہ آرہا ہو تو یہ تکیہ لے کر آؤ، چنانچہ وہ تکیہ کھولا گیا تو اس میں چند کاغذ موجود تھے جن پر جادو کے اَلفاظ وحروف لکھے گئے تھے، پھر اس نے کہا: ان کاغذات کو جلا دو، اب اس پر کیا گیا جادو بے اثر ہوگیا ہے اور میں بھی اس عورت سے نکل کر جارہا ہوں، اور دوبارہ کبھی بھی اس کے پاس نہیں آؤں گا بشرطیکہ میں اس سے نکلنے کے بعد اس عورت کے سامنے آؤں اور اس سے ہاتھ ملاؤں، خاوند نے اس کی اجازت دی، جن عورت سے نکل گیا، اور عورت نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا اور جن سے مصافحہ کیا۔

میں نے اس کے خاوند کو بتایا کہ تم نے جن کو مصافحہ کرنے کی اجازت دے کر غلطی کی ہے، کیونکہ ایسا کرنا حرام ہے، اور رسول اکرم ﷺ نے غیرمحرم کے ساتھ ہاتھ ملانے سے منع فرمایا ہے۔ ابھی ایک ہفتہ گزرا تھا کہ وہ عورت پھر بیمار پڑ گئی، اس کا خاوند اسے لے کر میرے پاس آگیا، ابھی میں نے اَعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھا تھا کہ اسے مرگی کا دورہ پڑ گیا، اور جن کے ساتھ میری گفتگو کچھ یوں ہوئی:

☆ اے جھوٹے! تم کیوں دوبارہ آگئے ہو؟

جن: میں آپ کو ہر بات بتاؤں گا بشرطیکہ آپ نے مجھے مارنا نہیں ہے۔

☆ بتاؤ۔

جن: ہاں، واقعی میں نے ان سے جھوٹ بولا تھا، اور میں نے ہی تکیے میں وہ کاغذ رکھے تھے تاکہ وہ میری بات مان لیں۔

☆ تو تم نے ان سے دھوکہ کیا ہے؟

جن: میں کیا کروں، مجھے تو اس کے جسم کے ساتھ قید کردیا گیا ہے۔

☆ کیا تم مسلمان ہو؟

جن: جی ہاں

☆ کسی مسلمان کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ جادوگر کے ساتھ کام کرے، یہ حرام ہے اور کبیرہ گناہوں میں سے ہے، کیا تمہیں جنت نہیں چاہئے؟

جن: جی ہاں، مجھے جنت چاہئے۔

☆ تب جادوگر کو چھوڑ دو، اور مؤمن جنوں کے ساتھ رہ کر اللہ کی عبادت کرو، کیونکہ جادوگر کا راستہ دنیا میں تجھے بدبخت بنا دے گا اور آخرت میں جہنم میں لے جائے گا۔

جن: لیکن یہ کیسے ہوسکتا ہے، وہ تو مجھ پر قابو پائے ہوئے ہے؟

☆ اس نے تم پر اس لئے قابو پایا ہوا ہے کہ تم گناہ کرتے ہو، اور اگر تم سچی توبہ کرلو تو وہ کبھی تم پر قابو یافتہ نہیں ہوسکتا، فرمانِ الٰہی ہے ﴿وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكَافِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا﴾ ''اور اللہ تعالیٰ کافروں کو ایمان والوں پر غلبہ ہرگز نہ دے گا''

جن: میں توبہ کرتا ہوں اور اس عورت کو چھوڑ دینے کا پختہ عہد کرتا ہوں، اور دوبارہ اس کے پاس کبھی نہیں آؤں گا۔

اس طرح اس عورت کو اللہ تعالیٰ نے شفا دی، اس پر میں اللہ کا شکرگزار ہوں، کچھ عرصے بعد اس کا خاوند میرے پاس آیا اور اس نے خوشخبری دی کہ اب اس کی بیوی خیریت سے ہے۔

<u>تیسرا نمونہ</u>: ایک عورت کا خاوند میرے پاس آیا اور کہنے لگا: وہ مجھ سے نفرت کرتی ہے اور میرے ساتھ نہیں رہنا چاہتی، اور یہ ناپسندیدگی بغیر اسباب کے اچانک آ گئی ہے، جبکہ میں اس سے محبت کرتا ہوں، میں نے اس کے خاوند کے سامنے اس پر قرآن مجید کو پڑھا تو اس پر مرگی کا دورہ پڑ گیا اور اس میں جو جن تھا اس کے ساتھ میری یہ گفتگو ہوئی:

☆ کیا تم مسلمان ہو؟

جن: جی ہاں، میں مسلمان ہوں۔

☆ اس عورت میں تم کیوں داخل ہوئے؟

جن: میں جادو کے راستے اس میں داخل ہوا تھا جو کہ فلاں عورت نے اس پر کیا تھا اور اسے اس نے خوشبو کی شیشی میں بند کر دیا تھا، اس میں داخل ہونے کے لئے مجھے ایک عرصے تک اس کا پیچھا کرنا پڑا، ایک دن ایک چور اس کے گھر کی چھت پر چڑھ گیا تھا تو یہ گھبرا گئی تھی، اور یہی وہ وقت تھا جب میں اس میں داخل ہو گیا۔

اور جہاں یہ بتانا ضروری ہے کہ جادوگر جب کسی پر جادو کرنا چاہتا ہے تو ایک جن اس کی طرف روانہ کرتا ہے اور یہ جن فوراً اس میں داخل نہیں ہوتا بلکہ اس کے لئے وہ مناسب مواقع کو تلاش کرتا ہے، اور اس کے مناسب مواقع درج ذیل ہیں:

(۱) شدید خوف (۲) شدید غصہ

(۳) شدید غفلت (۴) شہوت میں مشغول ہونا

چنانچہ جس شخص پر جادو کرنا مقصود ہوتا ہے، وہ ان چار حالتوں میں سے کسی ایک حالت میں ہوتا ہے، شیطان (جن) کو اس میں داخل ہونے کا موقع مل جاتا ہے، الا یہ کہ وہ وضو کی حالت میں ہو اور اللہ کا ذکر اس کی زبان سے جاری ہو تو وہ اس میں داخل نہیں ہو سکتا، اور مجھے خود کئی جنوں نے بتایا ہے کہ جس لمحے میں جن انسان میں داخل ہوتا ہے، اگر وہ اسی لمحے میں اللہ کا ذکر کرتا ہے تو جن جل کر راکھ ہو جاتا ہے، اسی لئے انسان میں داخل ہونے کا لمحہ اس کے لئے زندگی کا مشکل ترین لمحہ ہوتا ہے۔

جن نے کہا: اور یہ عورت تو بھولی بھالی اور بہت اچھی ہے۔

میں نے کہا: تب تمہیں اس سے نکل جانا چاہئے اور پھر دوبارہ اس کی طرف نہیں آنا چاہئے۔

جن: اس کی شرط یہ ہے کہ اس کا خاوند اپنی دوسری بیوی کو طلاق دے دے۔

میں نے کہا: تمہاری شرط قبول نہیں، اور اگر تم نے نکلنا ہے تو ٹھیک ورنہ ہم تمہیں ماریں گے۔

جن: میں نکل جاؤں گا۔

پھر وہ جن نکل گیا جس پر میں اللہ کا شکر گزار ہوں۔ اس کے بعد میں نے اس کے

خاوند سے کہا کہ یہ جو جن نے بتایا ہے کہ فلاں عورت نے اس کی بیوی پر جادو کیا ہے، غلط ہے، کیونکہ جنوں کا مقصد محض اتنا ہوتا ہے کہ وہ لوگوں کے درمیان نفرت پیدا کردیں، لہٰذا اس کی بات کی تصدیق نہ کریں۔

چوتھا نمونہ: ایک شخص اپنی بیوی کو لے کر میرے پاس آیا اور اس نے بتایا کہ اس کی بیوی اسے انتہائی ناپسند کرتی ہے اور جب وہ گھر میں موجود نہیں ہوتا، اسے راحت محسوس ہوتی ہے۔ سو میں نے اس کی بیوی سے بیماری کی علامات پوچھیں تو مجھے معلوم ہوا کہ اس پر سحر تفریق کیا گیا ہے، اس نے قرآنی آیات سنیں تو اس کی زبان سے جن گویا ہوا، اور میرے اور اس کے درمیان درج ذیل مکالمہ ہوا:

☆ تمہارا نام کیا ہے؟

جن: میں اپنا نام ہرگز نہیں بتاؤں گا۔

☆ آپ کا دین کیا ہے؟

جن: اسلام

☆ تو کیا کسی مسلمان کے لئے جائز ہے کہ وہ مسلمان عورت کو پریشان کرے؟

جن: میں تو اس سے محبت کرتا ہوں، اسے پریشان نہیں کرتا؟ اور میں چاہتا ہوں کہ اس کا خاوند اس سے دور ہوجائے۔

☆ تم ان دونوں میں جدائی ڈالنا چاہتے ہو؟

جن: جی ہاں

☆ یہ تمہارے لئے جائز نہیں ہے، اسلئے اللہ کی فرمانبرداری کرتے ہوئے اس سے نکل جاؤ۔

جن: نہیں، نہیں، میں اس سے محبت کرتا ہوں!

☆ وہ تم سے نفرت کرتی ہے۔

جن: نہیں، وہ بھی مجھ سے محبت کرتی ہے۔

☆ تم جھوٹے ہو، وہ تمہیں ناپسند کرتی ہے اور اسی لئے یہاں آئی ہے کہ تمہیں اپنے جسم

سے نکال سکے

جن: میں ہرگز نہیں نکلوں گا۔

☆ تب میں تمہیں قرآن کے ذریعے، جلا کر راکھ کردوں گا۔

پھر میں نے اس پر قرآنِ مجید کو پڑھا تو وہ چیخنے لگا، میں نے پوچھا: کیا تم نکلنے کے لئے تیار ہو؟

جن: ہاں، میں نکل جاؤں گا، لیکن ایک شرط ہے۔

☆ یہ شرط قبول ہے، اس سے نکلو اور اگر تمہارے اندر طاقت ہے تو مجھ میں داخل ہو کے دکھاؤ۔

پھر کچھ دیر بعد جن رونے لگا، میں نے اس سے پوچھا: تم کیوں رو رہے ہو؟

جن: کوئی جن آج تمہارے اندر داخل نہیں ہوسکتا۔

☆ وہ کیوں؟

جن: اس لئے کہ آپ نے آج صبح لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ کو سو بار پڑھا تھا۔

☆ رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا ہے کہ:

''جو شخص سو مرتبہ یہ کلمہ پڑھتا ہے اسے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے، اس کے لئے سو نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں، اور سو گناہ اس سے مٹا دیئے جاتے ہیں اور شام سونے تک یہ کلمات اسے شیطان سے بچاتے رکھیں گے'' (۸۴)

اسکے بعد جن اس عورت سے نکل گیا اور اس بات کا پختہ وعدہ کر کے گیا کہ وہ واپس نہیں آئے گا۔

(۲) سحر محبت

ارشادِ نبویؐ ہے: إن الرُّقى والتمائم والتِوَلة شرك (۸۵)

''بے شک دم، تعویذات اور خاوند کے دل میں بیوی کی محبت ڈالنے والی چیز شرک ہے''

التّولۃ کا جو معنی یہاں کیا گیا ہے، حافظ ابن اثیر نے اس کو النھایۃ میں ذکر کیا ہے، اور رسول اکرم ﷺ نے اسے اس لئے شرک قرار دیا ہے کہ لوگوں کا عقیدہ ہوتا ہے کہ یہ از خود مؤثر ہوتا ہے اور اللہ کی مرضی کے برخلاف کام کرتا ہے۔

یہاں ایک تنبیہ کرنا ضروری ہے کہ حدیثِ مذکور میں جس دَم کو شرک کہا گیا ہے اس سے وہ دم مقصود ہے جس میں جنات وشیاطین سے مدد طلب کی جائے، اور رہا قرآنی دم اور وہ جو مسنون ادعیہ اور اذکار پر مشتمل ہوتا ہے تو یہ بالاجماع جائز ہے، رسولِ اکرم ﷺ کا فرمان ہے: لابأس بالرُّقی ما لَم تکُنْ شرکا[۸۶] ''ہر ایسا دم جائز ہے جس میں شرک نہ ہو''

سحر محبت کی علامات

(۱) حد سے زیادہ محبت

(۲) کثرتِ جماع کی شدید خواہش

(۳) بیوی کے بغیر بے صبری کا مظاہرہ کرنا

(۴) اسے دیکھنے کے لئے شدید اشتیاق رکھنا

(۵) بیوی کی اندھی فرمانبرداری کرنا

سحر محبت کیسے ہوتا ہے؟

میاں بیوی کے درمیان اکثر و بیشتر اختلافات پیدا ہوجاتے ہیں، لیکن بہت جلدی ختم بھی ہوجاتے ہیں اور زندگی فطری انداز کے مطابق رواں دواں رہتی ہے...... مگر کچھ عورتیں بے صبری کا مظاہرہ کرتی ہیں او ر بہت جلدی جادوگروں کا رخ کر لیتی ہیں اور ان سے مطالبہ کرتی ہیں کہ وہ ان کے خاوندوں پر جادو کردیں تا کہ وہ ان سے محبت کریں، او رہم سمجھتے ہیں کہ یہ دین سے ناواقفیت اور ان کی کم عقلی کی دلیل ہے۔

چنانچہ جادوگر عورتوں کے اس مطالبے پر خاوند کا وہ کپڑا منگواتا ہے جس سے اس کے پسینے کی بو آ رہی ہو، پھر وہ اس کے کچھ دھاگے نکال کر اس پر دم کرتا ہے اور پھر اسے گرہ لگا دیتا ہے، اس کے بعد عورت کو حکم دیتا ہے کہ وہ اسے ایک غیر آباد جگہ پر پھینک دے یا

پھر وہ کسی کھانے پینے کی چیز پر دم کرتا ہے جس میں نجاست یا خونِ حیض کی ملاوٹ ہوتی ہے، پھر اسے حکم دیتا ہے کہ وہ اپنے خاوند کے کھانے پینے کی چیزوں میں اسے ملا دے۔

سحر محبت کے اُلٹے اثرات

(۱) کبھی خاوند اس جادو کی وجہ سے بیمار پڑ جاتا ہے، اور میں ایک ایسے کو جانتا ہوں جو تین سال تک اسی وجہ سے بیمار پڑا رہا۔

(۲) اس کا ایک منفی اثر یہ بھی ہوتا ہے کہ خاوند خود اپنی بیوی سے نفرت کرنے لگ جاتا ہے۔

(۳) ایک اور الٹا اثر یہ بھی ہوتا ہے کہ بیوی دوہرا جادو کر دیتی ہے، جس کی وجہ سے اس کا خاوند خود اپنی ماں، بہن اور دوسری رشتہ دار عورتوں سے بھی نفرت کرنے لگتا ہے۔

(۴) دوہرے جادو کا ایک منفی اثر یہ بھی ہوتا ہے کہ خاوند دنیا بھر کی تمام عورتوں سے حتیٰ کہ اپنی بیوی سے بھی شدید نفرت کرنا شروع کر دیتا ہے، اور میں ایک ایسے شخص کو بھی جانتا ہوں جس نے اس جادو کے بعد اپنی بیوی کو طلاق دے دی، پھر وہی بیوی بھاگم بھاگ جادوگر کے پاس پہنچی تا کہ اس سے سحر محبت کو توڑنے کا مطالبہ کرے لیکن اسے یہ جان کر شدید حیرت ہوئی کہ وہ جادوگر مر چکا ہے۔ (جو اپنے بھائی کے لئے گڑھا کھودتا ہے خود اس میں گر جاتا ہے)

سحر محبت کے اسباب

(۱) خاوند بیوی میں اختلافات کا پھوٹ پڑنا

(۲) خاوند اگر مالدار ہو تو اس کے مال میں لالچ کرنا

(۳) بیوی کا یہ احساس کہ اس کا خاوند عنقریب دوسری شادی کر لے گا، گو شرعاً دوسری شادی کرنے میں کوئی قباحت نہیں ہے لیکن اس دور کی عورت خاص کر وہ عورتیں جو ذرائع اَبلاغ کے پروپیگنڈے سے متاثر ہیں، یہ گمان کرتی ہے کہ اس کا خاوند اگر دوسری شادی کر لیتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اسے اس سے محبت نہیں ہے۔

عورت کی یہ سوچ انتہائی سنگین غلطی ہے کیونکہ خاوند باوجودیکہ اپنی پہلی بیوی سے

محبت کرتا ہے، اسے دیگر کئی اسباب دوسری، تیسری اور چوتھی شادی کرنے پر مجبور کر دیتے ہیں۔ مثلاً کثرتِ اولاد کی رغبت، یا حالتِ حیض و نفاس میں قوتِ جماع پر کنٹرول نہ کر پانا، یا خاندانی تعلقات کو مضبوط کرنے کی خواہش رکھنا وغیرہ۔

جائز سحر محبت

عورت جائز طریقے سے اپنے خاوند پر جادو کرسکتی ہے اور وہ یہ ہے:

خاوند کی خاطر ہر وقت خوبصورت بن کے رہنا، اچھی خوشبو لگانا، خاوند سامنے آئے تو مسکراہٹ اور اچھے الفاظ سے اس کا استقبال کرنا، اچھے ساتھ کا ثبوت دینا، خاوند کے مال کی حفاظت کرنا، اس کے بچوں کی خوب دیکھ بھال کرنا، خاوند جب تک اللہ کی نافرمانی کا حکم نہ دے، اس کی فرمانبرداری کرتے رہنا۔

لیکن اگر ہم اپنے معاشرے پر نظر دوڑائیں تو ہمیں عجیب تضاد سا محسوس ہوتا ہے، عورت کو جب کسی محفل میں شرکت کرنا ہوتی ہے تو یا اپنی کسی سہیلی سے ملنے جانا ہوتا ہے تو خوب میک اَپ کرکے، خوشبو لگا کر اپنے سارے زیورات پہن کر گھر سے گویا دلہن بن کر نکلتی ہے اور جیسے ہی گھر میں واپس لوٹتی ہے تو اپنا میک اَپ صاف کردیتی ہے، زیورات اُتار دیتی ہے اور پرانے کپڑے زیب تن کرلیتی ہے اور خاوند جس نے اس کے لئے یہ سب کچھ خریدا ہوتا ہے وہ اس سے لطف اندوز ہونے سے محروم رہتا ہے اور ہمیشہ اپنی بیوی کو پرانے کپڑوں میں دیکھتا ہے جبکہ اس سے پیاز اور لہسن کی بدبو پھوٹ رہی ہوتی ہے۔

اور اگر عورت میں کچھ عقل ہوتی تو ایسا نہ کرتی بلکہ اپنے خاوند کو زیب و زینت کا زیادہ حقدار تصور کرتی، سو اے میری مسلمان بہنو! تمہارا خاوند جب کام کے لئے گھر سے باہر چلا جائے تو اس کی غیر موجودگی میں گھر کے سارے کام کاج ختم کرلیا کرو، پھر غسل کرکے خاوند کی رضا کی خاطر جس سے یقیناً اللہ بھی راضی ہوگا خوب زیب و زینت اختیار کرو، چنانچہ وہ جب گھر میں واپس آئے تو اسے اپنے سامنے خوبصورت بیوی، تیار شدہ کھانا اور صاف ستھرا گھر نظر آئے تاکہ تمہارے ساتھ اس کی محبت میں مزید اضافہ ہو اور تمہارے

علاوہ کسی اور پر اس کی نظر نہ پڑے، اور اللہ کی قسم یہ جائز جادو ہے جو ہر بیوی اپنے خاوند پر کرسکتی ہے۔

سحر محبت کا علاج

(۱) مریض پر قرآنی دم کریں جس کا ذکر ہم نے ''سحر تفریق'' میں کردیا ہے، البتہ اس میں سورۃ البقرۃ کی آیت ۱۰۲ کی بجائے سورۃ التغابن کی آیات ۱۴ تا ۱۶ کی تلاوت کریں۔

(۲) جس پر 'سحر محبت' کیا گیا ہوتا ہے، دم کے دوران اس پر عموماً مرگی کا دورہ نہیں پڑتا، البتہ اس کے ہاتھ پاؤں سن ہوجاتے ہیں یا سردرد یا سینے کا درد یا معدے کا درد شروع ہوجاتا ہے، خاص کر اس وقت جب اس کو جادو پلایا گیا ہو، اسے شدید معدے کا درد اٹھ سکتا ہے اور قے بھی آ سکتی ہے۔سو اگر اسے معدے کا درد شروع ہوجائے اور وہ قے کرنا چاہتا ہو تو درج ذیل آیات پڑھ کر پانی پر دم کریں

(۱) سورۂ یونس کی آیات ۸۱ تا ۸۲،

(۲) سورۃ الاعراف کی آیات ۱۱۷ تا ۱۲۲

(۳) سورۂ طٰہ کی آیت ۶۹

(۴) آیت الکرسی

پھر وہ پانی مریض کو پینے کے لئے دے دیں، اس کے بعد اگر اسے زرد یا سرخ یا سیاہ رنگ کی الٹی آجائے تو سمجھ لیں اس کا جادو ٹوٹ گیا ہے ورنہ تین ہفتے تک اسے یہ پانی پینے کی تلقین کریں یا اس وقت تک جب اس کا جادو ٹوٹ نہ جائے۔

اور خاوند کا علاج کرتے وقت یہ بات یاد رہے کہ اس کی بیوی کو اس کا علم نہ ہو کیونکہ اگر اسے علم ہوجاتا ہے تو وہ دوبارہ اس پر جادو کرسکتی ہے۔

سحر محبت کے علاج کا ایک عملی نمونہ

ایک شخص میرے پاس آیا اور اس نے اپنی صورت حال کچھ اس انداز سے بیان کی:

''میں اپنی بیوی کے ساتھ معمول کے مطابق زندگی بسر کر رہا تھا، لیکن چند ماہ سے

عجیب وغریب صورتحال سے دو چار ہوں، اور وہ اس طرح کہ میں لمحہ بھر کے لئے بھی اپنی بیوی سے صبر نہیں کرسکتا، حتیٰ کہ اپنے کام پر جاتا ہوں تو وہاں بھی اسی کے متعلق سوچتا رہتا ہوں، گھر میں واپس آتا ہوں تو سب سے پہلے اپنی بیوی کو دیکھتا ہوں، اور جب مہمانوں کے ساتھ بیٹھا ہوتا ہوں تو بار بار اٹھ کر بیوی کو دیکھنے چلا جاتا ہوں، غیر معمولی طور پر مجھے اس پر غیرت آتی ہے، وہ کچن میں جاتی ہے تو میں اس کے پیچھے ہوتا ہوں، سونے کے کمرے میں جاتی ہے تو میں بھی اس کے ساتھ سونے کے کمرے میں چلا جاتا ہوں، گھر کی صفائی کے لئے جاتی ہے تو تب بھی میں اس کے پیچھے پیچھے ہوتا ہوں، اور یوں لگتا ہے جیسے میری نکیل اس کے ہاتھ میں ہے، وہ جب بھی کوئی مطالبہ کرتی ہے تو اسے فوراً پورا کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔''

اس شخص کی صورت حال کو سن کر میں نے پانی پر دم کیا اور تین ہفتے تک اسے پینے اور اس سے غسل کرنے کی اسے تلقین کی بشرطیکہ اس کی بیوی کو اس کا علم نہ ہو، وہ مدتِ مذکورہ کے بعد میرے پاس آیا، اور اس نے بتایا کہ کچھ اِفاقہ ہے اور مکمل طور پر ٹھیک نہیں ہوا۔ سو میں نے اس کا دوبارہ علاج کیا تو وہ ٹھیک ہوگیا جس پر میں اللہ کا شکرگزار ہوں۔

(۳) سحر تخیل (وہم میں مبتلا کرنے والا جادو)

فرمانِ الٰہی ہے:

﴿قَالُوْا يَا مُوْسٰى إِمَّا اَنْ تُلْقِيَ وَإِمَّا اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى قَالَ بَلْ اَلْقُوْا فَإِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى﴾ (۸۷)

''کہنے لگے کہ اے موسیٰ! یا تو تو پہلے ڈال یا ہم پہلے ڈالنے والے بن جائیں، جواب دیا کہ نہیں، تم ہی پہلے ڈالو۔ اب موسیٰ علیہ السلام کو یہ خیال گزرنے لگا کہ ان کی رسیاں اور لکڑیاں ان کے جادو کے زور سے دوڑ بھاگ رہی ہیں''

سحر تخیل کی علامات

(۱) منجمد چیز کو متحرک اور متحرک کو منجمد دیکھنا۔

(۲) چھوٹے کو بڑا اور بڑے کو چھوٹا سمجھنا۔

(۳) مختلف چیزوں کو ان کی حقیقت سے ہٹ کر دیکھنا، جیسا کہ لوگوں نے دیکھا کہ رسیاں اور لکڑیاں دوڑتے ہوئے سانپ ہیں۔

سحر تخیل کیسے ہو جاتا ہے؟

جادوگر ایک چیز کو لوگوں کے سامنے رکھتا ہے جسے وہ جانتے پہچانتے ہوتے ہیں، پھر وہ شرکیہ وِرد پڑھتا ہے اور شیطانوں سے مدد طلب کرتا ہے، جس کے نتیجے میں لوگ اسی چیز کو اس کی اصل حقیقت سے ہٹ کر ایک دوسری چیز تصور کر لیتے ہیں...... مجھے ایک شخص نے بتایا ہے کہ اس نے ایک جادوگر کو لوگوں کے سامنے ایک انڈا رکھتے ہوئے دیکھا، پھر اس نے کفریہ طلسم پڑھے اور وہی انڈا انتہائی تیزی کے ساتھ ان کے سامنے گھومنے لگا اسی طرح ایک اور شخص نے بتایا کہ ایک جادوگر نے دو پتھر آمنے سامنے رکھے، پھر جادو والا طلسم پڑھا تو وہی دو پتھر دو بکروں کی طرح ایک دوسرے سے لڑنے لگ گئے۔اسی طرح کے حیران کن کام یقینی طور پر جادوگر لوگوں سے مال بٹورنے کے لئے ہی کرتا ہے۔

اور یوں بھی ہوتا ہے کہ جادوگر اس طرح کے جادو کو جادو کی دوسری قسموں میں شامل کر دیتا ہے، چنانچہ وہ سحر تفریق کے ساتھ اگر اس جادو کو بھی شامل کردے تو خاوند کو اس کی خوبصورت بیوی بدصورت نظر آتی ہے، اور اگر سحر محبت میں اسے شامل کردے تو خاوند کو اس کی بدصورت بیوی خوبصورت نظر آتی ہے۔

اور یہ بات یاد رہے کہ جادو کی یہ قسم جادو کی دوسری قسم (**شعوذة**) سے بالکل مختلف ہے جس میں جادوگر ہاتھ کی صفائی سے کام نکالتا ہے۔

سحر تخیل کا توڑ

اس جادو کا توڑ ہر ایسی دعا اور ہر ایسے ذکر سے ہوتا ہے جس سے شیطان بھاگ جاتے ہوں، مثلاً: اذان، آیت الکرسی، بسم اللہ اور دیگر مسنون اذکار بشرطیکہ ان کو وضو کی حالت میں پڑھا جائے۔

اگر یہ اذکار پڑھنے سے جادوگر کی چالیں ختم نہ ہوں تو یقین کر لیں کہ یہ وہ جادوگر ہے جو صرف ہاتھ کی صفائی سے کام لیتا ہے۔

سحرِ تخیل کے توڑ کا عملی نمونہ

ایک بستی میں ایک جادوگر رہائش پذیر تھا، وہ اپنی مہارت لوگوں کے سامنے یوں ثابت کرتا کہ ایک قرآنِ مجید لاتا، پھر سورۂ یٰسین کے صفحات کے ساتھ ایک دھاگہ باندھ دیتا پھر اس دھاگے کے دوسرے سرے کو ایک چابی سے باندھ دیتا اور چابی کو فضا میں یوں بلند کر دیتا کہ قرآن مجید دھاگے کے ساتھ لٹکا ہو نظر آتا، پھر کفریہ طلسم پڑھ کر قرآن مجید سے مخاطب ہو کر کہتا: دائیں گھومو، چنانچہ قرآن مجید دائیں طرف انتہائی تیزی کے ساتھ گھومنے لگ جاتا، پھر کہتا: بائیں گھومو، تو قرآن مجید بائیں طرف بہت تیزی سے گھومنے لگ جاتا، لوگوں نے اسے یہ حرکت کرتے ہوئے کئی بار دیکھا تھا اور وہ یہ سمجھتے تھے کہ چونکہ شیطان قرآنِ مجید کو ہاتھ نہیں لگا سکتا، اس لئے یہ اسی جادوگر ہی کی مہارت ہے۔

مجھے اس کے بارے میں معلوم ہوا تو میں اپنے ایک دوست کو لے کر اس کی طرف روانہ ہو گیا۔ اس وقت میں ایف۔ اے کا طالب علم تھا۔ میں نے وہاں پہنچتے ہی اس جادوگر کو لوگوں کے سامنے چیلنج کر دیا کہ اب وہ یہ حرکت کر کے دکھائے، چنانچہ وہ ایک قرآن مجید اور ایک دھاگہ لے کر آ گیا، اب اس نے سورۂ یٰسین کے صفحات اس دھاگے سے باندھے، پھر دوسرے سرے پر ایک چابی باندھ دی اور چابی کو فضا میں بلند کر دیا اور قرآن مجید اس دھاگے کے ساتھ لٹک گیا۔ میں نے اپنے دوست سے کہا کہ وہ مجلس کی ایک جانب بیٹھ کر آیت الکرسی پڑھتا رہے اور خود میں دوسری جانب بیٹھ کر آیت الکرسی بار بار پڑھنے لگ گیا۔ لوگ یہ سارا منظر اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے، ادھر جادوگر جب اپنے کفریہ طلسم پڑھ کر فارغ ہوا تو قرآن مجید سے مخاطب ہو کر کہنے لگا: دائیں گھومو، تو قرآنِ مجید نے کوئی حرکت نہ کی، اس نے اپنے کفریہ طلسم دوبارہ پڑھے اور قرآن مجید سے بائیں گھومنے کو کہا، لیکن پھر بھی قرآنِ مجید نے کوئی حرکت نہ کی، اس طرح وہ لوگوں کے سامنے رسوا ہو گیا اور اس کا

رعب و دبدبہ خاک میں مل کر رہ گیا۔فرمانِ الٰہی ہے: ﴿وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ﴾ ''اور اللہ تعالیٰ ضرور بالضرور اس کی مدد کرتا ہے جو اس کے دین کی مدد کرتا ہے''

(۴) سحر جنون

حضرت خارجہؓ بن صلت کہتے ہیں کہ ان کا چچا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اسلام قبول کر لیا، پھر جب واپس جانے لگا تو ایک بستی سے اس کا گزر ہوا جہاں لوگوں نے ایک پاگل کو زنجیر سے باندھ رکھا تھا، اس کے گھر والوں نے اس سے کہا: ہم نے سنا ہے کہ تمہارا نبی خیر وبھلائی لے کر آیا ہے تو کیا تم اس مجنوں کا علاج کر سکتے ہو؟ تو اس نے سورۂ فاتحہ کو پڑھا جس سے اسے شفا مل گئی، اس کے گھر والوں نے اسے سو بکریاں بطورِ انعام دیں، اس نے یہ سارا واقعہ رسول اللہ ﷺ کو آ کر سنایا، تو آپؐ نے پوچھا: تم نے کچھ اور بھی پڑھا تھا؟ اس نے کہا: نہیں، تو آپؐ نے فرمایا: '' تو وہ بکریاں قبول کر لو، کیونکہ تم نے برحق دم کیا ہے اور لوگ تو ناجائز دم کر کے لوگوں کا مال بٹورتے ہیں''

اور ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ اس نے تین دن تک اسے سورۂ فاتحہ پڑھ کر صبح و شام دم کیا اور ہر مرتبہ سورۂ فاتحہ کو پڑھ کر اپنی لعاب کو پھونک سے ملا لیتا تھا۔ یہ حدیث سنن ابو داود کتاب الطب میں موجود ہے، امام نوویؒ نے الاذکار(۸۷) میں اور شیخ البانی نے صحیح ابوداود (ج۲ رص۷۳۷) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

سحر جنون کی علامات

(۱) پریشان خیالی، حواس باختہ اور شدید نسیان

(۲) بے تکی باتیں کرنا۔

(۳) ٹکٹکی باندھ کر اور ٹیڑھی نگاہ سے دیکھنا

(۴) ایک جگہ پر نہ ٹھہرنا

(۵) کسی خاص کام کو جاری نہ رکھنا

(۶) اپنی ظاہری شکل وصورت کا کوئی خیال نہ رکھنا

(۷) اگر سحر جنون زیادہ ہو تو منہ اٹھا کر چلتے رہنا اور یہ معلوم نہ ہو کہ وہ کہاں جارہا ہے۔
(۸) غیر آباد جگہوں پر سو جانا۔

سحر جنون کیسے ہو جاتا ہے؟

جادوگر کو جنون کے لئے جس جن کی ڈیوٹی لگانا ہے وہ سب سے پہلے اس شخص میں داخل ہوتا ہے جس پر جادو کرنا مقصود ہوتا ہے، پھر اس کے دماغ میں مورچہ بندی کر لیتا ہے اور پھر دماغ کے ان حصوں پر شدید دباؤ ڈالتا ہے جو سوچ وفکر اور یادداشت کے لئے خاص ہوتے ہیں، اس کے بعد سحر جنون کی علامات ظاہر ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔

سحر جنون کا علاج

(۱) جس شخص پر سحر جنون کیا گیا ہو اس پر قرآنی آیات والا وہ دم کریں جس کا ذکر میں جادو کی پہلی قسم سحر تفریق میں کر چکا ہوں۔
(۲) اگر اس دورانِ مریض پر مرگی کا دورہ پڑتا ہے تو اس سے اس طرح نمٹیں جس کا طریقہ میں پہلی قسم میں بیان کر چکا ہوں۔
(۳) اگر اس پر مرگی کا دورہ نہیں پڑتا تو کم از کم تین بار اس پر دم کریں، پھر بھی دورہ نہیں پڑتا تو مندرجہ ذیل سورتیں ریکارڈ کر کے مریض کو دے دیں اور اسے ایک ماہ روزانہ دو تین مرتبہ سننے کی تلقین کریں، سورتیں یہ ہیں:

پہلی قسم میں جو دَم ذکر کیا گیا ہے، اس کی آیات وسورتیں، اسی طرح البقرۃ، ہود، الحجر، الصافات، ق، الرحمٰن، الملک، الجن، الاعلیٰ، الزلزلہ، الھمزہ، الکافرون، الفلق، الناس (یاد رہے کہ ان آیات وسورہ کی پابندی ضروری نہیں، ان میں مناسب کمی بیشی ہوسکتی ہے) اس مدت میں، مندرجہ سورتوں کو سنتے وقت مریض کو شدید گھٹن کا احساس ہوسکتا ہے، اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس دوران اسے مرگی کا دورہ پڑ جائے اور اس کی زبان سے جن بولنے لگ جائے، اور ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ ابتدائی پندرہ دنوں میں اسے شدید تکلیف محسوس ہو، پھر آہستہ آہستہ کم ہونا شروع ہوجاتے اور مہینے کے آخر تک وہ نارمل ہوجائے، اگر ایسا ہو تو

آخر میں اس پر ایک بار پھر دم کریں تا کہ اگر جادو کا کوئی اثر باقی ہو تو وہ بھی ختم ہوجائے۔

(۴) مریض اس مدت میں سکون پہنچانے والی گولیاں استعمال نہ کرے۔

(۵) اس دوران اگر وہ بجلی کی روشنیوں میں بیٹھے گا تو یقیناً جن کو ایذا پہنچے گی اور شفا جلد نصیب ہوگی۔

(۶) سحر جنون کے علاج کی مدت ایک ماہ بھی ہوسکتی ہے، تین ماہ بھی ہوسکتی ہے اور اس سے زیادہ بھی۔

(۷) مدتِ علاج میں مریض اللہ کی نافرمانی سے پرہیز کرے اور ہر چھوٹے بڑے گناہ سے بچے، مثلاً گانے سننا، سگریٹ نوشی کرنا، نمازوں کی ادائیگی میں سستی کرنا، مریض اگر عورت ہے تو اس کا بے پردہ رہنا۔

(۸) اگر مریض کو معدے کا درد محسوس ہو تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اسے جادو کھلایا یا پلایا گیا ہے، اس صورت میں آپ دم والی آیاتِ مذکورہ پانی پر پڑھیں، پھر اسے اس سے پینے کی تلقین کریں تا کہ پیٹ میں موجود جادو ٹوٹ جائے یا اسے اُلٹی آجائے۔

سحر جنون کے علاج کا عملی نمونہ

میرے پاس کچھ لوگ آئے جنہوں نے اپنے ساتھ ایک نوجوان کو زنجیر میں جکڑ کر پکڑا ہوا تھا، اس نے مجھے دیکھا تو دوڑ لگا دی اور پاؤں میں لگی زنجیر توڑ دی، اس کے ساتھ آئے ہوئے لوگوں نے اسے پکڑ لیا تو میں نے اس پر قرآن مجید کو پڑھنا شروع کردیا۔ اس دوران وہ میرے منہ پر بار بار تھوکتا رہا، آخر کار میں نے انہیں چند کیسٹیں دیں اور نوجوان کو انہیں سننے کی تلقین کرکے ۴۵ دن کے بعد دوبارہ آنے کا کہا.

اس مدت کے بعد وہ خود چل کر میرے پاس آیا تو دماغی طور پر بالکل ٹھیک ہو چکا تھا، اس نے آتے ہی مجھ سے معذرت کی کہ لاشعوری طور پر اس سے میرے منہ پر تھوکنے کی غلطی ہوگئی تھی، میں نے اس پر دوبارہ دم کیا تو کوئی چیز ظاہر نہ ہوئی اور اس طرح وہ شفایاب ہوکر واپس چلا گیا۔ جاتے ہوئے اس نے مجھ سے سوال کیا کہ کیا شفایاب ہونے پر صدقہ

کرنا یا روزے رکھنا ضروری ہے؟ میں نے اسے بتایا کہ ضروری تو نہیں، البتہ شکرانے کے طور پر اگر وہ صدقہ کرنا چاہے یا نفلی روزے رکھنا چاہے تو یہ بہت اچھی بات ہے۔

دوسرا نمونہ: میرے پاس ایک ایسا نوجوان آیا جو پاگل ہو چکا تھا اور اپنے معمولات کو شک کی نگاہ سے دیکھتا تھا۔ میں نے اس پر دم کیا تو معلوم ہوا کہ اس کو سحر جنون کیا گیا ہے، اور ایسے وقت میں کیا گیا ہے جب یہ شادی کرنے والا تھا۔ میں نے اسے چند کیسٹیں سننے کے لئے اور پانی پر دم کرکے اسے دیا اور ایک ماہ کے بعد دوبارہ آنے کے لئے کہا، تقریباً بیس دن کے بعد اس کا ایک رشتہ دار آیا اور اس نے مجھے خوشخبری دی کہ اب وہ نوجوان بالکل تندرست ہے اور شادی کرچکا ہے، اس پر میں نے اللہ کا شکریہ ادا کیا جس کی توفیق سے اسے شفا نصیب ہوئی۔

(۵) سحر خمول (کاہلی وسستی)

سحر خمول کی علامات

(۱) خلوت پسندی، (۲) خود غرضی، (۳) مکمل خاموشی، (۴) پریشان خیالی، (۵) ہمیشہ سر درد، (۶) محفلوں سے کراہت، (۷) ہمیشہ سست رہنا

سحر خمول کیسے ہوجاتا ہے

جادوگر ایک جن کو اس شخص کی طرف بھیجتا ہے جس پر جادو کرنا مقصود ہوتا ہے، اور اس کے ذمے یہ کام لگاتا ہے کہ وہ اس کے دماغ پر مورچہ بندی کرلے اور اس کے لئے خلوت پسندی اور علیحدگی کے اسباب پیدا کرے، سو وہ جن مقدور بھر اس کی کوشش کرتا ہے، اس کے بعد سحر خمول کی علامات ظہور پذیر ہوتی ہیں۔

☆ سحر خمول کا علاج

(۱) اس پر وہ دم کریں جس کا ذکر ''سحر تفریق'' میں کیا گیا ہے۔

(۲) اگر اس پر مرگی کا دورہ شروع ہوجائے اور جن اس کی زبان سے بولنے لگ جائے تو اسکے ساتھ اسی طرح نمٹیں جس طرح ہم نے اس کا طریقہ پہلی قسم میں بیان کردیا ہے

(۳) اگر مرگی کا دورہ نہ پڑے تو اس کے لئے تین کیسٹ مندرجہ ذیل سورتوں سے ریکارڈ کریں، الفاتحہ، البقرہ، آل عمران، یٰسین، الصافات، الدخان، الذاریات، الحشر، المعارج، الغاشیہ، الزلزلہ، القارعہ، الفلق، الناس۔ مریض ایک کیسٹ صبح کے وقت، دوسری عصر کے وقت اور تیسری سونے سے پہلے، ۴۵ دن تک روزانہ سنے، یہ مدت ۶۰ دن تک بھی ہوسکتی ہے۔

(۴) اس مدت کے خاتمے کے ساتھ ہی ان شاء اللہ مریض کو شفا نصیب ہوچکی ہوگی۔

(۵) مریض اس دوران سکون پہنچانے والی دوائیوں سے پرہیز کرے۔

(۶) اگر مریض معدے کا درد محسوس کرے تو دم والی آیات پانی پر پڑھیں، جسے وہ اس مدت کے دوران پیتا رہے۔

(۷) اگر مریض ہمیشہ سردرد کی شکایت کرتا ہو تو ان آیات کو پانی پر پڑھیں، پھر وہ مریض ہر تیسرے دن اس سے غسل کرتا ہے، بشرطیکہ پانی میں اضافہ نہ کرے، اسے آگ پر گرم بھی نہ کرے اور صاف ستھری جگہ پر غسل کرے۔

(۶) سحر ہواتف (چیخ و پکار)

سحر ہواتف کی علامات

(۱) خوفناک خواب۔

(۲) خواب میں اسے یوں لگے جیسے اسے کوئی پکار رہا ہو۔

(۳) حالتِ بیداری میں کچھ آوازیں سنائی دیں اور کوئی شخص نظر نہ آئے۔

(۴) کثرتِ وساوس

(۵) اپنے دوست احباب کے بارے میں زیادہ شکوک وشبہات میں مبتلا ہونا۔

(۶) خواب میں اسے یوں لگے جیسے وہ ایک بلند چوٹی سے گرنے والا ہے۔

(۷) خواب میں ایسے حیوانات نظر آئیں جو اس کے پیچھے بھاگ رہے ہوں۔

سحر ہواتف کیسے ہوجاتا ہے؟

جادوگر ایک جن کو یہ ڈیوٹی لگا کے بھیجتا ہے کہ وہ فلاں آدمی کو نیند اور حالتِ بیداری دونوں میں بے توجہ بنا دے، چنانچہ وہ نیند کی حالت میں خونخوار جانوروں کی شکل میں اس کے سامنے آتا ہے، اور حالتِ بیداری میں اسے عجیب وغریب آوازوں میں یا ان لوگوں کی آوازوں میں پکارتا ہے جنہیں وہ جانتا پہچانتا ہے، پھر اسے ہر قریبی اور دور کے رشتہ دار کے متعلق شکوک وشبہات میں مبتلا کردیتا ہے، اس کے بعد سحر ہواتف کی علامات جادو کی قوت کے مطابق ظاہر ہونا شروع ہوجاتی ہیں۔ اگر زوردار طریقے سے جادو کیا گیا ہو تو اسے جنون تک پہنچا سکتا ہے اور اگر ایسا نہ ہو تو وسوسے کی حد تک ہی رہتا ہے۔

سحر ہواتف کا علاج

(۱) مریض پر وہ دم کریں جس کا ذکر پہلی قسم میں کردیا گیا ہے۔

(۲) اگر اسے مرگی کا دورہ شروع ہوجائے تو اس کے ساتھ نمٹنے کا طریقہ بھی پہلی قسم میں بیان کردیا گیا ہے، اور اگر مرگی کا دورہ شروع نہ ہو تو اسے درج ذیل تعلیمات دیں:

(۳) مریض کو چاہئے کہ وہ سونے سے پہلے وضو کر لے (۸۸) اور آیت الکرسی پڑھ لے۔ (۸۹)

(۴) سونے سے پہلے معوذات کو پڑھے، پھر اپنی دونوں ہتھیلیوں میں پھونک کر انہیں پورے جسم پر پھیر لے۔ (۹۰)

(۵) صبح کے وقت سورۃ الصافات اور سوتے وقت سورۃ الدخان کی تلاوت کرے یا ان دونوں سورتوں کو کیسٹ سے سن لے۔

(۶) ہر تیسرے دن سورۃ البقرہ کی تلاوت کرے یا اسے سن لے۔

(۷) سونے سے پہلے سورۃ البقرہ کی آخری دو آیات کو پڑھ لے۔

(۸) سوتے وقت یہ دعا پڑھ لے: "بِسْمِ اللّٰهِ وَضَعْتُ جَنْبِيْ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ، وَاَخْسِئْ شَيْطَانِيْ، وَفُكَّ رِهَانِيْ، وَاجْعَلْنِيْ فِي النَّدِيِّ الْأَعْلٰى" (۹۱)

''اے اللہ! میں نے تیرے نام کے ساتھ (بستر پر) اپنی کروٹ رکھی۔ اے اللہ میرے گناہ بخش دے اور میرے شیطان کو رسوا کر دے اور (اس سے) میری گردن آزاد کر دے اور مجھے اعلیٰ مجلس میں شامل فرما''

(۹) یہ سورتیں ایک کیسٹ میں ریکارڈ کر کے مریض کو دے دیں جسے وہ روزانہ تین بار سنا کرے: حم السجدۃ، الفتح، الجن۔ ان تعلیمات پر وہ ایک ماہ تک عمل کرے، ان شاء اللہ شفا نصیب ہوگی۔

(۷) سحرِ اَمراض ...... علامات

(۱) کسی ایک عضو میں دائمی درد

(۲) مرگی کا دورہ

(۳) اعضاءِ جسم میں سے کسی ایک عضو کا بے حرکت ہوجانا

(۴) پورے جسم کا بے حرکت ہوجانا

(۵) حواسِ خمسہ میں سے کسی ایک کا بے عمل ہوجانا

یہاں ایک تنبیہ کرنا ضروری ہے اور وہ یہ کہ مذکورہ علامات چند جسمانی بیماریوں کی علامات سے ملتی جلتی ہیں۔ جادو اور جسمانی بیماری میں فرق اس طرح ہوگا کہ مریض پر دم کر کے دیکھیں، اگر دورانِ قراءت اس کے جسم میں کوئی تبدیلی رونما ہوتی ہے مثلاً سر چکرانا، سردرد، ہاتھ پاؤں کا سن ہوجانا یا کانپنا، تو یقینی طور پر اس پر جادو کا اثر ہے، اور اگر ایسا نہ ہو تو اسے جسمانی بیماری ہے، جس کے علاج کے لئے اسے ڈاکٹروں کے پاس لے جانا چاہئے۔

سحر امراض کیسے ہوجاتا ہے؟

یہ بات ہر شخص کو معلوم ہے کہ دماغ جسم کا حکمران ہوتا ہے، چنانچہ انسان کے حواس میں سے ہر ایک کا دماغ میں ایک مرکز ہوتا ہے جہاں سے اسے تعلیمات ملتی ہیں۔ مثال کے طور پر آپ اگر اپنی انگلی آگ کے قریب کریں تو فوری طور پر انگلی دماغ میں اپنے مرکزِ احساس کو سگنل دے گی، پھر یہ مرکز اسے حکم دے گا کہ فوراً آگ سے دور ہوجاؤ کیونکہ اس کا

قرب خطرناک ثابت ہوسکتا ہے۔ سو وہ انگلی اپنے حکمران کے حکم کے مطابق فوراً آگ سے دور ہوجاتی ہے، اور یہ سب کچھ لمحہ بھر کے اندر مکمل ہوجاتا ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِیْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِیْنَ مِنْ دُوْنِهٖ﴾ ''یہ اللہ کی مخلوق ہے، سو مجھے دکھاؤ کہ اللہ کے علاوہ دوسروں نے کیا پیدا کیا ہے؟''

جادوگر نے جب کسی انسان پر 'سحر امراض' کرنا ہوتا ہے تو جن اس کے دماغ کے اس مرکز پر مورچہ بند ہوجاتا ہے جس کی ڈیوٹی جادوگر لگاتا ہے، مثلاً کان کا مرکز احساس، یا آنکھ یا ہاتھ یا پاؤں کا مرکز احساس، اس کے بعد اس عضو کی تین حالتوں میں سے ایک حالت رونما ہوسکتی ہے۔

(۱) جن یا تو عضو اور اس کے مرکز احساس کے درمیان سگنل کا تبادلہ (اللہ کی قدرت سے) روک دیتا ہے، جس سے وہ عضو بے عمل ہوجاتا ہے اور مریض بہرہ ہوجاتا ہے یا اندھا یا گونگا ہوجاتا ہے یا عضو بے حرکت ہوجاتا ہے۔

(۲) یا پھر وہ کبھی سگنل کے تبادلے کو روک لیتا ہے (اللہ کی قدرت سے) اور کبھی چھوڑ دیتا ہے، جس سے وہ عضو کبھی بے عمل ہوجاتا ہے اور کبھی کام کرنا شروع کر دیتا ہے۔

(۳) اور یا پھر جن عضو اور اس کے مرکز احساس کے درمیان بغیر اسباب کے لگاتار اور انتہائی تیز سگنلز کا تبادلہ کرتا ہے، جس سے وہ عضو سخت بن جاتا ہے اور اگر مکمل طور پر بے کار نہیں ہوجاتا تو کم از کم بے حرکت ضرور ہوجاتا ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿وَمَا هُمْ بِضَارِّیْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ﴾

''اور وہ کسی کو اللہ کے حکم کے بغیر نقصان نہیں پہنچا سکتے''

اس آیت سے ثابت ہوا کہ جادوگر اللہ کے حکم سے نقصان پہنچا سکتے ہیں، لہٰذا اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں ہے۔ بہت سارے ڈاکٹرز پہلے اس حقیقت کا اعتراف نہیں کرتے تھے، لیکن انہوں نے جب اپنی آنکھوں سے چند کیس دیکھے تو اسے تسلیم کرنے کے علاوہ ان کے لئے کوئی اور چارہ کار نہ تھا...... میرے پاس ایک ڈاکٹر آیا اور آتے ہی کہنے لگا: ''میں ایک ایسے معاملے کی وجہ سے آیا ہوں جس نے مجھے دہشت زدہ کردیا ہے''

میں نے کہا: خیر تو ہے، کیا ہوا؟

اس نے کہا: میرے پاس ایک آدمی اپنے فالج زدہ بیٹے کو لے کر آیا جو حرکت کرنے کے قابل نہیں تھا، میں نے اس کا معائنہ کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ اس کی پیٹھ کی ہڈیوں میں ایسی بیماری ہے جس کا علاج کسی ڈاکٹر کے پاس نہیں، نہ آپریشن سے نہ کسی اور طریقے سے، چند ہفتے گزرنے کے بعد وہ آدمی دوبارہ میرے پاس آیا تو میں نے اس سے پوچھا کہ اس کے فالج زدہ بیٹے کا کیا حال ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ اب وہ ٹھیک ہے، بیٹھ بھی سکتا ہے اور چل بھی لیتا ہے، میں نے اس سے پوچھا کہ تم نے اس کا علاج کس کے پاس کیا؟ تو اس نے بتایا کہ وحید (صاحبِ کتاب) کے پاس، چنانچہ میں آپ کے پاس یہ جاننے کے لئے آیا ہوں کہ آپ نے اس بچے کا علاج کس طرح سے کیا؟

میں نے اسے بتایا کہ اس پر میں نے قرآنی آیات پڑھی تھیں، اورکلونجی کے تیل پر دم کر کے دیا تھا جسے فالج زدہ اعضاء پر ملنا تھا، اس کے بعد الحمدللہ وہ شفایاب ہوگیا۔

سحر اَمراض کا علاج

(۱) اس پر 'سحر تفریق' والا دم کریں، اگر اسے مرگی کا دورہ شروع ہوجائے تو بیان کئے گئے طریقے کے مطابق اس کے جن کے ساتھ نمٹیں۔

(۲) اگر مرگی کا دورہ شروع نہ ہو اور اس میں کچھ تبدیلیاں رونما ہوں تو اسے مندرجہ ذیل تعلیمات دیں:

☆ ایک کیسٹ میں درج ذیل سورتیں ریکارڈ کر کے مریض کو دے دیں جسے وہ روزانہ تین بار سنے: الفاتحہ، آیت الکرسی، الدخان، الجن، قصار السور، معوذات۔

☆ درج ذیل دم کلونجی کے تیل پر کریں جسے وہ صبح وشام اپنی پیشانی اور متاثرہ عضو پر ملتا رہے: الفاتحۃ، المعوذات ﴿وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَاهُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ﴾

''اور ہم قرآن میں وہ کچھ نازل فرماتے ہیں جو مؤمنوں کے لئے رحمت اور شفا ہے''

"بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ وَاللّٰهُ يَشْفِيْكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ يُؤْذِيْكَ، وَمِنْ كُلِّ نَفْسٍ، اَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ اللّٰهُ يَشْفِيْكَ" ...... "اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ، اَذْهِبِ الْبَاْسِ، وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا"

''میں اللہ کے نام سے تجھے دَم کرتا ہوں اور اللہ تجھے ہر تکلیف دِہ بیماری اور ہر روحِ بد یا حسد کرنے والی آنکھ کی برائی سے شفادے گا......اے اللہ! تو لوگوں کا پروردگار ہے، تکلیف دور فرما اور شفا بخش کیونکہ تو شفا بخشنے والا ہے۔ تیری شفا کے علاوہ کوئی شفا نہیں۔ایسی شفا عطا فرما جو بیماری کو جڑ سے اُکھاڑ دے''

مریض ان تعلیمات پر ساٹھ دن تک مسلسل عمل کرتا رہے، اگر مرض ختم ہوجائے تو ٹھیک ورنہ دوبارہ اس پر دم کریں اور کلونجی کے تیل پر دم کر کے دیں۔

سحر امراض کے علاج کے عملی نمونے

پہلا نمونہ: ایک خاتون کو اس کا باپ اور بھائی میرے پاس لے کر آئے، وہ خاموش تھی، بات نہیں کرسکتی تھی، بلکہ منہ بھی نہیں کھول سکتی تھی حتیٰ کہ کھانے کے لئے بھی، الا یہ کہ وہ اس کا منہ زبردستی کھول دیں اور اسے جوس اور دودھ وغیرہ پلا دیں، اس کی یہ حالت ۳۵ دن سے اسی طرح سے تھی، میں نے اس پر دم کیا تو بولنے لگ گئی۔ الحمدللہ

دوسرا نمونہ: ایک خاتون نے بتایا کہ اسے ٹانگ میں شدید درد محسوس ہوتا ہے، میں نے کہا: شاید اسے کوئی جسمانی بیماری ہوگی، لیکن چونکہ وہ بمشکل چل سکتی تھی، اس لئے میں نے اس پر دم کرنا شروع کیا، ابھی اس نے سورۂ فاتحہ کو ہی سنا تھا کہ اس پر مرگی کا دورہ پڑ گیا اور اس کی زبان سے جن بولنے لگ گیا اور اس نے بتایا کہ وہی ہے جس نے اس کی ٹانگ پکڑ رکھی ہے، سو میں نے اسے نکل جانے کا حکم دیا، وہ نکل گیا تو عورت اپنے فطری انداز سے چلنے کے قابل ہوگئی والحمدللہ ربّ العالمین

تیسرا نمونہ: ایک شخص میرے پاس آیا جس کا منہ دائیں طرف واضح طور پر مڑا ہوا تھا، میں نے اس پر دم کیا تو اس کی زبان پر جن بولنے لگا، اور اس نے کہا کہ اس شخص نے

مجھے ایذا پہنچائی تھی، میں نے جن کو سمجھایا کہ یقیناً اس نے تمہیں نہیں دیکھا ہوگا، اور تم پر یہ بات حرام ہے کہ تم کسی مسلمان کو ایذا پہنچاؤ، جن نے میری بات مان لی اور اس سے نکل گیا، جس کے بعد اس کا منہ بالکل سیدھا ہو گیا (الحمد للہ)

چوتھا نمونہ: میرے پاس ایک لڑکی کا والد آیا اور اس نے اپنی بیٹی کی حالت یوں بیان کی: میری بیٹی ایک اندوہناک حادثے سے دوچار ہوگئی ہے اور دو ماہ سے بے ہوش پڑی ہے، اب سن تو لیتی ہے لیکن بول نہیں سکتی، اس کے جسم کا کوئی حصہ حرکت نہیں کرتا، اور کچھ کھا بھی نہیں سکتی، اور اس وقت اَبھا شہر کے عَسیر ہسپتال میں پڑی ہے جہاں ڈاکٹروں نے اسے نیند آور گولیاں کھلا کر سلا دیا ہے اور ایک ڈاکٹر نے مجھے بتایا ہے کہ اس کے سارے ٹیسٹ بالکل درست ہیں، اور انہیں کچھ پتہ نہیں چل رہا کہ اسے کیا ہوا ہے؟ البتہ انہوں نے اس کے نرخرے میں ایک سوراخ کر دیا ہے تاکہ وہ سانس لے سکے، اور ناک سے ایک پائپ داخل کردیا ہے تاکہ اسے غذا دی جاسکے اور وہ اپنی زندگی کے باقی اَیام اسی حالت میں اور اسی چارپائی پر پڑی گزار دے"

میں نے اس لڑکی کا قصہ سنا، اور اگر شیخ سعید بن مِسفر قحطانی حفظہ اللہ کی خصوصی سفارش نہ ہوتی تو میں اس کا علاج کرنے کے لئے خود چل کے اس کے پاس نہ جاتا کیونکہ یہ میری عادت نہیں۔ سو مجھے مجبوراً جانا پڑا، ہسپتال سے خصوصی طور پر میرے لئے اجازت نامہ لیا گیا کہ میں ملاقات کے اوقات کے علاوہ دوسرے وقت میں جا کر مریضہ کا علاج کرسکوں۔ میں گیا تو واقعتاً اس کی حالت وہی تھی جو اس کے والد نے بیان کی تھی، انتہائی کمزور ہوچکی بھی تھی البتہ بولتی نہیں تھی۔ میں نے اس سے جادو کی کچھ علامات کے متعلق سوال کیا تو اس نے نفی میں سر ہلا دیا اور مجھے کچھ بھی معلوم نہ ہوسکا کہ اسے کیا ہے۔ اس دوران مغرب کی نماز کا وقت ہوگیا۔ چنانچہ میں نے نماز میں اس کے لئے دعا کی، پھر واپس لوٹے اور سورۃ الفلق کو اس پر پڑھا، نیز یہ دعا بھی پڑھی: "اَللّٰھُمَّ رَبَّ النَّاسِ، اَذْھِبِ الْبَأْسِ، وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَّا یُغَادِرُ سَقَمًا"

وہ لڑکی اللہ کے فضل و کرم سے بولنے لگ گئی، اس کا باپ اور بھائی خوشی کے

مارے رونے لگ گئے۔ اور اس کا باپ میرے سر کا بوسہ لینے کے لئے اٹھا، میں نے اسے سمجھایا کہ کسی شخص کے متعلق یہ عقیدہ نہ رکھو کہ وہ شفا دے سکتا ہے کیونکہ شفا اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے اور اسی نے یہ لکھ رکھا تھا کہ تمہاری بیٹی کو میرے ہاتھوں اور اس گھڑی میں شفا نصیب ہوگی، سو اللہ کا شکر ادا کرو!!

اس لڑکی نے اللہ کا شکر ادا کیا اور کہنے لگی: اب میں ہسپتال سے جانا چاہتی ہوں۔ اس کے بعد ایک مدت گئی، پھر اس کا بھائی آیا اور اس نے خوشخبری دی کہ اب وہ لڑکی خیریت سے ہے اور وہ مجھے دعوت دینے آیا ہے، میں نے اسے انکار کر دیا، اس خدشہ کی بنا پر کہ کہیں یہ دعوت میرا معاوضہ نہ بن جائے۔

پانچواں نمونہ: ایک نوجوان مرض کی حالت میں میرے پاس آیا، میں نے اس پر قرآنِ مجید کو پڑھا تو اس کی زبان پر جن بولنے لگ گیا، اور اس نے بتایا کہ فلاں جادوگر نے اس نوجوان پر جادو کرنے کے لئے میری ڈیوٹی لگائی ہے اور اس پر جو جادو کیا گیا ہے وہ اس کے گھر کی دہلیز میں پڑا ہوا ہے۔ میں نے اسے اس سے نکل جانے کا حکم دیا تو وہ نکل گیا، پھر اس کے گھر والے گھر میں گئے اور گھر کی دہلیز کو کھودا تو واقعتاً وہاں پر کچھ کاغذات ملے جن پر کچھ حروف لکھے ہوئے تھے، انہوں نے وہ کاغذات پانی میں بھگو دیئے، جس سے اس پر کیا گیا جادو ٹوٹ گیا۔

(۸) سحر استحاضہ

سحر استحاضہ کیسے ہوجاتا ہے؟: اس قسم کا جادو صرف عورتوں پر ہوتا ہے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ جادوگر ایک جن کو اس عورت پر مسلط کر دیتا ہے جس پر جادو کرنا مقصود ہوتا ہے، اور اس کی یہ ڈیوٹی لگاتا ہے کہ وہ اسے استحاضہ کی بیماری میں مبتلا کردے، چنانچہ جن عورت میں داخل ہوجاتا ہے اور اس کی رگوں میں خون کے ساتھ ساتھ گردش کرتا ہے۔ فرمانِ نبوی ہے:

"الشيطان يجري من ابن آدم مجرى الدم"(۹۲)

''شیطان انسانی جسم میں خون کی طرح گردش کرتا ہے''

اور دورانِ گردش جب وہ رحم کی رگوں میں پہنچتا ہے تو ان میں ایڑ لگا دیتا ہے جس سے ان رگوں سے خون بہنا شروع ہوجاتا ہے۔

حضرت حمنہؓ بنت جحشؓ نے جب استحاضہ کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپؐ نے فرمایا:

"إنما هی رکضة من رکضات الشیطان"(۹۳)

''استحاضہ تو صرف شیطان کے ایڑ لگانے کی وجہ سے ہوتا ہے''

اور ایک روایت میں یوں ہے:

"انما هو عِرق ولیس بالحیضة"(۹۴)

''یہ تو ایک رگ سے بہنے والا خون ہے، حیض نہیں ہے''

ان دونوں روایتوں سے معلوم ہوا کہ استحاضہ عورت کے رحم میں موجود رگوں میں سے کسی ایک رگ میں شیطان کے ایڑ لگانے کی وجہ سے ہوتا ہے۔

استحاضہ کیا ہوتا ہے؟ ابن اثیر کہتے ہیں: ''استحاضہ یہ ہے کہ حیض کے دنوں کے بعد بھی عورت کو خون آتا رہے''(۹۵) عورت کو یہ خون ایک ماہ تک آسکتا ہے اور اس کی تعداد میں کمی بیشی ہوسکتی ہے۔

سحر استحاضہ کا علاج

پانی پر دم کریں، پھر وہ پانی مریضہ کو دے دیں جس سے وہ تین دن تک پیتی رہے اور غسل بھی کرتی رہے، ان شاء اللہ خون آنا رُک جائے گا، اور شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے اس کے جواز کا فتویٰ دیا ہے کہ مستحاضہ کے لئے قرآنی آیات لکھ کر دی جاسکتی ہیں اور وہ ان سے غسل بھی کرسکتی ہے۔

سحر استحاضہ کے علاج کا عملی نمونہ

ایک خاتون میرے پاس آئی جس کو بہت زیادہ خون آرہا تھا، میں نے اس پر دم کیا اور قرآن مجید کی کچھ کیسٹیں سننے کے لئے اُسے دے دیں، چند ایام کے بعد اس کا خون بالکل رک گیا اور وہ شفایاب ہوگئی۔

(۹) شادی میں رکاوٹیں ڈالنے کا جادو ......علامات

(۱) دائمی سر درد

(۲) سینے میں شدید گھٹن کا احساس، خاص طور پر عصر کے بعد سے لے کر آدھی رات تک

(۳) منگیتر کو بدصورت منظر میں دیکھنا

(۴) بہت زیادہ پریشان خیالی

(۵) نیند کے دوران بہت زیادہ گھبراہٹ

(۶) کبھی کبھی معدے میں شدید درد

(۷) پیٹھ کی نچلی ہڈیوں میں درد

یہ جادو کیسے ہو جاتا ہے؟

کوئی کینہ پرور اور سازشی انسان پلید جادوگر کے پاس جاتا ہے اور اس سے مطالبہ کرتا ہے کہ فلاں آدمی کی بیٹی پر جادو کر دو تا کہ وہ شادی نہ کر سکے، جادوگر اس کا اور اس کی ماں کا نام اس سے پوچھ لیتا ہے، پھر اس کا کوئی کپڑا طلب کرتا ہے، اس کے بعد اس پر جادو کر دیتا ہے اور اس سلسلے میں ایک یا ایک سے زیادہ جنوں کی ڈیوٹی لگا دیتا ہے، سو یہ جن اپنی ڈیوٹی سرانجام دینے کے لئے اس عورت کا پیچھا کرنا شروع کر دیتا ہے۔ اگر اسے موقع مل جائے تو اس میں داخل ہو جاتا ہے، پھر اسے اس حد تک پریشان کرتا ہے کہ جو بھی اس کی منگنی کا پیغام لے کر اس کے پاس جاتا ہے، وہ اس کے ساتھ شادی کرنے سے فوراً انکار کر دیتی ہے، اور اگر اس میں داخل ہونے کا موقع نہ ملے تو باہر باہر سے جن کی کوشش ہوتی

ہے کہ ہر مرد کو اس عورت کے سامنے بدصورت ثابت کرے، اور خود اس عورت کو مردوں کے ذہنوں میں بدصورت عورت کے طور پر ثابت کرے، چنانچہ وہ عورت ہر مرد کے ساتھ شادی کرنے سے بلاوجہ انکار کردیتی ہے، اور اگر کوئی مرد اس کے ساتھ شادی کرنے کے لئے تیار بھی ہوجائے تو شیطان اس کے دل میں مسلسل وسوسے ڈالتا ہے اور اسے اس سے بدظن کر دیتا ہے۔ اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ اس عورت کے گھر میں جو شخص بھی اس عورت کے ساتھ شادی کرنے کی نیت سے داخل ہوتا ہے، اسے شدید گھٹن کا احساس ہوتا ہے اور اس کا گھر اسے جیل خانہ لگتا ہے، اس کے بعد وہ دوبارہ اس گھر میں داخل ہونے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔

اس جادو کا علاج

(۱) مریضہ پر پہلی قسم میں مذکور دم والی آیات وسورہ پڑھیں، اگر اس پر مرگی کا دورہ پڑ جائے اور جن بولنے لگ جائے تو اس کے ساتھ اسی طریقے سے نمٹیں جو ''سحر تفریق'' میں بیان کردیا گیا ہے۔

(۲) اگر اس پر مرگی کا دورہ نہ پڑے اور اس کے جسم میں کچھ تبدیلیاں رونما ہوں تو اسے مندرجہ ذیل تعلیمات دیں :

☆ وہ شرعی پردے کی پابندی کرے۔

☆ نمازیں ان کے اوقات میں ادا کرنے پر ہمیشگی کرے۔

☆ گانے اور موسیقی وغیرہ نہ سنے۔

☆ سونے سے پہلے وضو کرلے اور آیت الکرسی کی تلاوت کرے۔

☆ معوذات کی تلاوت کے بعد اپنی ہتھیلیوں میں پھونکے، پھر انہیں پورے جسم پر مل لے

☆ ایک گھنٹے کی کیسٹ میں آیت الکرسی کو بار بار ریکارڈ کریں، جسے وہ روزانہ ایک بار سنتی رہے۔

☆ ایک دوسری کیسٹ میں معوذات (اخلاص، الفلق، الناس) کو بار بار ریکارڈ

کریں اور اسے بھی روزانہ ایک بار سننے کی اسے تلقین کریں۔

☆ پانی پر دم کرکے اسے دے دیں، جس سے وہ ہر تیسرے دن پیتی اور غسل کرتی رہے۔

☆ نمازِ فجر کے بعد ۱۰۰ مرتبہ یہ دعا پڑھا کرے :

لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ

عورت ان تعلیمات پر مکمل ایک مہینہ عمل کرے، اس کے بعد ان شاء اللہ اسے یا تو مکمل شفا نصیب ہوجائے گی اور جادو ٹوٹ جائے گا، یا پھر اس کی تکلیف میں اضافہ ہوجائے گا، اگر ایسا ہو تو اس پر دوبارہ دم کریں، ان شاء اللہ اسے مرگی کا دورہ پڑ جائے گا اور جن آپ کے ساتھ گفتگو شروع کردے گا، پھر آپ اس سے اس طریقے کے مطابق نمٹ سکتے ہیں جس کا ذکر پہلے کیا جاچکا ہے۔

اس جادو کے علاج کا عملی نمونہ

ایک نوجوان میرے پاس آیا اور کہنے لگا: ہمارے ہاں ایک عجیب وغریب لڑکی ہے، کوئی بھی شخص جب اس کے ساتھ شادی کرنے کا مطالبہ کرتا ہے تو وہ بخوشی قبول کرلیتی ہے، لیکن رات کو سونے کے بعد جب صبح کے وقت بیدار ہوتی ہے تو اپنی رائے بدل لیتی ہے اور کوئی سبب بتائے بغیر اس سے شادی کرنے سے صاف انکار کردیتی ہے اور ایسا کئی بار ہوچکا ہے جس سے ہمیں اس کے متعلق شک سا ہونے لگا ہے آپ کی اس کے بارے میں کیا رائے ہے؟

میں نے اس پر دم کیا تو اس پر مرگی کا دورہ پڑ گیا اور ایک (خاتون) جن اس کی زبان سے بولنے لگ گئی، میں نے اس سے پوچھا:

☆ تم کون ہو؟

جن خاتون: میں فلاں ہوں (اس کا نام اب مجھے یاد نہیں ہے)

☆ تم اس لڑکی میں کیوں داخل ہوئی۔

جن خاتون: کیونکہ مجھے اس سے محبت ہے۔

☆ اسے تجھ سے کوئی محبت نہیں، اور صحیح صحیح بتاؤ کہ تم کیا چاہتی ہو؟

جن خاتون: میں نہیں چاہتی کہ یہ شادی کر لے۔

☆ تمہارا اب تک اس سے کیا سلوک رہا ہے؟

جن خاتون: جب بھی کوئی شخص اس سے منگنی کے لئے آتا تھا، میں اسے رات کو خواب میں دھمکیاں دیتی تھی کہ کہ اگر تو نے شادی کر لی تو تمہیں سنگین نتائج کا سامنا کرنا پڑے گا۔

☆ تمہارا دین کیا ہے؟

جن خاتون: میں مسلمان ہوں۔

☆ اگر تم مسلمان ہو تو تمہارے لئے قطعاً درست نہیں کہ تم کسی مسلمان کو اس طرح ایذا دو، فرمانِ نبویؐ ہے: "لاضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ" (۹۶)

''نہ اپنے آپ کو نقصان پہنچاؤ نہ دوسرے کو''

میری یہ گفتگو سن کر وہ جن خاتون اس لڑکی سے نکل جانے پر آمادہ ہوگئی اور واقعتاً اس سے نکل گئی اور لڑکی شفایاب ہوگئی، والحمد للہ

جادو کے متعلق چند اہم معلومات

(۱) جادو کی علامات کا مرض کی علامات سے اشتباہ ہوسکتا ہے۔

(۲) جس شخص پر جادو کیا گیا ہو، اگر اس کے معدے میں دائمی درد رہتا ہو تو یہ اس بات کی دلیل ہوتی ہے کہ اسے جادو پلایا یا کھلایا گیا ہے۔

(۳) قرآنی علاج دو شرطوں کے ساتھ فائدہ مند ثابت ہوتا ہے:

☆ معالج اللہ کی شریعت کا پابند ہو۔

☆ قرآنی علاج کی تاثیر پر مریض کو مکمل یقین ہو۔

(۴) جادو کی بیشتر قسموں میں درج ذیل علامت موجود ہوتی ہے، سینے کی گھٹن خاص کر

رات کے وقت

(۵) جادو کی جگہ کا دو باتوں سے پتہ چل سکتا ہے:

☆ ایک تو یہ کہ خود جن بتا دے کہ اس نے فلاں جگہ پر جادو رکھا ہوا ہے، اور آپ اس کی یہ بات اس وقت تک درست تسلیم نہ کریں جب تک ایک آدمی بھجوا کر اس کی بتائی ہوئی جگہ سے جادو کی موجودگی یا عدم موجودگی کی تصدیق نہ کروالیں، کیونکہ جنوں میں جھوٹ بہت زیادہ پایا جاتا ہے۔

☆ مریض یا معالج کسی فضیلت والے وقت میں (مثلاً رات کا آخری تیسرا حصہ) پورے اخلاص اور خشوع وخضوع کے ساتھ دو رکعات نفل ادا کرے اور اللہ سے دعا کرے کہ وہ جادو کی جگہ کے متعلق اسے خبردار کردے، آپ کو خواب کے ذریعے یا احساس وشعور کے ذریعے یا غالب گمان کے ذریعے معلوم ہوجائے گا کہ جس چیز پر جادو کیا گیا ہے وہ فلاں جگہ پر پڑی ہوئی ہے، اگر ایسا ہوجائے تو اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لانا چاہئے۔

(۶) جادو کی تمام قسموں کے علاج کے لئے آپ کلونجی کے تیل پر دم کرسکتے ہیں جسے مریض متاثرہ عضو پر صبح وشام مل سکتا ہے۔

صحیحین میں ایک حدیث موجود ہے جس کے الفاظ یوں ہیں:

" الحبّة السوداء شفاء من كلّ داء إلا السام "[۹۷]

''کلونجی میں ہر بیماری کا علاج ہے سوائے موت کے''

مریضہ کو اللہ نے جائے جادو دِکھا دی

میرے پاس ایک نوجوان لڑکی آئی، میں نے اس پر قرآنِ مجید کو پڑھا تو مجھے معلوم ہوا کہ اس پر بہت طاقتور قسم کا جادو کیا گیا ہے، کیونکہ اسے نیند اور بیداری دونوں حالتوں میں خیالی تصویریں اور سائے نظر آتے تھے...... خلاصہ یہ کہ میں نے اس کے گھر والوں کو علاج بتا دیا اور گھر واپس جانے کی تلقین کی، انہوں نے پوچھا: کیا ہم جائے جادو کے متعلق

جان سکتے ہیں؟ میں نے کہا: ہاں، رات کے آخری تیسرے حصے میں جبکہ اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پرنازل ہوتا ہے اور دعائیں قبول کرتا ہے، اللہ سے دعا کریں کہ وہ آپ کو جائے جادو کے متعلق خبردار کردے، چنانچہ خود مریضہ لڑکی نے رات کو اُٹھ کر نماز پڑھی اور اللہ سے اس سلسلے میں دعا کی، پھراس نے خواب میں دیکھا کہ ایک آدمی اس کے ہاتھ کو پکڑ کر گھر کی ایک جانب لے جارہا ہے اور اسے جائے جادو کے متعلق بتا رہا ہے، صبح ہوئی تو اس نے اپنے گھروالوں کو یہ خواب سنایا، چنانچہ وہ اسی جگہ پر گئے تو جس چیز میں جادو کیا گیا تھا وہ وہاں موجود تھی، انہوں نے اسے وہاں سے نکال دیا، اور اس طرح جادو ٹوٹ گیا اور لڑکی شفایاب ہوگئی۔ والحمدللہ ربّ العٰلمین!

ساتواں حصہ

بیوی سے قرب کی بندش کا جادو

اس سے مراد یہ ہے کہ ایک تندرست مرد اپنی بیوی سے جماع نہ کر سکے اور اس کی کیفیت کچھ اس طرح سے ہوتی ہے کہ جن انسان کے دماغ میں اس جگہ پر مورچہ بندی کر لیتا ہے جہاں سے اعضاءِ تناسل کو شہوانی ہدایات ملتی ہیں۔ پھر جب انسان اپنی بیوی کے قریب ہو کر اس سے جماع کا ارادہ کر لیتا ہے تو جن اس دماغی مرکز کو بے عمل کر دیتا ہے جو اعضاءِ تناسل میں شہوانی جذبات بھڑکاتا ہے، اس سے مرد کا آلہ تناسل سکڑ جاتا ہے اور وہ اپنی بیوی سے جماع کرنے کے قابل نہیں رہتا۔ جن کی یہ شیطانی حرکت اس وقت عمل میں آتی ہے جب خاوند جماع کرنے کے لئے بالکل تیار ہوتا ہے۔ عین وقت پر وہ یہ حرکت کر کے اسے جماع سے عاجز کر دیتا ہے۔

یاد رہے کہ یہ حالت جس طرح مرد کے ساتھ ہوتی ہے، اسی طرح عورت کے ساتھ بھی ہو سکتی ہے اور اس کی پانچ شکلیں ہیں:

(۱) عورت کی ٹانگیں غیر ارادی طور پر ایک دوسرے سے چپک جاتی ہیں اور اس کا خاوند اس سے جماع نہیں کر سکتا۔

(۲) جن عورت کے دماغ میں مورچہ بندی کر کے اس کی شہوت کو ختم کر دیتا ہے، چنانچہ اس کا خاوند اس سے جماع کر بھی لے تو اسے قطعاً کوئی لذت محسوس نہیں ہوتی اور وہ دورانِ جماع نیم بے ہوشی کی حالت میں پڑی رہتی ہے۔

(۳) عین اس وقت عورت کو خون آنا شروع ہو جاتا ہے جب اس کا خاوند اس سے جماع کرنے کے لئے تیار ہوتا ہے، جس سے وہ جماع نہیں کر سکتا ہے۔

(۴) مرد جب جماع کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے سامنے گوشت کا ایک بہت بڑا بند آ جاتا ہے جس سے وہ جماع کرنے کے قابل نہیں رہتا ہے۔

(۵) بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ مرد ایک کنواری عورت سے شادی کرتا ہے لیکن وہ جب اس کے قریب جاتا ہے تو اسے یوں لگتا ہے جیسے یہ عورت کنواری نہیں ہے اور وہ شکوک وشبہات میں مبتلا ہوجاتا ہے، لیکن اس کا جب علاج ہوتا ہے تو اس کا پردۂ بکارت اسی طرح ٹوٹ آتا ہے جس طرح جادو سے پہلے ہوتا ہے۔

بندشِ جماع کے جادو کا علاج

اس کے علاج کے کئی طریقے ہیں:

پہلا طریقہ

جادو کی پہلی قسم میں قرآنی آیات پر مشتمل جو دَم ذکر کیا گیا ہے، اسے مریض پر پڑھیں، اگر اس کی زبان سے جن بولنے لگ جائے تو اس سے جائے جادو پوچھ لیں، پھر وہاں سے جادو نکال کر اسے ختم کردیں اور جن کو اس سے نکل جانے کا حکم دیں، اگر نکل جائے تو اس طرح اس پر کیا گیا جادو ٹوٹ جائے گا اور اگر دَم کرنے کے باوجود جن اس کی زبان سے نہیں بولتا تو اس کے علاج کے لئے مندرجہ ذیل طریقوں میں سے کوئی طریقہ استعمال کریں۔

دوسرا طریقہ

درج ذیل آیات پانی پر پڑھیں، جس کو مریض چند اَیام پیتا رہے اور اس سے غسل کرتا رہے ان شاء اللہ جادو ٹوٹ جائے گا:

سورۂ یونس کی آیت ۸۱، ۸۲ اور سورۃ الاعراف کی آیات ۱۱۷ تا ۱۲۲ اور سورۂ طٰہٰ کی آیت ۶۹

تیسرا طریقہ

بیری کے سات پتے لے لیں، انہیں دو پتھروں کے درمیان باریک پیس کر پانی سے بھرے برتن میں ڈال دیں، پھر اپنا منہ اس کے قریب کرلیں اور ان پتوں کو اوپر نیچے

کرتے ہوئے ان پر آیت الکرسی اور معوذات کی تلاوت کریں۔ اس پانی کو مریض چند ایام تک پیتا اور اس سے غسل کرتا رہے بشرطیکہ اس میں دوسرے پانی کا اضافہ نہ کرے اور آگ پر گرم نہ کرے، اور اگر اسے گرم کرنے کی ضرورت ہو تو سورج کی گرمی میں کرے، اور اسے ناپاک جگہ پر نہ انڈیلے، اس طرح اس پر کیا گیا جادو ختم ہوجائے گا، ان شاء اللہ تعالیٰ......اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ جادو پہلی مرتبہ نہانے سے ہی ٹوٹ جائے۔

چوتھا طریقہ

مریض کے کان میں دَم کریں اور پھر سورۃ الفرقان کی آیت نمبر ۲۳ بھی اس کے کان میں کم از کم سو مرتبہ یا اس وقت تک پڑھتے رہیں جب تک اس کے ہاتھ پاؤں سن نہیں ہوجاتے، اور ایسا چند ایام تک روزانہ کرتے رہیں، ان شاء اللہ جادو ٹوٹ جائے گا۔

پانچواں طریقہ

امام شعبیؒ کہتے ہیں کہ جادو توڑنے کے لئے یہ طریقہ بھی اختیار کیا جاسکتا ہے کہ مریض ایک کانٹے دار درخت کے نیچے چلا جائے اور اس کے دائیں بائیں سے کچھ پتے لے کر انہیں باریک پیس لے، پھر انہیں پانی میں ملا کر اس پر (معوذات اور آیت الکرسی) پڑھ لے اور اس سے غسل کرے۔ [۹۸]

چھٹا طریقہ

مریض موسم بہار میں بیاباں جنگل اور باغات کے پھول جتنے جمع کرسکتا ہے، کر لے۔ پھر انہیں ایک صاف ستھرے برتن میں ڈال دے اور میٹھا پانی بھر دے۔ پھر اس پانی کو تھوڑا سا آگ پر اُبال لے، جب ٹھنڈا ہوجائے تو اس پر معوذات کو پڑھ لے اور اسے اپنے اوپر بہا دے، ان شاء اللہ جادو ٹوٹ جائے گا [۹۹]

ساتواں طریقہ

ایک برتن میں پانی بھرلیں، پھر اس پر معوذات کے علاوہ یہ دعائیں بھی پڑھیں:

ا. "اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ، اَذْهِبِ الْبَاْسَ، وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ، لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَّا یُغَادِرُ سَقَمًا"

اے اللہ! تو لوگوں کا پروردگار ہے، تکلیف دور فرما اور شفا بخش کیونکہ تو شفا بخشنے والا ہے۔ تیری شفا کے علاوہ کوئی شفا نہیں۔ایسی شفا عطا فرما جو بیماری کو جڑ سے اُکھاڑ دے''

ب. "بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِیْكَ، وَاللّٰهُ یَشْفِیْكَ عَنْ كُلِّ دَاءٍ یُّؤْذِیْكَ، وَمِنْ كُلِّ نَفْسٍ اَوْعَیْنٍ حَاسِدٍ اللّٰهُ یَشْفِیْكَ"

''میں اللہ کے نام سے تجھے دَم کرتا ہوں اوراللہ تجھے ہر تکلیف دِہ بیماری اور ہر روح بد یا حسد کرنے والی آنکھ کی برائی سے شفادے گا''

ج. "أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ"

''میں اللہ تعالیٰ کے (ہرخوبی سے)مکمل کلمات کی برکت سے اس کی پیدا کی ہوئی چیزوں کی شر سے اسکی پناہ مانگتا ہوں''

د. "بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْئٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ"

''اللہ کے نام کے ساتھ جس کے نام کے ہوتے ہوئے آسمان وزمین کی کوئی چیز تکلیف نہیں پہنچاسکتی اور وہ سننے اور جاننے والا ہے''

مریض اس پانی کو چند ایام تک پیتا اور اس سے غسل کرتا رہے، ان شاء اللہ جادو کا اثر ختم ہوجائے گا

آٹھواں طریقہ

ایک صاف ستھرے برتن میں پاکیزہ روشنائی کے ساتھ سورۂ یونس کی آیات ۸۱،۸۲ تحریر کریں، پھراس لکھائی کوکلونجی کے تیل کے ساتھ مٹا دیں۔ پھر مریض اس تیل کو تین دن تک پیتا رہے اور اپنے سینے اور پیشانی کی مالش کرتا رہے، اس طرح اس کا جادوٹوٹ جائے

گا۔ یاد رہے کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے ایسا کرنے کو جائز قرار دیا ہے۔[۱۰۰]

نواں طریقہ

جادو کی پہلی قسم میں جو دَم ذکر کیا گیا ہے، اسے پاکیزہ روشنائی کے ساتھ صاف ستھرے برتن پر لکھ لیں، پھر اسے پانی کے ساتھ مٹا دیں۔اس کے بعد مریض اِسی پانی کو چند اَیام تک پیتا اور اسی سے غسل کرتا رہے، ان شاء اللہ جادو کا اثر ختم ہو جائے گا۔

جادو، نامردی اور جنسی کمزوری میں فرق

اگر مریض پر بندشِ جماع کا جادو کیا گیا ہو تو اس کی اہم نشانی یہ ہے کہ وہ جب تک اپنی بیوی سے دور رہتا ہے، اپنے اندر جماع کی طاقت بھرپور انداز سے محسوس کرتا ہے، لیکن جونہی اس کے قریب جاتا ہے اور جماع کرنے کا ارادہ کر لیتا ہے تو عین وقت پر اس کا عضو ِخاص سکڑ جاتا ہے اور وہ جماع کرنے کے قابل نہیں رہتا۔

اگر مریض نامرد ہو تو وہ خواہ اپنی بیوی کے قریب ہو یا بعید اپنے اندر قوتِ جماع کو بالکل محسوس ہی نہیں کرتا۔

اور اگر اسے جنسی کمزوری ہو تو وہ کئی کئی دنوں کے بعد جماع کرنے کے قابل ہوتا ہے، اور جب اس قابل ہوتا ہے، جماع شروع کرتے ہی ڈھیلا پڑ جاتا ہے اور زیادہ دیر تک اسے جاری رکھنے کے قابل نہیں ہوتا ......بندشِ جماع کے جادو کا علاج تو ہم ۹ عدد طریقوں سے ذکر کر چکے ہیں، اب آیئے نامردی اور جنسی کمزوری کا علاج ذکر کرتے ہیں:

نامردی کا علاج

(۱) ایک کلوگرام خالص شہد اور ۲۰۰ گرام تازہ غذاء الملکات

(۲) اس پر الفاتحہ، الشرح اور معوذات پڑھیں۔

(۳) مریض ہر روز اس شہد سے تین چمچ نہار منہ اور ایک ایک چمچہ دوپہر اور رات کھانے سے ایک گھنٹہ پہلے استعمال کرے۔

(۴) جب تک نامردی ختم نہ ہو، وہ یہ علاج جاری رکھے، اللہ کے حکم سے شفا نصیب ہوگی۔

بانجھ پن اور ناقابل اولاد ہونا

☆ <u>مرد کا ناقابل اولاد ہونا:</u> مرد دو طرح سے ناقابل اُولاد ہوسکتا ہے۔ ایک تو یہ ہے کہ وہ جسمانی طور پر مریض ہو اور ناقابل اولاد ہو، اگر ایسا ہو تو اس کا علاج اَطباء کے پاس کیا جاسکتا ہے اور دوسرا یہ ہے کہ جسمانی طور پر تو ٹھیک ہو لیکن جنات کی شرارت کی وجہ سے وہ اُولاد پیدا کرنے کے قابل نہ ہو، اور یہ اس طرح ہوتا ہے کہ پیداواری صلاحیت کے لئے ضروری ہے کہ مرد کے پاس ایک سینٹی میٹر مکعب میں ۲۰ ملیون سے زیادہ منوی حیوانات ہوں۔ جن بعض اوقات یوں کرتا ہے کہ مرد کے خصیتین جو منوی حیوانات کو چھانٹتے اور انہیں علیحدہ کرتے ہیں، پر پریشر ڈال کر یا کسی اور طریقے سے منوی حیوانات کا مطلوبہ تناسب پورا نہیں ہونے دیتا، جس سے مرد کی پیداواری صلاحیت ختم ہوجاتی ہے۔

اور اس کا دوسرا طریقہ یہ بھی ہے کہ منوی حیوانات جب خصیتین سے منی کے مقر میں منتقل ہوتے ہیں تو وہاں پر انہیں ایک سیال مادے کی ضرورت ہوتی ہے جس سے انہیں زندہ رہنے کے لئے غذا ملتی ہے، اور یہ مادّہ گوشت سے نکلتا ہے اور منی کے مقر میں منوی حیوانات کے پاس چلا جاتا ہے۔ چنانچہ جن اسی سیال مادے کو منوی حیوانات کے پاس جانے سے روک دیتا ہے اور جب منوی حیوانات کو غذا نہیں ملتی تو وہ مرجاتے ہیں اور اس طرح پیداواری صلاحیت ختم ہوجاتی ہے۔

جن کی وجہ سے ناقابل اولاد ہونے کی کچھ علامات

۱۔ سینے کی گھٹن، خاص کر عصر کے بعد سے لے کر آدھی رات تک

۲۔ پریشان حالی

۳۔ پیٹھ کی نچلی ہڈیوں میں درد

۴۔ نیند میں گھبراہٹ

۵۔ نیند میں خوفناک خواب

☆ عورت کا بانجھ پن: عورت کا بانجھ پن بھی دو طرح سے ہوتا ہے۔ ایک تو یہ ہے کہ وہ قدرتی طور پر اولاد جنم دینے کے قابل نہ ہو، اور دوسرا یہ ہے کہ وہ قدرتی طور پر تو ٹھیک ہو لیکن رحم میں جن کی شرارت کی وجہ سے وہ بانجھ ہو جائے اور بچہ جننے کے قابل نہ ہو۔اس کی شرارت کی ایک شکل تو یہ ہے کہ وہ اس کی پیداواری صلاحیت کلی طور پر ختم کردے، اور دوسری شکل یہ ہے کہ ابتدائی طور پر تو اس کے رحم میں حمل ٹھہر جائے، لیکن چند ماہ بعد وہ رحم کی رگوں میں ایڑ لگا دیتا ہے، جس سے عورت کو خون آنا شروع ہو جاتا ہے اور اس کا حمل ضائع ہو جاتا ہے، اور صحیحین میں رسولِ اکرم ﷺ کا یہ فرمان موجود ہے کہ

"إنّ الشيطان يجري من ابن آدم مجرىٰ الدم"[۱۰۱]

''شیطان انسان کی رگوں میں خون کی طرح گردش کرتا ہے''

بانجھ پن کا علاج

۱۔ جادو کی پہلی قسم میں قرآنی آیات پر مشتمل جو دَم ذکر کیا گیا ہے، اسے ایک کیسٹ میں ریکارڈ کر دیں، جسے مریض روزانہ تین مرتبہ سنتا رہے۔

۲۔ صبح کے وقت سورۃ الصافات کی تلاوت کرے یا اس کی تلاوت سنتا رہے۔

۳۔ سوتے وقت سورۃ المعارج کی تلاوت کرے یا اس کی تلاوت سن لے۔

۴۔ کلونجی کے تیل پر یہ سورتیں پڑھیں: الفاتحہ، آیت الکرسی، سورۃ البقرہ کی اور سورۂ آلِ عمران کی آخری آیات، المعوذات ......اس تیل کو مریض اپنے سینے، پیشانی اور پیٹھ کی ہڈیوں پر ملتا رہے۔

۵۔ یہی آیات و سورتیں خالص شہد پر بھی پڑھیں، جس سے مریض صبح نہار منہ ایک چمچہ استعمال کرے۔

مندرجہ بالا علاج مریض کئی مہینے مسلسل کرتا رہے، اِن شاء اللہ شفاء نصیب ہوگی بشرطیکہ وہ اس دوران اللہ کی شریعت کی پابندی کرے۔

سرعتِ انزال کا علاج

سرعتِ انزال ایک جسمانی بیماری کے طور پر ہو تو اَطباء اس کا کئی طرح سے علاج کرتے ہیں، مثلاً

(۱) عضو خاص پر مرہم لگانا

(۲) دورانِ جماع کسی دوسرے معاملے میں غور وفکر کرنا

(۳) دورانِ جماع ریاضی کے بعض مشکل سوالات حل کرنا

اور اگر سرعتِ انزال جن کی وجہ سے ہو تو اس کا علاج یہ ہے:

۱۔ نمازِ فجر کے بعد سو مرتبہ یہ دُعا پڑھے: لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰـهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهٗ الْمُلْكُ وَلَهٗ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْر.

''اللہ اکیلا اور لاشریک ہے اس کے سوا کوئی الہ (حاجت روا مشکل کشا) نہیں بادشاہی اور حمد اس کی ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے''

۲۔ سونے سے پہلے سورۃ الملک کی تلاوت کرے یا اُسے سن لے۔

۳۔ روزانہ کئی بار آیت الکرسی کو پڑھے۔

۴۔ مندرجہ ذیل دعائیں روزانہ صبح وشام تین تین مرتبہ پڑھے:

أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

''میں اللہ کے (ہر خوبی سے) مکمل کلمات کی برکت سے اس کی پیدا کی ہوئی چیزوں کی شر سے اس کی پناہ مانگتا ہوں''

بِسْمِ اللّٰـهِ الَّـذِيْ لَا يَـضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْئٌ فِيْ الْاَرْضِ وَلَا فِيْ السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

''اللہ کے نام کے ساتھ کہ جس کے نام کے ہوتے ہوئے آسمان وزمین کی کوئی چیز تکلیف نہیں پہنچا سکتی اور وہ سننے اور جاننے والا ہے''

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ

''میں اللہ کے (ہر خوبی سے) مکمل کلمات کی برکت سے اس کی پناہ چاہتا ہوں

ہر شیطان کے شر اور زہریلی چیز اور ہر طرح کی نظر بد سے‘‘

مندرجہ بالا علاج کم از کم تین ماہ تک جاری رکھنا چاہیئے۔

جادو سے بچنے کے لئے اِحتیاطی تدابیر

یہ بات ہر ایک کو معلوم ہے کہ بندشِ جماع کا جادو عموماً نوجوانوں پر کیا جاتا ہے جب وہ شادی کرنے کا ارادہ کر رہے ہوتے ہیں، خاص کر اس وقت جب وہ ایسے معاشرے میں رہائش پذیر ہوں جس میں بدبخت جادوگروں کی کثرت ہو۔ ایسے میں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا دولہا اور دلہن جادو سے بچنے کے لئے قلعہ بند نہیں ہوسکتے تاکہ اگر ان پر جادو کیا جائے تو وہ اس کے اثر سے محفوظ رہیں؟

اس اہم سوال کا جواب یہ ہے کہ ہاں، ایسا ہوسکتا ہے، اور ابھی ہم اس سے بچنے کیلئے چند ضروری اِحتیاطی اِقدامات ذکر کریں گے، لیکن اس سے پہلے ایک قصہ پڑھ لیجئے:

ایک نوجوان جو شریعتِ الٰہی کا پابند تھا، اپنی بستی اور گردونواح میں لوگوں کو توحید ِخالص کی طرف بلاتا تھا، دعوت اِلی اللہ کا فریضہ سرانجام دینے کے ساتھ ساتھ لوگوں کو جادو گروں کے پاس جانے سے ڈراتا تھا اور انہیں واضح طور پر آگاہ کیا کرتا تھا کہ جادو کفر ہے اور جادوگر ایک ناپاک انسان اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا دشمن ہوتا ہے۔ اس کی بستی میں ایک مشہور جادوگر رہائش پذیر تھا۔ اور جب بھی کوئی نوجوان شادی کرنے کا ارادہ کرتا، اس جادوگر کے پاس جاتا اور اس سے کہتا:

’’میں فلاں دن شادی کرنے والا ہوں اور تمہارا کوئی مطالبہ ہو تو بتاؤ‘‘

چنانچہ جادوگر اس سے ایک بڑی رقم کا مطالبہ کرتا، جسے وہ نوجوان بغیر کسی تردّد کے ادا کردیتا، اور اگر وہ اس رقم کی ادائیگی نہیں کرتا تو جادوگر بندشِ جماع کا اس پر جادو کردیتا، نتیجتاً وہ اپنی بیوی کے قریب جانے کے قابل نہ رہتا۔ اور اپنے اوپر کئے گئے جادو کے علاج کے لئے اسے پھر اس جادوگر کے پاس آنا پڑتا اور اس بار اسے پہلے سے کئی گنا زیادہ رقم ادا کرنا پڑتی۔

اس نیک نوجوان نے اس جادوگر کے خلاف اعلانِ جنگ کر رکھا تھا۔ ہر خاص و عام مجلس میں اور ہر منبر پر اس کا نام لے کر اسے رُسوا کرتا تھا اور لوگوں کو اس کے پاس جانے سے منع کرتا تھا۔ ابھی اس نوجوان نے شادی نہیں کی تھی، اور لوگ اس کی شادی کے دن کا انتظار کر رہے تھے، تاکہ یہ دیکھ سکیں کہ جادوگر اس سے کیا سلوک کرتا ہے اور کیا یہ نوجوان جادوگر سے اپنے آپ کو محفوظ رکھ پائے گا یا نہیں؟

نوجوان نے شادی کا پروگرام بنا لیا اور اس سے کچھ دن پہلے میرے پاس آیا، اور پورا قصہ مجھے بتاتے ہوئے کہنے لگا: ''جادوگر مجھے دھمکیاں دے رہا ہے اور لوگ بھی اس انتظار میں ہیں کہ اب غلبہ کس کا ہوگا؟ تو کیا آپ جادو سے بچنے کے لئے مجھے کچھ احتیاطی اقدامات کے بارے میں آگاہ کریں گے؟ اور یہ یاد رہے کہ جادوگر اپنے طور پر جو کچھ کر سکتا ہے، کرے گا کیونکہ میں نے لوگوں کے سامنے اس کی بہت توہین کی ہے''

میں نے نوجوان سے کہا: ہاں، میں آپ کی اس سلسلے میں مدد کر سکتا ہوں لیکن اس کی ایک شرط ہے۔

نوجوان نے پوچھا: وہ کیا ہے؟

میں نے کہا: تم جادوگر کے پاس یہ پیغام بھیج دو کہ تم فلاں دن شادی کرنے والے ہو، اور چیلنج کرو کہ وہ اور اسکے مددگار جادوگر جو کچھ کر سکتے ہوں، کرلیں اور لوگوں کو بھی بتا دو کہ تم نے اسے چیلنج کر رکھا ہے

نوجوان نے متردّد ہو کر پوچھا: آپ جو کچھ کہہ رہے ہیں، کیا آپ کو اس پر یقین ہے؟

میں نے کہا: ہاں، مجھے یقین ہے کہ ہمیشہ مؤمنوں کو غلبہ حاصل ہوتا ہے اور جرائم پیشہ لوگ ذلیل وخوار ہو جاتے ہیں۔ پھر میں نے اسے اِحتیاطی اقدامات سے آگاہ کیا اور وہ چلا گیا، اور بستی میں پہنچتے ہی اس نے جادوگر کو چیلنج کر دیا کہ وہ اس کی شادی کے موقع پر جو کچھ کر سکتا ہے، کر گزرے۔ لوگ بھی شدت سے اس کی شادی کے دن کا انتظار کرنے لگ گئے۔ نوجوان نے میری ہدایات کے مطابق احتیاطی اِقدامات کر لئے اور نتیجہ یہ نکلا کہ اس

کی شادی ہوگئی اور اس نے اپنی بیوی سے صحبت بھی کر لی اور جادوگر کا جادو بے اثر ہو کر رہ گیا، لوگ حیران ہوگئے۔ اس نوجوان کو عزت مل گئی اور جادوگر کا رعب و دبدبہ خاک میں مل گیا، وللّٰہ الحمد والمنّۃ...... اور وہ احتیاطی اقدامات درج ذیل ہیں:

(۱) مدینہ منورہ کی عجوہ کھجور کے سات دانے صبح نہار منہ کھالیں، اگر مدینہ منور کی عجوہ کھجور نہ ملے تو کسی بھی شہر کی عجوہ کھجور استعمال کر سکتے ہیں، حدیثِ نبوی میں آتا ہے:

''جو شخص عجوہ کھجور کے سات دانے صبح کے وقت کھا لیتا ہے، اسے زہر اور جادو کی وجہ سے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا''(۱۰۲)

(۲) دوسری احتیاطی تدبیر وضو ہے، کیونکہ باوضو مسلمان پر جادو اثر انداز نہیں ہوسکتا اور وہ فرشتوں کی حفاظت میں رات گزارتا ہے۔ ایک فرشتہ اس کے ساتھ رہتا ہے اور وہ جب بھی کروٹ بدلتا ہے فرشتہ اس کے حق میں دعا کرتے ہوئے کہتا ہے: ''اے اللہ! اپنے اس بندے کو معاف کردے کیونکہ اس نے طہارت کی حالت میں رات گزاری ہے''(۱۰۳)

(۳) باجماعت نماز کی پابندی: جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی پابندی کی وجہ سے انسان شیطان سے محفوظ ہوجاتا ہے اور اس سلسلے میں سستی برتنے کی وجہ سے شیطان اس پر غالب آجاتا ہے اور جب وہ غالب آجاتا ہے تو اس میں داخل بھی ہوسکتا ہے اور اس پر جادو بھی کرسکتا ہے، رسولِ اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

''کسی بستی میں جب تین آدمی موجود ہوں اور وہ باجماعت نماز ادا نہ کریں تو شیطان ان پر غالب آجاتا ہے، سوتم جماعت کے ساتھ رہا کرو، کیونکہ بھیڑیا اسی بکری کو شکار کرتا ہے جو ریوڑ سے الگ ہوجاتی ہے''(۱۰۴)

(۴) قیامِ لیل: جو شخص جادو کے اثر سے بچنے کے لئے قلعہ بند ہونا چاہے، اسے قیامِ لیل ضرور کرنا چاہئے، کیونکہ اس میں کوتاہی کر کے انسان خود بخود اپنے اوپر شیطان کو مسلط کر لیتا ہے، اور اس کے مسلط ہونے کی صورت میں اس کے لئے جادو کا راستہ ہموار ہوجاتا ہے۔ حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول ﷺ کے پاس ایک ایسے شخص کا ذکر

کیا گیا جو صبح ہونے تک سویا رہتا ہے اور قیامِ لیل کے لئے بیدار نہیں ہوتا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسکے کانوں میں شیطان پیشاب کر جاتا ہے'' (۱۰۵)

اور حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں: ''جو شخص وتر پڑھے بغیر صبح کرتا ہے، اس کے سر پر ستر ہاتھ لمبی رسی کا بوجھ پڑ جاتا ہے'' (۱۰۶)

(۵) بیت الخلا میں جاتے ہوئے اس کی دعا پڑھنا: ناپاک جگہ پر شیطانوں کا گھر اور ٹھکانہ ہوتا ہے۔ اس لئے اس میں کسی مسلمان کی موجودگی کو شیطان غنیمت تصور کرتے ہیں۔ مجھے خود ایک شیطان جن نے بتایا تھا کہ وہ ایک شخص میں داخل ہوجانے میں کامیاب ہوگیا تھا جب اس نے بیت الخلاء میں جاتے ہوئے دخولِ خلاء کی دعا نہیں پڑھی تھی، اور ایک اور جن نے بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک طاقتور اسلحہ عطا کیا ہے جس کے ذریعے تم ہمارا خاتمہ کر سکتے ہو، میں نے کہا: وہ کیا ہے؟ تو اس نے جواباً کہا کہ وہ مسنون اَذکار ہیں اور رسول اکرم ﷺ سے یہ ثابت ہے کہ آپ بیت الخلاء میں جاتے ہوئے یہ دعا پڑھا کرتے تھے: "اَللّٰهُمَّ إِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ" (۱۰۷) ''اے اللہ میں خبیث جنوں اور جنیوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں''

(۶) نماز شروع کرتے وقت شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرنا: حضرت جبیر بن مُطعمؓ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز کے شروع میں یہ دعا پڑھتے ہوئے دیکھا:

"اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا

''اللہ سب سے بڑا اور بہت ہی بڑا ہے اللہ کی بہت سی تعریفیں ہیں اور صبح وشام اس کے لیے پاکیزگی ہے'' (تین مرتبہ)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ مِنْ نَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ وَهَمْزِهٖ" (۱۰۸)

''میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں شیطان مردود سے اس کی پھونک اور تھوک اور وسوسے سے''

(۷) شادی کے بعد اپنی بیوی کی پیشانی پر دایاں ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھیں:

"اَللّٰهُمَّ إِنِّىْ اَسْاَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَمَا جَبِلْتَهَا عَلَيْهِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ

شَرِّهَا وَشَرِّمَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ"(۱۰۹)

''اے اللہ! میں تجھ سے اس کی خیر کا سوال کرتا ہوں ،اور اس خیر کا بھی جو تو نے اس کی فطرت (طبیعت) میں رکھی ہے اور اس کی شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور اس شر سے جو تو نے اس کی فطرت میں رکھی ہے''

(۸) اُزدواجی زندگی کا آغاز نماز کے ساتھ کیا جائے:

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں،''شادی کے بعد آپ جب اپنی بیوی کے پاس جائیں تو اسے کہیں کہ وہ آپ کے پیچھے دو رکعات نماز اَدا کرے، پھر آپ یہ دعا پڑھیں:

"اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْ اَهْلِيْ، وَ بَارِكْ لَهُمْ فِيَّ، اَللّٰهُمَّ اجْمَعْ بَيْنَنَا مَا جَمَعْتَ بِخَيْرٍ، وَفَرِّقْ بَيْنَنَا إِذَا فَرَّقْتَ اِلىٰ الْخَيْرِ"(۱۱۰)

''اے اللہ! میرے گھر والوں کے لیے مجھ میں اور میرے لیے میرے گھر والوں میں برکت رکھ دے۔ اے اللہ! جب تک تو ہمیں جمع رکھے خیر پر جمع رکھ اور جب جدا کرے تو خیر پر جدا فرما''

(۹) <u>وقتِ جماع احتیاطی تدبیر:</u> رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

''تم میں سے کوئی بھی جب اپنی بیوی سے جماع کرنا چاہے تو یہ دعا پڑھے:

"بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا"

''اللہ کے نام کے ساتھ اے اللہ ہمیں شیطان سے بچا اور جو چیز تو ہمیں عطا فرمائے اسے بھی شیطان سے بچا'' اگر اِس جماع کے بعد انہیں بچہ دیا جاتا ہے تو شیطان اُسے نقصان نہیں پہنچا سکتا''(۱۱۱)

اور مجھے ایک جن نے توبہ کرنے اور مسلمان ہونے کے بعد بتایا تھا کہ وہ توبہ سے پہلے مریض کے ساتھ شریک ہوجاتا تھا جب وہ اپنی بیوی سے جماع کرتا تھا، کیونکہ وہ یہ دعا نہیں پڑھتا تھا۔ سو یہ دعا بہت بڑا خزانہ ہے جس کی قیمت ہمیں معلوم نہیں ہے۔

(۱۰) سونے سے پہلے وضو کرلیں، پھر آیت الکرسی پڑھ لیں اور اللہ کو یاد کرتے کرتے سو جائیں۔

حدیث میں آتا ہے کہ ایک شیطان نے حضرت ابو ہریرہؓ سے کہا تھا:

''جو شخص سونے سے پہلے آیت الکرسی پڑھ لیتا ہے، صبح ہونے تک ایک فرشتہ اس کی حفاظت کرتا رہتا ہے اور شیطان اس کے قریب نہیں آسکتا''، یہ بات جب ابو ہریرہؓ نے رسول اکرم ﷺ کو بتائی تو آپؐ نے فرمایا: ''اس نے سچ کہا ہے، حالانکہ وہ جھوٹا ہے''(۱۱۲)

(۱۱) نمازِ فجر کے بعد یہ دعا پڑھیں (۱۰۰ مرتبہ): لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلىٰ كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ

اور حدیث میں آتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص بھی یہ دعا سو مرتبہ صبح کے وقت پڑھ لیتا ہے، اسے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے اس کے لئے سو نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں، اس سے سو برائیاں مٹا دی جاتی ہیں اور شام ہونے تک وہ شیطان سے محفوظ رہتا ہے......''(۱۱۳)

(۱۲) مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھیں:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

اور حدیث میں آتا ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی یہ دعا پڑھ لیتا ہے شیطان اس کے متعلق کہتا ہے: ''یہ آج کے دن مجھ سے محفوظ ہو گیا''(۱۱۴)

(۱۳) صبح و شام تین مرتبہ یہ دعا پڑھیں: "بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْئٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ، وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ"(۱۱۵)

(۱۴) گھر سے نکلتے ہوئے یہ دعا پڑھیں: "بِسْمِ اللّٰهِ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ" کیونکہ یہ دعا پڑھنے سے آپ کو یہ خوشخبری (اللہ کی طرف سے) ملتی ہے

''یہ دعا تجھے کافی ہے، تجھے بچا لیا گیا ہے اور تجھے سیدھا راستہ دکھا دیا گیا ہے، اور شیطان تجھ سے دور ہو گیا ہے اور وہ دوسرے شیطان سے کہتا ہے: تو اس آدمی پر کیسے غلبہ حاصل کر سکتا ہے جبکہ اسے ہدایت دے دی گئی ہے اور اس کی حفاظت کر دی گئی ہے اور اسے بچا لیا گیا ہے؟''(۱۱۶)

(۱۵) صبح وشام یہ دعا پڑھا کریں: اَعُوۡذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَ (۱۱۷)

یہ ہیں وہ احتیاطی اقدامات جنہیں اختیار کر کے انسان ہر قسم کے جادو سے عموماً اور بندشِ جماع کے جادو سے خصوصاً قلعہ بند ہوسکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ مخلص ہو اور اس علاج پر اس کو یقین کامل حاصل ہو۔

بندشِ جماع والے جادو کے علاج کا عملی نمونہ

ایسے کئی کیسوں کا میں نے علاج کیا ہے اور کئی نمونے موجود ہیں۔ لیکن خوفِ طوالت کی بنا پر صرف ایک نمونۂ علاج ذکر کرتا ہوں:

ایک نوجوان اپنے ایک بھائی کو لے کر میرے پاس آیا جس نے ایک ہفتہ پہلے شادی کی تھی، لیکن وہ اپنی بیوی کے قریب نہیں جاسکا تھا۔ اس سلسلے میں وہ متعدد کاہنوں اور نجومیوں کے پاس گیا لیکن اسے کوئی فائدہ نہ ہوا۔ مجھے جب معلوم ہوا کہ وہ ان کے چکر کاٹ چکا ہے تو میں نے اسے سچی توبہ کرنے کی تلقین کی اور یہ کہ وہ انہیں غلط تصور کرے تاکہ اس کے اِعتقاد کی تصحیح ہو اور پھر قرآنی علاج اس کے لئے نفع بخش ہو۔ خود اس نے بھی مجھے بتایا کہ وہ جب ان کے پاس بار بار گیا تو اسے ان کے فراڈ، جھوٹ اور ان کی کمزوری و بے بسی کا یقین ہوگیا۔

میں نے اس پر دَم کیا اور اس کے رشتہ داروں سے سبز بیری کے سات پتے طلب کئے، لیکن انہیں یہ پتے دستیاب نہ ہوئے تو میں نے انہیں کافور کے درخت کے سات پتے دیئے۔ جنہیں انہوں نے دو پتھروں کے درمیان باریک پیس دیا۔ پھر میں نے انہیں پانی میں ڈال دیا اور اس پر معوذات اور آیت الکرسی کی تلاوت کی۔ میں نے اسے یہ پانی پینے اور اس سے غسل کرنے کا حکم دیا، چنانچہ اس پر کیا گیا جادو ٹوٹ گیا اور وہ اپنی بیوی کے قریب جانے کے قابل ہوگیا۔ والحمدللہ

بندشِ جماع والا جادو پاگل پنے میں تبدیل ہوگیا

ایک نوجوان شادی سے پہلے دماغی طور پر بالکل درست اور بڑا سمجھدار تھا، لیکن

جونہی اس نے شادی کی، پہلے وہ اپنی بیوی کے قریب جانے سے عاجز تھا، پھر وہ پاگل ہوگیا۔ ان دنوں ایسے واقعات بکثرت ہو رہے ہیں کہ جادو کی وجہ سے مریض پاگل ہوجاتا ہے اور اصل جادو جنون میں تبدیل ہوجاتا ہے۔ ایسا صرف جادوگروں کی جادو کے فن سے جہالت کے نتیجے میں ہوتا ہے۔ اس کی ایک مثال پہلے بھی ہم ذکر کرچکے ہیں کہ ایک عورت نے جادوگر سے یہ مطالبہ کیا کہ وہ اس کے خاوند پر جادو کردے تاکہ وہ صرف اس سے محبت اور باقی عورتوں سے نفرت کرے، چنانچہ اس نے جادو کردیا اور نتیجہ یہ نکلا کہ وہ تمام عورتوں کو حتیٰ کہ اپنی بیوی کو بھی ناپسند کرنے لگا، بلکہ اس نے اسے بھی طلاق دے ڈالی۔ وہ عورت بھاگی بھاگی پھر اسی جادوگر کی تلاش میں نکلی تاکہ اس سے جادو کو توڑنے کا مطالبہ کرسکے، لیکن وہ اس وقت کف افسوس ملتے رہ گئی جب اسے معلوم ہوا کہ وہ جادوگر مرچکا ہے...... بہرحال وہ نوجوان جب پاگل ہوگیا تو میں نے اس پر دَم کیا، اور اسے بیری کے پتوں والے پانی کو پینے اور اس سے غسل کرے کی تلقین کی۔ الحمدللہ وہ صحت یاب ہوگیا اور اپنی بیوی کے قریب جانے کے قابل ہوگیا۔

آٹھواں حصہ

نظر بد کا علاج

نظر بد کی تاثیر پر قرآنی دلائل

(۱) سورۂ یوسف کی آیات ۶۷، ۶۸ کا ترجمہ ملاحظہ کریں:

''اور (یعقوب علیہ السلام) نے کہا اے میرے بچو! تم سب ایک دروازے سے نہ جانا، بلکہ کئی جدا جدا دروازوں میں سے داخل ہونا، میں اللہ کی طرف سے آنے والی چیز کو تم سے ٹال نہیں سکتا، حکم صرف اللہ ہی کا چلتا ہے، میرا کامل بھروسہ اسی پر ہے، اور ہر ایک بھروسہ کرنے والے کو اُسی پر بھروسہ کرنا چاہئے۔ اور جب وہ انہی راستوں سے جن کا حکم ان کے والد نے انہیں دیا تھا، گئے، کچھ نہ تھا کہ اللہ نے جو بات مقرر کر رکھا ہے، وہ اس سے انہیں ذرا بھی بچا لے، مگر (یعقوب علیہ السلام) کے دل میں ایک خیال پیدا ہوا جسے انہوں نے پورا کر لیا، بلاشبہ وہ ہمارے سکھلائے ہوئے علم کے عالم تھے، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے''

حافظ ابن کثیرؒ ان دونوں آیات کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ یعقوب علیہ السلام کے بارے میں بتا رہا ہے کہ انہوں نے جب 'بنیامین' سمیت اپنے بیٹوں کو مصر جانے کے لئے تیار کیا تو انہیں تلقین کی کہ وہ سب کے سب ایک دروازے سے داخل ہونے کی بجائے مختلف دروازوں سے داخل ہوں، کیونکہ انہیں جس طرح کہ ابن عباسؓ، محمد بن کعبؒ، مجاہدؒ، ضحاکؒ، قتادہؒ اور سدیؒ وغیرہم کا کہنا ہے، اس بات کا خدشہ تھا کہ چونکہ ان کے بیٹے خوبصورت ہیں، کہیں نظر بد کا شکار نہ ہو جائیں، اور نظر کا لگ جانا حق ہے''(۱۱۸)

(۲) فرمانِ الٰہی ہے: "وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَ يَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ"(۱۱۹)

''اور قریب ہے کہ کافر اپنی تیز نگاہوں سے آپ کو پھسلا دیں، جب کبھی قرآن

سنتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں، یہ تو ضرور دیوانہ ہے"

حافظ ابن کثیرؒ کا کہنا ہے:

"یعنی اگر اللہ تیرے لئے اللہ کی حفاظت وحمایت نہ ہوتی تو ان کافروں کی حاسدانہ نظروں سے تو نظر بد کا شکار ہوجاتا، اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نظر کا لگ جانا اور اس کا دوسروں پر (اللہ کے حکم سے) اثر انداز ہونا حق ہے، جیسا کہ متعدد احادیث سے بھی ثابت ہے"(۱۴۰)

نظر بد کے مؤثر ہونے پر حدیثِ نبوی سے چند دلائل

نظر بد کے بارے میں رسول اکرم ﷺ کے فرامین کا ترجمہ ملاحظہ کریں:

(۱) نظر بد کا لگ جانا حق ہے۔(۱۴۱)

(۲) "نظر بد سے اللہ کی پناہ طلب کیا کرو، کیونکہ نظر بد کا لگنا حق ہے"(۱۴۲)

(۳) نظر بد حق ہے، اور اگر تقدیر سے کوئی چیز سبقت لے جاسکتی ہوتی تو وہ نظر بد ہے، اور جب تم میں سے کسی ایک سے غسل کرنے کا مطالبہ کیا جائے (تاکہ غسل کے پانی سے وہ شخص غسل کر سکے جسے تمہاری نظر بد لگ گئی ہو) تو غسل کر لیا کرو۔(۱۴۳)

(۴) اسماءؓ بن عمیس نے آپ ﷺ سے گزارش کی کہ بنو جعفر کو نظر بد لگ جاتی ہے تو کیا وہ ان پر دَم کرسکتی ہیں؟ ......آپؐ نے فرمایا۔

"ہاں، اور اگر تقدیر سے کوئی چیز سبقت لے جانے والی ہوتی تو وہ تقدیر ہے"(۱۴۴)

(۵) "بے شک نظر بد انسان پر اثر انداز ہوتی ہے، حتیٰ کہ وہ اگر ایک اونچی جگہ پر ہو تو نظر بد کی وجہ سے نیچے گر سکتا ہے"(۱۴۵)

(۶) "نظر بد کا لگنا حق ہے، اور انسان کو اونچے پہاڑ سے نیچے گرا سکتی ہے"(۱۴۶)

(۷) "نظر بد انسان کو موت تک اور اونٹ کو ہانڈی سے پہنچا دیتی ہے"(۱۴۷)

(۸) "اللہ کی قضا وتقدیر کے بعد سب سے زیادہ نظر بد کی وجہ سے میری اُمت میں اموات ہوں گی"(۱۴۸)

(۹) حضرت عائشہؓ صدیقہ کہتی ہیں کہ رسولِ اکرم ﷺ نظر بد کی وجہ سے دم کرنے کا حکم دیتے تھے۔"(۱۲۹)

(۱۰) حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے نظر بد اور بچھو وغیرہ کے ڈسنے سے اور پلو میں پھوڑوں سے دَم کرنے کی اجازت دی ہے۔(۱۳۰)

(۱۱) حضرت اُمّ سلمہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ایک لڑکی کے چہرے پر کالا یا پیلے رنگ کا نشان دیکھا تو آپؐ نے فرمایا: "اسے نظر بد لگ گئی ہے، اس پر دم کرو"(۱۳۱)

(۱۲) حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے آلِ حزم کو سانپ کے ڈسنے کی وجہ سے دم کرنے کی رخصت دی، اور آپؐ نے اسماء بنت عمیسؓ سے پوچھا، "کیا وجہ ہے کہ میرے بھتیجے کمزور ہیں، کیا فقرو فاقے کا شکار ہیں؟ انہوں نے کہا: نہیں، بلکہ انہیں نظر بد بہت جلدی لگ جاتی ہے۔ تو آپؐ نے فرمایا: ان پر دم کیا کرو"(۱۳۲)

نظر بد کی حقیقت کے بارے میں علماء کے اقوال

☆ حافظ ابن کثیرؒ

"نظر بد کا اللہ کے حکم سے لگنا اور اَثر انداز ہونا حق ہے"(۱۳۳)

☆ حافظ ابن حجرؒ

"نظر بد کی حقیقت کچھ یوں ہے کہ ایک خبیث الطبع انسان اپنی حاسدانہ نظر جس شخص پر ڈالے تو اُسے نقصان پہنچے۔"(۱۳۴)

☆ امام ابن الاثیرؒ

"کہا جاتا ہے کہ فلاں آدمی کو نظر لگ گئی ہے، تو یہ اس وقت ہوتا ہے جب دشمن یا حسد کرنے والا انسان اس کی طرف دیکھے اور اس کی نظریں اس پر اثر انداز ہوجائیں اور وہ ان کی وجہ سے بیمار پڑ جائے"(۱۳۵)

☆ حافظ ابن قیمؒ

"کچھ کم علم لوگوں نے نظر بد کی تاثیر کو باطل قرار دیا ہے، اور ان کا کہنا ہے کہ

یہ محض توہم پرستی ہے اور اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ سب سے زیادہ جاہل اور اَرواح کی صفات اور ان کی تاثیر سے ناواقف ہیں اور ان کی عقلوں پر پردہ پڑا ہوا ہے، جبکہ تمام اُمتوں کے عقلاء باوجود اختلافِ مذاہب کے نظر بد سے اِنکار نہیں کرتے، اگرچہ نظر بد کے سبب اور اس کی جہتِ تاثیر کے سلسلے میں ان میں اِختلاف موجود ہے'' پھر کہتے ہیں:

''اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جسموں اور روحوں میں مختلف طاقتیں اور طبیعتیں پیدا کردی ہیں۔ اور ان میں کئی خواص اور اَثر انداز ہونے والی متعدد کیفیات ودیعت کی ہیں، اور کسی عقلمند کے لئے ممکن نہیں کہ وہ جسموں میں روحوں کی تاثیر سے انکار کرے، کیونکہ یہ چیز خود دیکھی اور محسوس کی جاسکتی ہے، اور آپ دیکھ سکتے ہیں کہ ایک شخص کا چہرہ اس وقت انتہائی سرخ ہوجاتا ہے جب اس کی طرف وہ انسان دیکھتا ہے جس کا وہ احترام کرتا، اور اس سے شرماتا ہو اور اس وقت پیلا پڑ جاتا ہے جب اس کی طرف ایک ایسا آدمی دیکھتا ہے جس سے وہ ڈرتا ہو، اور لوگوں نے ایسے کئی اَشخاص دیکھے ہیں جو محض کسی کے دیکھنے کی وجہ سے کمزور پڑ جاتے ہیں تو یہ سب کچھ روحوں کی تاثیر کے ذریعے ہوتا ہے، اور چونکہ اس کا تعلق نظر سے ہوتا ہے اس لئے نظر بد کی نسبت آنکھ کی نظر کی طرف کی جاتی ہے حالانکہ آنکھ کی نظر کچھ نہیں کرتی، یہ تو روح کی تاثیر ہوتی ہے۔

اور روحیں اپنی طبیعتوں، طاقتوں، کیفیتوں اور اپنے خواص کے اعتبارات سے مختلف ہوتی ہیں، سو حسد کرنے والے انسان کی روح واضح طور پر اس شخص کو اذیت پہنچاتی ہے جس سے حسد کیا جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حاسد کے شر سے پناہ طلب کرنے کا حکم دیا ہے، تو حاسد کی تاثیر ایک ایسی چیز ہے جس سے وہی شخص انکار کرسکتا ہے جو حقیقتِ انسانیت سے خارج ہو۔

اور نظر بد بنیادی طور پر اس طرح لگ جاتی ہے کہ حسد کرنے والا ناپاک نفس جب ناپاک کیفیت اختیار کرکے کسی کے سامنے آتا ہے تو اس میں اس ناپاک کیفیت کا اثر ہوجاتا ہے، اور ایسا کبھی آپس کے ملاپ کی وجہ سے ہوتا ہے اور کبھی

آمنے سامنے آنے کی وجہ سے اور کبھی دیکھنے کی وجہ سے، اور کبھی اس شخص کی طرف روح کی توجہ سے، اور کبھی چند دعاؤں اور دَم وغیرہ کے پڑھنے سے اور کبھی محض وہم وگمان سے ہوجاتا ہے اور جس شخص کی نظر لگتی ہے اس کی تاثیر دیکھنے پر موقوف نہیں ہوتی بلکہ کبھی اندھے کو کسی چیز کا وصف بیان کردیا جائے تو اس کے نفس میں اگر حاسدانہ جذبات پیدا ہوجائیں تو اس کا اَثر بھی ہوسکتا ہے، اور بہت سارے ایسے لوگ جن کی نظر اثر انداز ہوتی ہے، محض وصف کے ساتھ بغیر دیکھے، ان کی نظر لگ جاتی ہے، اور یہ وہ تیر ہوتے ہیں جو نظر لگانے والے انسان کے نفس سے نکلتے ہیں، کبھی نشانے پر جا لگتے ہیں اور کبھی ان کا نشانہ خطا ہوجاتا ہے، جس شخص کی طرف یہ تیر متوجہ ہوتے ہیں، اگر اس نے ان سے اور نظر بد سے بچنے کے لئے اِحتیاطی تدابیر اختیار کر رکھی ہیں تو وہ تیر نشانے سے خطا ہوجاتے ہیں اور کبھی کبھار خود حسد کرنے والے انسان کو بھی جا لگتے ہیں۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ نظر بد تین مراحل سے گزر کر کسی پر اثر انداز ہوتی ہے، سب سے پہلے دیکھنے والے شخص میں کسی چیز کے متعلق حیرت پیدا ہوتی ہے، پھر اس کے ناپاک نفس میں حاسدانہ جذبات پیدا ہوتے ہیں اور پھر ان حاسدانہ جذبات کا زہر نظر کے ذریعے منتقل ہوجاتا ہے"۔(۱۳۶)

نظر بد اور حسد میں فرق

(۱) ہر نظر لگانے والا شخص حاسد ہوتا ہے اور ہر حاسد نظر لگانے والا نہیں ہوتا، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفلق میں حاسد کے شر سے پناہ طلب کرنے کا حکم دیا ہے۔ سو کوئی بھی مسلمان جب حاسد سے پناہ طلب کرے گا تو اس میں نظر لگانے والا انسان بھی خود بخود آ جائے گا، اور یہ قرآنِ مجید کی بلاغت، شمولیت اور جامعیت ہے۔

(۲) حسد، بغض اور کینے کی وجہ سے ہوتا ہے اور اس میں یہ خواہش پائی جاتی ہے کہ جو نعمت دوسرے انسان کو ملی ہوئی ہے وہ اس سے چھن جائے اور حاسد کو مل جائے، جبکہ نظر بد کا سبب حیرت، پسندیدگی اور کسی چیز کو بڑا سمجھنا ہوتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ دونوں کی تاثیر

ایک ہوتی ہے اور سبب الگ الگ ہوتا ہے۔

(۳) حاسد کسی متوقع کام کے متعلق حسد کرسکتا ہے جبکہ نظر لگانے والا کسی موجود چیز کو ہی نظر لگا سکتا ہے۔

(۴) انسان اپنے آپ سے حسد نہیں کرسکتا، البتہ اپنے آپ کو نظر بد لگا سکتا ہے۔

(۵) حسد صرف کینہ پرور انسان ہی کرتا ہے جبکہ نظر ایک نیک آدمی کی بھی لگ سکتی ہے، جبکہ وہ کسی چیز پر حیرت کا اظہار کرے اور اس میں نعمت کے چھن جانے کا اِرادہ شامل نہ ہو، جیسا کہ عامر بن ربیعہؓ کی نظر سہل بن حنیف کو لگ گئی تھی، حالانکہ عامر بدری صحابہ کرام میں سے تھے۔

اور نظر بد کے اَثر سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ مسلمان جب کسی چیز کو دیکھے اور اسے وہ پسند آجائے تو زبان سے ''ماشاء اللہ'' یا ''بارک اللہ'' کے الفاظ بولے تاکہ اس کی نظر اِستحسان کا برا اَثر نہ ہو، رسولِ اکرم ﷺ نے حضرت سہل بن حنیف کو یہی تعلیم دی تھی۔ (۱۳۷)

جن کی نظر بد بھی اِنسان کو لگ سکتی ہے!

(۱) حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ جنات اور انسانوں کی نظر بد سے پناہ طلب کیا کرتے تھے، پھر جب معوذتین (الفلق، الناس) نازل ہوئیں تو آپؐ انہیں کو پڑھتے تھے اور باقی دعائیں آپؐ نے چھوڑ دی تھیں۔ (۱۳۸)

(۲) ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ آپ ﷺ نے ان کے گھر میں ایک لڑکی کو دیکھا جس کے چہرے پر سیاہ نشان تھا، چنانچہ آپؐ نے فرمایا: ''اس کو دم کرو کیونکہ اسے نظر بد لگ گئی ہے'' (۱۳۹) امام الفراء نے لکھا ہے کہ یہ سیاہ نشان جن کی نظر بد کی وجہ سے تھا۔

اِن دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ جس طرح انسان کی نظر بد اثر انداز ہوتی ہے اسی طرح جن کی نظر بد بھی اثر انداز ہوتی ہے، اس لئے مسلمان کو چاہئے کہ وہ جب بھی اپنے کپڑے اتارے یا شیشہ دیکھے یا کوئی بھی کام کرے تو ''بسم اللہ'' پڑھ لیا کرے تاکہ

جنوں اور انسانوں کی نظر بد کی تاثیر سے بچ سکے۔

نظر بد کا علاج

اس کے علاج کے متعدد طریقے ہیں، ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

پہلا طریقہ

جس شخص کی نظر لگی ہو اگر اس کا پتہ چل جائے تو اسے غسل کرنے کا کہا جائے، پھر جس پانی سے اس نے غسل کیا ہو اسے نظر بد سے متاثرہ شخص پر بہا دیا جائے، اس طرح ان شاء اللہ شفا نصیب ہوگی۔

ابوامامہ کہتے ہیں کہ میرے باپ سہل بن حنیف نے غسل کرنے کا اِرادہ کیا، اور جب اپنی قمیص اتاری تو عامر بن ربیعہ ان کی طرف دیکھ رہے تھے۔ ان کا رنگ انتہائی سفید تھا اور جلد بہت خوبصورت تھی، عامر نے دیکھتے ہی کہا: میں نے آج تک اتنی خوبصورت جلد کسی کنواری لڑکی کی بھی نہیں دیکھی، ان کا یہ کہنا تھا کہ 'سہل' کو شدید بخار شروع ہوگیا۔ چنانچہ رسولِ اکرم ﷺ کو یہ قصہ بتایا گیا اور آپؐ سے یہ بھی کہا گیا کہ سہل کی حالت یہ ہے کہ وہ سر بھی نہیں اٹھا سکتا، آپؐ نے پوچھا: کیا تمہیں کسی پر شک ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، عامر بن ربیعہ پر شک ہوسکتا ہے۔ سو آپؐ نے انہیں بلوایا اور ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: ''تم میں سے کوئی ایک کیوں اپنے بھائی کو قتل کرتا ہے؟...... کیا تم 'بارک اللہ' نہیں کہہ سکتے تھے؟ اس کے لئے غسل کرو''

عامرؓ نے اپنا چہرہ، ہاتھ، کہنیاں، گھٹنے، پاؤں اور اپنی چادر کے اندرونی حصے دھوئے، پھر اسی پانی کو آپؐ نے سہل کے اوپر پیچھے سے بہا دیا اور سہل فوراً شفایاب ہوگئے۔ (۱۴۰)

غسل کرنے کا طریقہ

ابن شہاب زہریؒ کا کہنا ہے کہ ہمارے زمانے کے علماء نے غسل کی یہ کیفیت بیان

کی ہے۔جس آدمی کی نظر لگی ہو، اس کے سامنے ایک برتن رکھ دیا جائے، جس میں وہ سب سے پہلے کلی کرے اور پانی اِسی برتن میں گرائے۔ پھر اس میں اپنا چہرہ دھوئے، پھر بائیں ہاتھ کے ذریعے اپنی دائیں ہتھیلی پر پانی بہائے، پھر دائیں ہاتھ کے ساتھ بائیں ہتھیلی پر پانی بہائے۔ پھر پہلے دائیں کہنی، پھر بائیں کہنی پر پانی بہائے، پھر بائیں ہاتھ سے اپنا دایاں پاؤں دھوئے، پھر دائیں ہاتھ سے بایاں پاؤں دھوئے، پھر اسی طرح اپنے گھٹنوں پر پانی بہائے، پھر اپنی چادر یا شلوار وغیرہ کا اندرونی حصہ دھوئے، اور اس پورے طریقے میں اس بات کا خیال رہے کہ پانی برتن میں ہی گرتا رہے اس کے بعد جس شخص کو نظر بد لگی ہو اس کے سر کی پچھلی جانب سے وہ پانی یک بارگی بہا دیا جائے۔(۱۴۱)

غسل کی مشروعیت

(۱) رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

''نظر بد کا لگنا حق ہے، اور اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت لے جانے والی ہوتی تو وہ نظر بد ہوتی، اور جب تم میں سے کسی ایک سے غسل کا مطالبہ کیا جائے تو وہ ضرور غسل کرے''(۱۴۲)

(۲) حضرت عائشہ صدیقہؓ کہتی ہیں کہ ''جس شخص کی نظر بد کسی کو لگ جاتی تھی اسے وضو کرنے کا حکم دیا جاتا تھا، پھر اس پانی سے مریض کو غسل کرا دیا جاتا تھا''(۱۴۳)

ان دونوں حدیثوں سے یہ بات ثابت کی گئی ہے کہ جس شخص کی نظر کسی کو لگی ہو وہ مریض کے لئے وضو یا غسل کرے۔

دوسرا طریقہ: مریض کے سر پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھیں:

" بِسۡمِ اللّٰهِ اَرۡقِيۡكَ، وَاللّٰهُ يَشۡفِيۡكَ مِنۡ كُلِّ دَاءٍ يُّؤۡذِيۡكَ وَمِنۡ كُلِّ نَفۡسٍ اَوۡ عَيۡنٍ حَاسِدٍ اللّٰهُ يَشۡفِيۡكَ ، بِسۡمِ اللّٰهِ اَرۡقِيۡكَ "(۱۴۴)

''میں اللہ کے نام کے ساتھ تجھے دم کرتا ہوں اور اللہ تجھے ہر تکلیف دہ بیماری اور ہر روح بد یا حسد کرنے والی آنکھ کی برائی سے شفا دے گا''

تیسرا طریقہ: مریض کے سر پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھیں:

"بِسْمِ اللّٰهِ يُبْرِيكَ، مِنْ كُلِّ دَاءٍ يَّشْفِيْكَ، وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ ذِىْ عَيْنٍ"(۱۴۵)

''اللہ کے نام کے ساتھ، وہ اللہ تجھے ہر بیماری سے شفا دے گا اور ہر حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے اور ہر نظر بد کے شر سے''

چوتھا طریقہ: مریض کے سر پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھیں:

"اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ اَذْهِبِ الْبَأْسَ، وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِىْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَائُكَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا"(۱۴۶)

''اے اللہ ! تو لوگوں کا پروردگار ہے، تکلیف دور فرما اور شفا بخش کیونکہ تو شفا بخشنے والا ہے۔ تیری شفا کے علاوہ کوئی شفا نہیں ایسی شفا عطا فرما جو بیماری کو جڑ سے اکھاڑ دے''

پانچواں طریقہ: مریض کے سر پر ہاتھ رکھ کر آخری تین سورتیں پڑھیں اور اس پر دم کریں۔(۱۴۷)

نظر بد کے علاج کے عملی نمونے

پہلا نمونہ: میں چند رشتہ داروں سے ملنے گیا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ ایک بچے نے کچھ دنوں سے ماں کا دودھ پینا چھوڑ دیا ہے، حالانکہ اس سے پہلے وہ فطرت کے مطابق ماں کا دودھ پیا کرتا تھا۔ میں نے اس بچے کو منگوایا اور معوذات اور دیگر مسنون دعائیں پڑھ کر اس پر دم کر دیا، اسے واپس لے جایا گیا تو اس نے فوراً دودھ پینا شروع کر دیا۔ وللہ الحمد

دوسرا نمونہ: مڈل سکول کا ایک طالب علم انتہائی ذہین، فصیح و بلیغ اور قادر الکلام تھا، متعدد مواقع پر وہ سکول کے طالب علموں کی نمائندگی کرتے ہوئے تقریریں کیا کرتا تھا۔ ایک دن اس کی بستی میں رہائش پذیر ایک لڑکا فوت ہو گیا، وہ اپنے خاندان کے افراد کے ہمراہ تعزیت کے لئے گیا تو وہاں بھی اس نے لوگوں کو وعظ کیا۔ شام ہوئی تو وہ گونگا ہو گیا اور

بولنے سے عاجز تھا۔ اس کا والد بہت گھبرا گیا، اسے فوراً ہسپتال میں لے کر گیا۔اس کے مختلف ٹیسٹ ہوئے، ایکسرے لئے گئے لیکن مرض کا پتہ نہ چل سکا، بالآخر اس کا باپ اسے میرے پاس لے آیا، اسے دیکھتے ہی میری آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے، کیونکہ میں اس لڑکے کی دینی سرگرمیوں سے واقف تھا۔ اس کے باپ نے مجھے پورا قصہ سنایا تو مجھے یقین ہوگیا کہ یہ نظر بد کا شکار ہوا ہے۔ میں نے اس پر معوذات کو پڑھ کر دَم کیا، اور پانی پر نظر بد والا دم پڑھ کر اس کے باپ کو دیا اور اسے تلقین کی کہ لڑکا اس پانی کو سات دن استعمال کرے، اسے پیئے اور اس سے غسل کرے۔ سات روز بعد وہ دوبارہ میرے پاس آیا تو پہلے کی طرح بولتا تھا اور بالکل تندرست تھا۔ میں نے اسے نظر بد وغیرہ سے بچنے کے لئے چند احتیاطی اَذکار سکھائے تاکہ وہ انہیں صبح وشام پڑھ کر آئندہ کے لئے نظر بد سے محفوظ رہے۔

تیسرا نمونہ: یہ واقعہ خود ہمارے گھر میں ہوا، ایک شخص اپنی بوڑھی والدہ کو لے کر آیا، خود میرے پاس بیٹھ گیا اور مجھے والدہ کے متعلق کچھ بتانے لگ گیا اور اس کی والدہ میرے گھر والوں کے پاس چلی گئی۔ میں نے اسے بلوا کر اس پر دم کیا اور وہ دونوں چلے گئے، میں اپنے گھر داخل ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ گھر میں کیڑے ہی کیڑے ہیں۔ میرے گھر والوں نے گھر کی صفائی کی لیکن اچانک یہ کیڑے پھر ظاہر ہوئے اور گھر کے تمام کمروں میں پھیل گئے۔ میں نے گھر والوں سے پوچھا کہ یہ جو بوڑھی عورت آئی تھی، اس نے تمہیں کیا کہا تھا؟ تو گھر والوں نے بتایا کہ وہ گھر کے ایک ایک کونے کو گہری نظروں سے دیکھتی رہی اور اس نے کوئی بات نہیں کی، تو میں سمجھ گیا کہ اس کی نظر بد کا نتیجہ ہے کہ گھر میں کیڑے ہی کیڑے نظر آرہے ہیں، حالانکہ میرا گھر انتہائی سادہ سا ہے لیکن چونکہ یہ عورت دیہاتی تھی اس لئے وہ تعجب کی نظروں سے گھر کو دیکھتی رہی۔

خلاصۂ کلام یہ کہ میں نے پانی منگوایا، پھر اس پر نظر بد والا دم کیا، اور گھر کے تمام کونوں میں اسے چھڑک دیا، جس سے وہ کیڑے چلے گئے اور گھر اسی حالت میں لوٹ آیا جس میں پہلے تھا۔ ألحمد للہ

حاشیہ جات

(۱) صحیح بخاری (۶۲۷۶)، صحیح مسلم (۲۲۰۱)، جامع ترمذی (۲۰۶۳)، سنن ابن ماجہ (۲۱۵۶)

(۲) تہذیب اللّغہ، ج۴ص۲۹۰
(۳) لسان العرب، ج۴ص۳۴۸

(۴) لسان العرب، صفحہ مذکورہ
(۵) مقاییس اللغۃص۵۰۷ اور المصباح ص ۲۶۷

(۶) المعجم الوسیط، ج۱ص۴۱۹
(۷) محیط المحیط، ص۳۹۹

(۸) المصباح المنیر، ص۲۶۸
(۹) المغنی، ج۱۰ص۱۰۴

(۱۰) زادالمعاد، ج۴ص۱۲۶
(۱۱) سورہ طٰہ، ۱۳۴

(۱۲) سورۃ الاحقاف، ۲۹
(۱۳) سورۃ الانعام، ۱۳۰

(۱۴) سورۃ الجن، ۱
(۱۵) سورۃ الجن، ۶

(۱۶) سورۃ المائدۃ، ۹۱
(۱۷) سورۃ النور، ۲۱

(۱۸) مسلم، ج۴ص۱۷۰......نووی

(۱۹) مالک، ج۱ص۶۸، بخاری، ج۶ ص۳۴۳ مع الفتح، النسائی ج۲ص۱۲، ابن ماجہ، ج۱ص۲۳۹

(۲۰) البخاری ج۲ص۲۵۳ مع الفتح، مسلم، ج۴ص ۱۶۸ مع النووی

(۲۱) مسند احمد، ج۶ ص۱۵۳ و ۱۶۸، مسلم ج۱۸ص۱۲۳ مع النووی

(۲۲) البخاری، ج۴ص۲۸۲، مسلم ج ۱۴ص ۱۵۵
(۲۳) مسلم ج ۱۳ص۱۹۱

(۲۴) البخاری ج۸ص۳۲۱۲، مسلم ج۱۵ص۱۲۰
(۲۵) البخاری ج۳ ص۲۸، مسلم ج۶ ص۶۴

(۲۶) البخاری ج۱۲ص ۲۸۳، مسلم ج۱۵ص۱۶
(۲۷) مسلم ج ۱۸، ص۱۲۲، الدارمی ج۱ص۳۲۱

(۲۸) سورۃ البقرۃ، ۱۰۲
(۲۹) سورۂ یونس، ۷۷

(۳۰) سورہ یونس، ۸۱۔۸۲
(۳۱) سورہ طٰہ، ۶۷۔۶۹

(۳۲) سورۃ الاعراف، ۱۱۷۔۱۲۲
(۳۳) سورۃ الفلق

(۳۴) تفسیر القرطبی، ج۲۰ص۲۵۷
(۳۵) تفسیر ابن کثیر، ج۴ص۵۷۳

(۳۶) تفسیر القاسمی ج۱۰ص۳۰۲
(۳۸) زادالمسلم، ج۴ص ۲۲۱

(۳۷) البخاری ج۱۰ص۲۲۲، مسلم ج۱۴ص۱۷۴، کتاب السلام، باب السحر

(۳۹) سورۂ طٰہ کی آیات ۶۶۔۶۹، جن کا ترجمہ گذشتہ صفحات میں گذر چکا ہے۔

(۴۰) زادالمسلم، ج۴ص۲۲
(۴۱) البخاری، ج۵ص۳۹۳، مسلم ج۲ص۸۳

(۴۲) ابوداود(۳۹۰۵)، ابن ماجہ(۳۷۲۶)، الصحیحۃ للالبانی(۷۹۳)، صحیح سنن ابن ماجہ(۳۰۰۲)

(۴۳) ہیثمی نے المجمع (ج۵ص۲۰) میں کیا ہے کہ اس حدیث کو بزار نے روایت کیا ہے اور اس کے رِجال صحیح بخاری کے رجال میں سے ہیں سوائے اسحٰق بن الربیع کے جو کہ ثقہ ہے اور منذریؒ الترغیب (۴ص۵۲) میں کہتے ہیں: اس حدیث کی سند اچھی ہے اور البانی تخریج الحلال و الحرام (۲۸۹) میں کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن لغیرہٖ کے درجہ تک پہنچتی ہے۔

(۴۴) ابن حبان، اورالبانی تخریج الحلال والحرام (۲۹۱) میں کہتے ہیں، یہ حدیث حسن کے درجے کو پہنچتی ہے۔

(۴۵) حافظ منذریؒ الترغیب (ج۴ص۵۳) میں کہتے ہیں: اس حدیث کو بزار اور ابو یعلی نے حضرت ابن مسعودؓ سے اچھی سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

(۴۶) شرح السنہ ج۱۲ص۱۸۸

(۴۷) زاد المسلم ،ص۲۲۵ ج۴

(۴۸) فتح الباری ص۲۲۲، ج۱۰

(۴۹) المغنی، ج۱۰ص۱۰۶

(۵۰) فتح المجید،ص۳۱۴

(۵۱) بدائع الفوائد، ج۲ص۲۲۷

(۵۲) شرح العقیدۃ الطحاویہ،ص۵۰۵

(۵۳) تفسیر ابن کثیر، ج۱ص۱۴۷

(۵۴) المفردات للراغب (سحر)

(۵۵) مزید تفصیل کے لئے اس کتاب کا چھٹا حصہ

(۵۶) آکام المرجان،ص۷۸

(۵۷) یہ حدیث اپنے شواہد کے اعتبار سے حسن درجے کی ہے، اسے بزارؒ، احمدؒ اور حاکمؒ نے روایت کیا ہے نیز دیکھئے صحیح الجامع ، ۵۹۳۹

(۵۸) الموطأ (۶۲۸)، کتاب العقول باب ماجاء فی الغیلۃ والسحر

(۵۹) امام قرطبی نے شافعی کا یہی مسلک بیان کیا ہے جبکہ ان کا مشہور مسلک یہ ہے کہ جادوگر کو محض جادو کی وجہ سے قتل نہ کیا جائے، ہاں اگر وہ جادو کر کے کسی کو قتل کرتا ہے تو اسے قصاصاً قتل کر دیا جائے گا۔

(۶۰) تفسیر القرطبی، ج۲ص۴۸

(۶۱) تفسیر القرطبی، ج۲ص۴۸

(۶۲) البخاری، ج۶ص۲۵۷۔ الفتح

(۶۳) تفسیر ابن کثیر، ج۱ص۱۴۴

(۶۴) فتح الباری، ج۱۰ص۲۳۶

(۶۵) المغنی، ج۱۰ص۱۱۵

(۶۶) فتح الباری ،ج۱۰ص۲۳۶

(۶۷) فتح الباری، ج۱۰ص۲۳۶

(۶۸) المغنی ،ج۱۰ص۱۱۵

(۶۹) المغنی، ج۱۰ص۱۱۴

(۷۰) احمد، ابوداود، حافظ ابن حجر نے اس کی سند کو حسن قرار دیا ہے، الفتح، ج۱۰ص۲۳۳

(۷۱) فتح الباری، ج۱۰ص۲۲۵

(۷۲) المغنی، ج۱۰ص۱۰۶

(۷۳) ابن کثیر، ج۱ص۱۴۵
(۷۴) تفسیر ابن کثیر، ج۱ص۱۴۵
(۷۵) روائع البیان، ج۱ص۸۵
(۷۶) فتح الباری، ج۱۰ص۲۲۳
(۷۷) فتح الباری، ج۱۰ص۲۲۳
(۷۸) الاسراء،۸۲
(۷۹) الصحیحة للألبانی (۱۹۳۱)
(۸۰) مسلم کتاب السلام النووی، ج۱۴ص۱۸۷
(۸۱) البقرۃ،۱۰۲
(۸۲) مسلم، ج۷اص۱۵۷ مع النووی
(۸۳) الحجرات،۶
(۸۴) البخاری، ج۶ص۳۳۸،مسلم، ج۷اص۱۷
(۸۵) الصحیحة للألبانی(۳۳۱)
(۸۶) مسلم، کتاب السلام، ج۱۴ص۱۸۷
(۸۷) طہ،۶۵۔۶۶
(۸۸) البخاری، ج۱ص۳۵۷، فتح ومسلم ، ج۷اص۳۲،نووی
(۸۹) البخاری، ج۴ص۴۸۷
(۹۰) البخاری، ج۱۱ص۱۲۵، فتح
(۹۱) ابوداود (۵۰۵۴)، اس کی سند کو نوویؒ نے الأذکار (۷۷) میں اور البانیؒ نے مشکٰوۃ (۲۴۰۹) میں صحیح قرار دیا ہے۔
(۹۲) البخاری، ج۴ص۲۸۲، فتح رمسلم، ج۱۴ص۱۵۵ نووی
(۹۳) الترمذی،حسن صحیح
(۹۴) احمد، النسائی، اس کی سند بھی اچھی ہے۔
(۹۵) النہایۃ، ج۱ص۴۶۹
(۹۶) ابن ماجہ (۲۳۴۰،۲۳۴۱)،الصحیحہ للألبانی (۲۵۰)، الارواء (۸۹۶)
(۹۷) البخاری (۵۶۸۷)،مسلم (۲۲۱۵)
(۹۸) فتح الباری، ج۱۰ص۲۳۳
(۹۹) فتح الباری، ج۱۰ص۲۳۴
(۱۰۰) مجموع الفتاوی، ج۱۹ص۶۴
(۱۰۱) البخاری، ج۴ص۲۸۲، فتح۔مسلم، ج۱۴ص۱۵۵ نووی
(۱۰۲) البخاری، ج۱۰ص۲۴۹۔ کتاب الطب باب الدواء بالعجوہ للسحر
(۱۰۳) الطبرانی فی الأوسط، امام منذری نے الترغیب ج۲ص۱۳ میں اس کی سند کو اچھا کہا ہے۔
(۱۰۴) البخاری، ج۳ص۳۴ مع فتح رمسلم، ج۶ص۶۳ نووی
(۱۰۵) صحیح ابوداود(۵۵۶)
(۱۰۶) فتح الباری، ج۳ص۲۵ اور اس کی سند کی حافظ ابن حجر نے اچھا قرار دیا ہے۔
(۱۰۷) البخاری، ج۱ص۲۹۲، فتح،مسلم ج۴ص۷۰نووی
(۱۰۸) ابوداود، صحیح الکلم الطیب (۵۵)، اس کی سند صحیح ہے۔

(۱۰۹) ابوداود، صحیح الکلم الطیب (۱۵۵)، اسنادہ حسن۔

(۱۱۰) الطبرانی، الالبانی نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔

(۱۱۱) البخاری، ج۱ص۲۹۱ ومسلم

(۱۱۲) البخاری، ج۴ص۴۸۷ فتح

(۱۱۳) البخاری، ج۶ص۳۳۸ فتح ومسلم، ج۱۷ص۱۷ نووی

(۱۱۴) ابوداود، ج۱ص۱۲۷، امام نووی نے الاذکار (۲۶) میں اور شیخ الالبانی نے الکلم الطیب کی تخریج (۴۷) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

(۱۱۵) الترمذی، ج۵ص۱۳۳، حسن غریب صحیح

(۱۱۶) ابوداود، ج۴ص۳۲۵، الترمذی، ج۵ص۱۵۴، حسن صحیح

(۱۱۷) مسلم، ج۱۷ص۳۲ نووی

(۱۱۸) تفسیر ابن کثیر، ج۲ص۴۸۵

(۱۱۹) القلم، ۵۱

(۱۲۰) تفسیر ابن کثیر، ج۴ص۴۱۰

(۱۲۱) البخاری، ج۱۰ص۲۱۳، مسلم کتاب السلام باب الطب، ج۱۴ص۱۷۰ نووی

(۱۲۲) ابن ماجہ (۳۵۰۸)، صحیح الجامع (۹۳۸)، الصحیحة (۷۳۷)

(۱۲۳) مسلم کتاب السلام باب الطب والرقی، ج۱۴ص۱۷۰ نووی

(۱۲۴) احمد، ج۶ص۴۳۸، الترمذی (۲۰۵۹)، حسن صحیح، ابن ماجہ (۳۵۰۱)، صحیح الجامع (۵۲۸۶)

(۱۲۵) صحیح الجامع (۱۶۸۱)، الصحیحہ (۸۸۹)

(۱۲۶) الصحیحہ (۱۲۵۰)

(۱۲۷) صحیح الجامع (۴۱۴۴)، الصحیحہ (۱۲۴۹)

(۱۲۸) صحیح الجامع (۱۲۰۶)، الصحیحہ (۷۴۷)

(۱۲۹) البخاری ج۱۰ص۱۷۰، مسلم (۲۱۹۵)

(۱۳۰) مسلم (۲۱۹۶)

(۱۳۱) البخاری، ج۱۰ص۱۷۱، مسلم (۲۱۹۷)

(۱۳۲) مسلم (۲۱۹۸)

(۱۳۳) تفسیر ابن کثیر، ج۱۰ص۴۱۰

(۱۳۴) فتح الباری، ج۱۰ص۲۰۰

(۱۳۵) النہایہ، ج۳ص۳۳۲

(۱۳۶) زاد المعاد، ج۴ص۱۶۵

(۱۳۷) بخاری کتاب الطب باب **دعاء العائد للمریض** / مسلم کتاب السلام باب **استحباب رقیة المریض**

(۱۳۸) الترمذی (۲۰۵۹)، ابن ماجہ (۳۵۱۱)، صحیح ابن ماجہ از علامہ البانی ؒ (۲۸۳۰)

(۱۳۹) البخاری ومسلم

(۱۴۰) احمد، النسائی، ابن ماجہ، صحیح الجامع (۳۹۰۸)

(۱۴۱) السنن للبیھقی، ج۹ص۲۵۲

(۱۴۲) مسلم، ج۵ص۳۲

(۱۴۳) ابوداود (۳۸۸۰) باسناد صحیح

(۱۴۴) مسلم (۲۱۸۶)

(۱۴۵) مسلم (۲۱۸۶)

(۱۴۶) بخاری ومسلم

(۱۴۷) البخاری باب المعوذات کتاب فضائل القرآن

☆ تمت بالخیر ☆